

رَبِّ اِرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّبْتَنِي صَغِيرًا



والدینے اور اولاد کے حقوق



تالیف: شیخ جاوید اقبال بیالکوٹی
نظر ثانی: حافظ عبد المتان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْاِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

والدین اور اولاد کے حقوق

ایشیخ جاوید اقبال بیاضکونی

نظر ثانی
حافظ عبدالمعتان نور پوری



مکتبہ اسلامیہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب والدین اور اولاد کے حقوق
تالیف اشیح جاوید اقبال میاں کوٹلی
نظر ثانی حافظ عبدالمثنان نور پوری
ناشر محمد سرور رحمان
اشاعت نومبر 2011ء
قیمت



مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غرنی سڑیٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ سٹریٹ بالمقابل ٹیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست

- 7 ----- تقریب
- 10 ----- والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا
- 11 ----- کافر ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا
- 11 ----- سب سے زیادہ حسن سلوک کا حقدار
- 12 ----- سب سے پسندیدہ عمل
- 13 ----- اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے
- 14 ----- والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں
- 15 ----- جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے
- والدین اولاد کے حق میں مستجاب الدعاء ہیں اور نفل نماز پر والدین
- 16 ----- کی اطاعت مقدم ہے
- 19 ----- والدین کی اطاعت دنیاوی مشکلات کا مددوار ہے
- 22 ----- والدین کی اطاعت گناہوں کا کفارہ ہے
- 23 ----- والدین کی اطاعت سے رزق میں فراخی
- 24 ----- والدین کی اجازت سے جہاد کرے
- 27 ----- حافظ عبدالمنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- 27 ----- فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالسلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ
- 28 ----- اولاد کا مال والدین کا مال ہے
- 29 ----- والدین کے حکم سے بیوی کو طلاق دینا
- 31 ----- والدین کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے

- 31 ----- والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی
- 31 ----- والدین کے لیے دعا
- 32 ----- کافر اور مشرک والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے
- 33 ----- بے نمازی والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے
- 33 ----- بے نمازی کافر اور مشرک ہے
- 34 ----- والدین کی نافرمانی حرام ہے
- 34 ----- والدین کی نافرمانی بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے
- 35 ----- والدین کو جھڑکنا اور ڈاٹنا حرام ہے
- 35 ----- والدین کو پریشان کرنا جائز نہیں ہے
- 36 ----- والدین کے نافرمان کی ناک خاک آلود ہو
- 36 ----- والدین کے نافرمان پر اللہ کی پھٹکار
- 37 ----- والدین کا نافرمان لعنتی ہے
- 38 ----- والدین کو برا بھلا کہنے والا ملعون ہے
- 40 ----- والدین کا نافرمان جہنمی ہے
- 41 ----- والدین کے نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوں گے
- 41 ----- قیامت کے دن اللہ والدین کے نافرمان کو نہیں دیکھے گا
- 42 ----- والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا
- 43 ----- والدین کی اطاعت شریعت کے خلاف میں نہیں کی جائے گی
- 46 ----- قیامت کے دن اولاد کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا یا ماں کے نام سے
- 47 ----- حقوق الاولاد
- 48 ----- ولادت کے بعد بچے کو میٹھی چیز کی گھٹی دینا
- 49 ----- کیا بچے کی پیدائش کے وقت کان میں اذان و اقامت کہنا ثابت ہے؟
- 51 ----- عقیدہ کرنا فرض ہے

- 53----- کیا آدمی خود اپنا عقیدہ کر سکتا ہے؟
- 53----- میت کی طرف سے عقیدہ
- 54----- جب بھی عقیدہ کیا جائے تو عقیدہ ہی ہوگا عام صدقہ نہیں ہوگا
- 54----- لڑکے کی طرف سے دو شاة [بھیڑ بکری] لڑکی کی طرف سے ایک
- 55----- بچے کے بال منڈوانے کے بعد سر پر خوشبو لگانا
- 56----- بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھے
- 57----- بچے کا اچھا نام رکھے اور برا نام بدل دے
- 58----- اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام
- 59----- اللہ کے ہاں سب سے بدترین اور برا نام شہنشاہ ہے
- 59----- بچے کا ختنہ کرائیں
- 60----- ختنہ کرانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے
- 61----- مائیں بچوں کو دودھ پلائیں
- 61----- ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پلانا بھی جائز ہے
- 61----- دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے
- 62----- دودھ پلانے کی مدت سے پہلے بھی دودھ چھڑانا جائز ہے
- 62----- خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ چھڑانا گناہ ہے
- 64----- اولاد کے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں
- 66----- اولاد کو اخراجات نہ دینا باعث گناہ ہے
- 66----- عورت اپنا صدقہ، زکوٰۃ اپنے بچوں اور خاوند کو دے سکتی ہے
- 68----- بچوں کی تعلیم و تربیت
- 69----- نیک تربیت دنیا و آخرت میں سعادت کا باعث ہے
- 70----- اولاد کی نیک تربیت نہ کرنے سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا

- 71 ----- والدین بچوں کو عقیدہ توحید کی تعلیم دیں ❁
- 72 ----- والدین اپنی اولاد کو نماز کا حکم دیں ❁
- 72 ----- اولاد کو نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ دس سال کی ہو جائے ❁
- 73 ----- بچوں کے بستر علیحدہ علیحدہ کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں ❁
- 74 ----- بچوں سے پیارا اور محبت کریں ❁
- 75 ----- بچوں سے پیارا اور شفقت نہ کرنے والے کو ڈانٹ لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا دوزخ کی آگ سے رکاوٹ کا سبب ہے ❁
- 76 ----- لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والے ماں باپ جنتی ہیں ❁
- 77 ----- بچیوں کی پرورش کرنے والا قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہوگا -- ❁
- 78 ----- والدین اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کریں ❁
- 79 ----- اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے کا بدلہ جنت ہے ❁
- 81 ----- اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات ❁
- 85 ----- اولاد وغیرہ کے فوت ہو جانے پر نوحہ کرنا حرام ہے ❁
- 86 ----- اولاد وغیرہ پر نوحہ کرنے والوں کو قیامت کے دن سخت قسم کا عذاب ہوگا --- ❁
- 87 ----- اس گھر میں شیطان کا دخول جس گھر میں نوحہ ہوتا ہے ❁
- 88 ----- اولاد وغیرہ فوت ہو جانے پر آنسو بہانا جائز ہے ❁
- 89 ----- باپ، مسلمان اولاد وغیرہ کی نماز جنازہ پڑھے اگر وہ باپ کی زندگی میں مر جائیں ❁
- 90 ----- مردہ پیدا ہونے والے بچے کا نماز جنازہ پڑھا جائے ❁
- 91 ----- نابالغ بچے کا نماز جنازہ نہ پڑھنا بھی جائز ہے ❁
- 92 ----- بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے جنتی ہیں ❁

- 93 ----- انتباہ
- 94 ----- جمعہ کے دن فوت ہونے کی فضیلت
- 94 ----- والدین بچیوں کو بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ جانے دیں
- 95 ----- جب وہ بالغ ہو جائیں
- 95 ----- والدین بچیوں کو پردہ کا حکم دیں جب وہ بالغ ہو جائیں
- 97 ----- والدین بچیوں کو گھر سے نکلنے کے وقت خوشبو استعمال نہ کرنے دیں
- 97 ----- عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ
- 98 ----- ایسی اور ایسی یعنی زانیہ ہے
- 98 ----- والدین اپنی بیٹیوں کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہ دیں
- 98 ----- والدین اپنی بیٹیوں کو غیر محرم کے ساتھ خلوت سے منع کریں
- 99 ----- مناسب رشتہ ملتے ہی لڑکی کی شادی جلدی کرے
- 99 ----- والدین اپنی بیٹی کے لیے پاک دامن اور دین دار لڑکا تلاش کریں
- 100 ----- اور اپنے بیٹے کے لیے دیندار اور پاک دامن لڑکی تلاش کریں
- 102 ----- والدین اپنی اولاد کا نکاح مشرک مرد یا مشرک عورت سے مت کرائیں
- 102 ----- اہل کتاب کی پاک دامن عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے
- 103 ----- والدین اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح بے نمازی مرد سے نہ کریں
- 103 ----- باپ اپنی لڑکی کی شادی کرنے سے پہلے اس سے اجازت لے
- 104 ----- لڑکی اپنے ولی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی
- 105 ----- حقوق الوالدین (ضعیف حصہ)
- 123 ----- حقوق الاولاد (ضعیف حصہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

از حافظ عبد المنان نور پوری صاحب حفظہ اللہ

برادرانِ اسلام! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد لله الذي قال: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاتَهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ الآيت.

والصلوة والسلام على من قال: ((ألا أبنيكم بأكبر
الكبائر؟)) قلنا: بلى يا رسول الله! قال: ((الأشراك بالله
وعقوق الوالدين)) وعلى آله وأصحابه دوام الملوك و زمان
المشرقين والمغربين.

اما بعد! جناب محترم جاوید اقبال صاحب سیالکوٹی حفظہ اللہ الکبیر المتعال بانی و
استاذ و رئیس جامعہ محمدیہ سیالکوٹ کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں۔ تعلیم و تدریس
اور خطاب و تبلیغ کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف پر خوب محنت سے کام کر رہے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان کی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور انہیں اُجور جزیلہ سے مالا مال بنائے، آمین
یا رب العالمین۔

اُن کی مایہ ناز کتاب ”حقوق الوالدين والاولاد“ اس وقت میرے سامنے ہے جس کو
اس فقیر الی اللہ الغنی نے از اول تا آخر بغور پڑھا اور جن مقامات پر لفظی یا معنوی اخطا نظر
آئیں بحسب استطاعت ان کی اصلاح، تصحیح اور تصویب کی۔ باقی دلائل کی روشنی میں کوئی
خاص رائے رکھنے اور قائم کرنے کا حق جناب مؤلف کو بھی حاصل ہے۔

یہ کتاب ”حقوق الوالدین والاولاد“ کیا ہے؟ آیاتِ کریمات اور احادیثِ شریفات کا خزینہ، معلوماتی فوائد و نکات کا گنجینہ، بحار و انہار حقوق کو عبور کرنے کا سفینہ اور کتاب و سنت کے جواہر و آلی کا گنجینہ، جو اسے کر لے حفظ و یاد بن جائے فخرِ مردِ زینہ، اللہ عز و جل سے ہے دعا کہ بنائے وہ اس کتاب کو کامیابی کا زینہ زینہ۔ آمین یا اللہ العالمین۔

بقلم ابن عبدالحق

سرفراز کالونی گوجرانوالہ

۱۳۲۸/۱/۱۳ھ

سرفراز کالونی گوجرانوالہ

۱۳۲۸/۱/۲۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا

۱- ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ ❁
 ”اور تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے، کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔“

۲- ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾ ❁

”اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی۔ اس کی ماں نے اسے تکلیف اٹھا کر پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف اٹھا کر اسے جنا۔“

۳- ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصْلَهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَلِوَالِدَيْكَ إِلَىٰ الْمَصِيرِ﴾ ❁

”اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کی) نصیحت کی ہے۔ ماں نے اس کو تھک تھک کر (اپنے پیٹ میں) اٹھایا، اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے (ہم نے آدمی کو یہ حکم بھی دیا) کہ میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا۔ میرے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔“

۴- ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ ۗ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ ❁

”اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو گے۔“

❁ ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۳ - ❁ ۴۶/ الاحقاف: ۱۵ -

❁ ۳۱/ لقمان: ۱۴ - ❁ ۲/ البقرة: ۸۳ -

- ۵۔ ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ ❁
 ”اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کی۔“
 ۶۔ ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ ❁
 ”اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

کافر ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک کرنا

- ۱۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَصِلُهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) وَفِي رِوَايَةٍ: قَدِمْتُ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. ❁
 اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں، کہ میرے پاس میری ماں آئی اور وہ مشرک تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا میں اس سے حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اس سے صلہ رحمی کرو، اچھا سلوک کرو۔“

سب سے زیادہ حسن سلوک کا حقدار

- ۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ)) قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((ثُمَّ مَنْ؟)) ❁
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ پوچھنے لگا: اے اللہ کے رسول! سب سے زیادہ کس کا حق

❁ ۲۹ / العنكبوت: ۸۔ ❁ ۴ / النساء: ۳۶۔ ❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب صلة الوالد المشرك: ۵۹۷۸۔ ❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من احق بحسن الصحبة: ۵۹۷۱؛ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة: ۶۵۰۱۔

ہے؟ کہ میں اس کے ساتھ حسن سلوک کروں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ پوچھا: کہ پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ پوچھا: پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“ پوچھا: پھر کس کا؟ آپ نے فرمایا: ”تیری ماں کا۔“

۳- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرٌ؟ قَالَ: ((أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أُمَّكَ ثُمَّ أَبَاكَ)). ❀
ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ میں کس سے نیکی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنی ماں سے پھر اپنے باپ سے۔“

۴- عَنْ الْمُقَدَّامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تَأْنِ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأَبَائِكُمْ)). ❀
مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک تمہیں وصیت کرتے ہیں یہ کہ تم اپنی ماؤں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ (پھر فرمایا) کہ اللہ پاک تمہیں وصیت کرتے ہیں یہ کہ تم اپنے باپوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“

سب سے پسندیدہ عمل

۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ عَلَيَّ وَفِيهَا)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((تُحْرِيمُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)). ❀
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی

❀ [حسن] ابوداؤد، باب فی بر الوالدین: ۵۱۳۹۔

❀ [صحیح] ابن ماجہ، ابواب الادب، باب بر الوالدین: ۳۶۶۱۔

❀ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قوله ووصينا الانسان بالديه: ۵۹۷۰۔

کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وقت پر نماز پڑھنا۔“ پھر انہوں نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: ”ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔“ پھر انہوں نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔“

اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے

۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رب کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔“

(نوٹ) اس حدیث میں والد سے مراد ماں باپ دونوں ہیں۔

☆ فالمراد بالوالد الجنس او اذا كان حکم الوالد هذا فحکم الوالدة اقوی وبالاعتبار اولی. ❁

فائدہ: اگر کسی انسان پر اس کے والدین راضی ہیں تو سمجھو اس کا اللہ اس پر راضی ہے اور اگر اس پر اس کے والدین ناراض ہیں تو سمجھو اس کا اللہ بھی اس پر ناراض ہے۔ اس رضا و غضب سے مراد اسلام کے تابع رضا و غضب ہے۔

۷۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا مِنْ أَسْمِي مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّ)). ❁

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین: ۱۸۹۹؛ ابن حبان ج ۱ حدیث: ۳۲۸؛ المستدرک: ۷۳۳۱۔ ❁ تحفة الاحوذی۔
❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الزکاة، باب فی صلة الرحم: ۱۶۹۴۔

فرماتے سنا کہ ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں مہربان ہوں اور یہ قرابت داری ہے میں نے اپنے نام سے اس کا نام کاٹ کر دیا ہے جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔“

فائدہ: یعنی جو رشتہ داری کو ملائے گا، جوڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کا تعلق اپنے ساتھ جوڑ لیں گے۔ اور جو رشتہ داری کو ختم کرے، اسے توڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کا تعلق اپنے ساتھ سے توڑ دیں گے اور عام رشتہ داروں میں سب سے زیادہ رحمی کا حق والدین کا ہے۔

والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں

۸۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَكْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاصْغُرْ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ احْفَظْهُ)). ❁
 ”ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”والدین جنت کا بہترین دروازہ ہیں یہ تیری مرضی ہے کہ تو اس دروازے کو ضائع کرے (یعنی ان کو ناراض کر کے) یا اس کی حفاظت کرے (ان کی خدمت کر کے ان کو خوش کر کے)۔“

فائدہ: اس حدیث کے مطابق ماں باپ جنت کا سب سے بہترین دروازہ ہیں یعنی جنت میں جانے کے لیے سب سے اچھا عمل والدین کی خدمت، ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔

۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةَ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بِنْتُ النُّعْمَانِ كَذَلِكَمُ الْبِرُّ كَذَلِكَمُ الْبِرُّ وَكَانَ أَبْرَ النَّاسِ بِأُمَّه)). ❁

❁ [صحیح] ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین: ۱۹۰۰؛

ابن ماجہ، کتاب الطلاق، باب الرجل یامرہ ابوہ بطلاق امراتہ: ۲۰۸۹۔

❁ مستدرک حاکم (۷۲۴۷) قال الحافظ فی التلخیص علی شرط البخاری ومسلم. وقال الالبانی: هذا سند صحیح علی شرط الشيخین. وقد اخرجہ ابن وهب فی الجامع (۲۲) (واللفظ له) والحاکم (۲۰۸/۳) والحمیدی (۱/۱۳۶/۲۸۵) وابو یعلیٰ (۷/۳۹۹) عن سفیان عنہ وصححه الحاکم علی شرطہما ووافقه الذہبی؛ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج ۲ ص ۵۸۲ رقم (۹۱۳)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں جنت میں داخل ہوا میں نے (قرآن) پڑھنے کی آواز سنی۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہے۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ نیکی کرنے کا ثواب اسی طرح ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ سب سے بڑھ کر سلوک کیا کرتا تھا۔“

(اسی وجہ سے یعنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وجہ سے وہ قرآن زمین پر پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے پڑھنے کی آواز جنت میں سنی)

جنت والدین کے قدموں کے نیچے ہے

۱۰۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَدْتُ أَنْ أَعْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَالزُّمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا)). ❁

معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے باپ جاہمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں جہاد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیری ماں ہے؟“ (یعنی زندہ ہے) اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس اس کو لازم پکڑ (یعنی اس کی خدمت کر) بے شک جنت اس کے پاؤں کے پاس ہے۔“

۱۱۔ عَنْ جَاهِمَةَ قَالَ: آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَشِيرُهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْأَكْ وَالِدَانِ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((الزُّمُهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا)). ❁

❁ [حسن صحیح] النسائی، کتاب الجہاد، باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة: ۳۱۰۴۔

❁ [صحیح] معجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۲۸۹ رقم (۲۲۰۲)؛ وقال فی المجمع

(۱۳۸/۸)؛ رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات۔

جاہمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جہاد کرنے کا مشورہ طلب کرنے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تیرے والدین ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”انہیں لازم پکڑ کیونکہ جنت ان دونوں کے پاؤں تلے ہے۔“

فائدہ: والدین کے قدموں کے نیچے جنت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور فرمانبرداری سے اللہ انسان کو جنت عطا فرمادیتے ہیں بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ شاید بیوی کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور وہ بیوی کو خوش رکھنے کے لیے سب کونا راض کر دیتے ہیں حتیٰ کہ ماں باپ کی بھی پروا نہیں کرتے۔

ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور ان کو سمجھ لینا چاہیے کہ والدین کے حقوق بیوی سے مقدم ہیں۔

والدین اولاد کے حق میں مستجاب الدعاء ہیں اور نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔

۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تین دعائیں مستجاب (قبول کی جانے والی) ہیں ان کے مستجاب اور قبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) والدین کی اولاد کے حق میں دعا۔“

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ. وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا

❁ [حسن] الترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی دعاء الوالدین: ۱۹۰۵، ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم: ۳۸۶۲۔

تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ أُمُّهُ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي
مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا. فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا. ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی لڑکا جھولے میں نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے جرتج کے ساتھی اور جرتج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی میں رہتا تھا۔

اس کی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا: او جرتج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں چلی گئی پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا: او جرتج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں چلی گئی پھر جب تیسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا او جرتج! پس اس نے کہا: اے رب میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز میں ہی رہا۔ اس کی ماں بولی: یا اللہ! اس کو مت مار جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھے (بددعا کی)

پھر بنی اسرائیل نے جرتج اور اس کی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے لوگ مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جرتج کو فتنہ میں ڈالوں۔ پھر وہ عورت جرتج کے سامنے گئی لیکن جرتج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جرتج کے عبادت خانہ کے قریب ٹھہرا کرتا تھا۔ اور اجازت دی (اس عورت نے) اس چرواہے کو اپنے ساتھ صحبت کرنے کی اس چرواہے نے صحبت کی پس وہ بدکار عورت حاملہ ہو گئی جب اس نے بچہ جنا تو بولی یہ بچہ جرتج کا ہے۔ (جھوٹ بولا) لوگ یہ سن کر جرتج کے پاس آئے اور اس کو عبادت خانہ سے اتارا اور عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے (دیکھتے ماں کی بددعا کیسے لگی)

وہ بولا کیا ہوا ہے تمہیں؟ انہوں نے کہا تم نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اس نے تجھ سے ایک بچہ بھی جنا ہے جرتج نے کہا: وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس بچہ کو لائے۔ جرتج

❁ مسلم، کتاب البر والصلوة، باب تقدیم بر الوالدین علی النطوع بالصلوة وغیرها: ۶۵۰۹۔

نے کہا: ذرا مجھ کو چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھی اور بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ کو ٹھونسا دیا اور کہا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا فلاں چرواہا۔ یہ سن کر لوگ دوڑے جرتج کی طرف اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں وہ بولا مٹی سے بنا دو جیسے پہلے تھا۔

ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی تو اس کے قریب سے ایک سوار گزرا جس نے بہت اچھی پوشاک پہن رکھی تھی۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس شخص جیسا کر دے تو بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر اس سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ! تو مجھے اس جیسا نہ بنانا! پھر مڑ کر ماں کی چھاتی سے دودھ پینے لگا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نظروں میں اس وقت بھی وہ منظر پھر رہا ہے کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی چوس کر دکھائی تھی۔

”اس کے بعد اس کے پاس سے لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے تو اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لونڈی جیسا نہ بنانا۔ یہ سن کر پھر بچے نے اپنی ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور کہنے لگا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے۔ اس کی ماں نے پوچھا: کیوں، تو ایسا کیوں بننا چاہتا ہے؟ بچہ کہنے لگا کہ وہ سوار ایک ظالم شخص تھا جب کہ اس لونڈی کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔“

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ماں کی دعا اولاد کے حق میں یا بد دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے قبول فرما لیتے ہیں اور والدین کی بد دعا ولی کو بھی نہیں چھوڑتی۔

والدین کی اطاعت دنیاوی مشکلات کا مدوا ہے

۱۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْحَطَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ

يَفْرُجُهَا. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ
وَلِي صِيبَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ
بَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ
حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ
فَجَسْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رَأْسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ
نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصَّيْبَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّيْبَةُ يَتَضَاعُونَ عِنْدَ
قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَدَائِبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا
السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرُونَ مِنْهَا السَّمَاءَ. وَقَالَ
الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ
الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ
دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ النِّخَامَ فَقُمْتُ
عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ
فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً. وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ
اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْضٍ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي
فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي
وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ: أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ: اتَّقِ
اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقْرَ
وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ
ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ. ❀

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”(بنی اسرائیل کے) تین اشخاص راستے میں جا رہے تھے اتنے میں بارش شروع ہوئی وہ پہاڑ کی ایک غار میں گھس گئے۔ اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پہ آگرا منہ بند ہو گیا۔

اب کیا کریں؟ آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو کہ تم لوگوں نے جو نیک اعمال خالص اللہ کے لیے کئے ہیں ان کے ذریعے سے دعا مانگو شاید اللہ مشکل آسان کر دے تم کو نجات دلوائے۔ پھر ایک شخص ان تینوں میں یوں کہنے لگا یا اللہ! تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے۔ ان کی پرورش کے لیے جانوروں کو چرایا کرتا تھا جب شام کو گھر آتا تو دودھ دوہتا تو سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو۔ ایک دن ایسا ہوا جانور دو دراز ایک درخت چرنے کے لیے چلے گئے اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا۔ (جب گھر پہنچا) دیکھا تو میرے والدین سو گئے ہیں۔

میں نے عادت کے مطابق دودھ دوہا اور صبح تک دودھ لیے ان کے سر ہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں اور نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ پہلے بچوں کو دودھ دوں۔ گورات بھر بچے میرے پاؤں کے پاس چلاتے رہے۔ دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا) صبح تک یہی حال رہا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کو اتنا ہٹا دے کہ ہم آسمان کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ نے اس پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ آسمان دیکھنے لگے۔

پھر دوسرے شخص نے دعا مانگی: اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں اپنی چچا زاد بہنوں میں سے ایک لڑکی سے شدید محبت کرتا تھا اتنی شدید محبت جتنی مرد عورت سے کر سکتا ہے۔ اس لڑکی نے کہا: تو مجھے اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک سو (۱۰۰) دینار ارادہ نہ کرے۔ میں نے سو دینار حاصل کرنے کے لیے کوشش کی اور جمع کر لیے لیکن جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا (زنا کا ارادہ کیا) تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقے سے مہر نہ توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضا

کی خاطر کیا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چنانچہ ان کے لیے دو تہائی راستہ کھل گیا۔ تیسرے نے کہا: اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک فرق موٹھی کے عوض ملازم رکھا تھا اور جب (کام کے بعد) اسے اجرت دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور میں نے وہ موٹھی زمین میں بودی اور (اس کی آمدنی اتنی ہوئی کہ) میں نے اس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ وہ مزدور آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے مجھے میرا حق ادا کر دے۔ میں نے اس سے کہا: جاؤ وہ گائیں اور ان کا چرواہا لے لو، وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہنے لگا: کیا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کر رہا بلکہ وہ سب ہے ہی تمہارا۔ اے اللہ جیسا کہ تو جانتا ہے، اگر یہ سب میں نے تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے اور ہماری مشکل آسان کر دے۔ چنانچہ ان کا راستہ کھل گیا اور ان کی مصیبت ٹل گئی۔“

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت سے اللہ دنیا کی مشکلات اور پریشانیوں سے بھی نجات دے دیتے ہیں۔

والدین کی اطاعت گناہوں کا کفارہ ہے

۱۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ؟ قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ أُمَّ؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَبِرَّهَا)). ❁

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تیری ماں ہے؟“ ایک روایت میں ہے ”کیا تیرے والدین ہیں۔“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تیری خالہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: ”اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔“

۱۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَدْبَبْتُ ذَنْبًا كَثِيرًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: ((أَلَا لَكَ وَالِدَانِ؟))

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء فی بر الخالۃ: ۱۹۰۴۔

قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَلَيْكَ خَالَةٌ؟)) قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَبِرَّهَا إِذَا)). ❁

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے بہت سے گناہ کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تیرے والدین ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تیری خالہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تب تو اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔“

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت سے ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ کبیرہ گناہوں کو بھی معاف فرمادیتے ہیں۔

والدین کی اطاعت سے رزق میں فراخی

۱۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ)). ❁

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ اس کی روزی بڑھے یا اس کا اثر (یعنی عمر) دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملائے۔“

فائدہ: انسان کے سب رشتوں ناتوں سے بہترین اور قریب ترین رشتہ والدین کا رشتہ ہے تو معلوم ہوا کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ انسان کا اثر دراز فرمادیتے ہیں اور رزق میں فراخی فرمادیتے ہیں۔

۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: ((تَعَلَّمُوا مِنْ أُنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَّةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

❁ مستدرک حاکم الرقم: ۷۲۶۱۔

❁ مسلم، کتاب البر والصلوة، باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها: ۶۵۲۳۔

مَنْسَاةٌ فِي الْاَثَرِ)) ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے نسبوں سے اتنا سیکھو جس کے ساتھ تم اپنے ناتوں کو ملاؤ کیونکہ ناتوں کو ملانا اہل خانہ میں محبت کا، مال میں کثرت کا اور اثر (یعنی عمر) میں وسعت کا سبب ہے۔“

والدین کی اجازت سے جہاد کرے

۱۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ: ((أَحَىٰ وَالِدَاكَ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ)) ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا: ”تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”ان دونوں میں جہاد کر۔“ (یعنی ان کی خدمت کر) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”اپنے ماں باپ کے پاس جا اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔“

فائدہ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری جلد ۲ ص ۸۸۳ میں پہلے یہ باب قائم کیا ہے ”بَابٌ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْوَالِدَيْنِ“ کہ آدمی نہ جہاد کرے مگر والدین کی اجازت سے۔

پھر یہ عبداللہ بن عمرو، والی حدیث ذکر کی ہے یعنی امام بخاری اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت کر رہے ہیں کہ آدمی والدین کی اجازت کے بغیر جہاد نہ کرے۔

۲۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ:

❁ [صحیح] الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی تعلیم النسب: ۱۹۷۹۔

❁ البخاری، کتاب الجہاد، باب الجہاد باذن الابوين: ۳۰۰۴۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ
وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنَّ وَالِدِي لَيَبْكِيَانِ قَالَ: ((فَارْجِعْ
إِلَيْهِمَا فَأُضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا: میں اللہ کی رضا اور آخروی گھر طلب کرتے ہوئے آپ کے ساتھ جہاد میں جانا چاہتا ہوں اور میں اس حال میں آیا ہوں کہ میرے والدین رورہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو ان کی طرف لوٹ جا تو انہیں ہنسا جیسے انہیں رولا یا ہے۔“

۲۱۔ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ. فَقَالَ: ((هَلْ لَكَ
أَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟)) قَالَ: أَبُو آي. قَالَ: ((أَذِنَا لَكَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((ارْجِعْ
إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا)). ❁

ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لایا آپ نے فرمایا: ”کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟“ اس نے کہا میرے والدین ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے والدین نے تجھے اجازت دی ہے اس نے کہا، نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”واپس ہو جا اور اپنے والدین سے اجازت لے اگر ماں باپ تجھے اجازت دیں تو جہاد کر، وگرنہ والدین کے ساتھ نیکی کر۔“

اعترض: جو لوگ جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں سمجھتے وہ قرآن مجید کی ایک آیت پیش کرتے ہیں:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الرجل یغزو ولہ أبوان: ۲۷۸۲، ابوداؤد،

کتاب الجہاد، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان. واللفظ له: ۲۵۲۵۔

❁ ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارهان: ۲۵۳۰۔

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا
 أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ
 اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾

”آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے، اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا امر (عذاب وغیرہ) لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے تمہیں

تمہارے باپ تمہارے بہن بھائی وغیرہ زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔

کہتے ہیں کہ جو والدین سے اجازت لیتا ہے سمجھو اس نے والدین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب سمجھا ہے اور جو والدین یا کسی اور چیز کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے زیادہ محبوب سمجھتا ہے وہ اللہ کے عذاب کا انتظار کرے۔

جواب: جو جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری سمجھتے ہیں وہ والدین کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور جہاد سے زیادہ محبوب نہیں جانتے وہ تو رسول اللہ ﷺ کی بات مانتے ہوئے یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے تو گویا انہوں نے والدین کو اللہ، اس کے رسول ﷺ سے زیادہ محبوب جان کر یہ فتویٰ نہیں دیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کو محبوب جان کر ان کی بات کو مان کر فتویٰ دیا ہے۔

نوٹ: کچھ لوگ ان علما کو منکر جہاد سمجھتے ہیں جو جہاد کے لیے والدین کی اجازت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ بھائیو! جہاد سے انکار نہیں اور نہ ہی جہاد کی فضیلت سے انکار ہے جہاد قیامت

تک جاری رہے گا پہلے بھی جہاد تھا اب بھی جہاد ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اَلْجِهَادُ مَا ضَى
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حافظ عبد المنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

حافظ عبد المنان نور پوری رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں ان جہادوں
میں جانے کے لیے والدین سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے صحیح بخاری اور ابوداؤد میں
حدیثیں دیکھ لیں اور اس سلسلہ میں مجلہ الدعوة میں حافظ عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک
مضمون چھپا تھا وہ مطالعہ فرمائیں اگر والدین سے اجازت لیے بغیر جہاد میں چلا گیا تو کبیرہ
گناہ کا مرتکب ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقوق الوالدین کو کبار میں شمار فرمایا ہے دین
وقرض کے علاوہ شہید فی سبیل اللہ کے تمام گناہ شہادت کے ساتھ معاف ہو جاتے ہیں۔ ❁

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد السلام بھٹوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ
سے جہاد کے لیے اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟“ اس
نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو انہی میں جہاد کر۔“ ❁

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر باب باندھا ہے (اَلْجِهَادُ بِإِذْنِ الْآبَوَيْنِ)
”ماں باپ کی اجازت کے ساتھ جہاد۔“ اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
جمہور علماء فرماتے ہیں جب ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک منع کر دے تو جہاد
حرام ہے بشرطیکہ وہ دونوں مسلمان ہوں کیونکہ ان سے حسن سلوک اس پر فرض عین ہے اور
جہاد فرض کفایہ ہے البتہ جب جہاد فرض عین ہو جائے تو کوئی اجازت نہیں لی جائے گی۔ ❁
جب جہاد فرض عین ہو جائے اس وقت اگر کوئی شخص ماں باپ کے کہنے کی وجہ سے
جہاد پر نہ جائے تو اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

❁ احکام و مسائل جلد ۱ ص ۶۱۔

❁ البخاری، کتاب الجہاد باب: ۱۳۸: ۳۰۰۴۔ ❁ فتح الباری حدیث: ۲۰۰۴۔

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِينُ تُرَضُّونَهَا
 أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ
 اللَّهُ بِأَمْرٍ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾

”کہہ دیجئے! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان، تمہارے مال جو تم نے کمائے ہیں، وہ کاروبار جس کے مندرے سے تم ڈرتے ہو اور وہ رہائش گاہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو (اگر یہ سب چیزیں) تمہیں اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (عذاب) لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“
 مندرجہ ذیل صورتوں میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

(الف) جب دشمن مملکت اسلامیہ کی سر زمین پر حملہ یا قبضہ کر لے (تفصیل کے لیے دیکھیں تفسیر قرطبی مسئلہ رابعہ آیت ۴۱ سورہ توبہ)

(ب) جب امیر کسی گروہ یا خاص شخص کو نکلنے کا حکم دے دے: ((وَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَانْفِرُوا))
 (بخاری: ۲۸۲۵) ”جب تمہیں نکلنے کا حکم دیا جائے تو نکلو۔“
 (ج) جب کوئی شخص میدان میں ہو اور لڑائی شروع ہو جائے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُولُوهُمْ
 الْأَذْبَارَ﴾ ﴿٢٥﴾

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ان لوگوں سے لڑائی کی ٹڈ بھیر میں ملو جو کافر ہیں تو ان سے پیٹھ مت پھیرو۔“

اولاد کا مال والدین کا مال ہے

۲۲۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
 فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَالًا وَوَلَدًا وَإِنَّ الْبِدَى يَحْتَاجُ

مَالِي. قَالَ: ((أَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ، إِنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ)). ❁

صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرے مال کا محتاج ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے والد کا ہے۔ تمہاری اولاد تمہاری پاکیزہ کمائی سے ہے تم اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔“

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کا مال والدین کا ہے۔ جب والدین کو ضرورت پڑھ جائے اولاد کے مال کی تو والدین کو حق ہے کہ وہ جتنا چاہے لے سکتے ہیں۔ ہاں! والدین کو بھی چاہیے کہ ظلم و زیادتی سے بچیں اور اولاد کے درمیان انصاف کریں آج کل معاشرہ اس کے برعکس ہے کہ مرد حضرات جو کماتے ہیں وہ سارے کا سارا بیوی کی جیب میں اور بیوی صاحبہ (ماشاء اللہ) اپنے خاوند کے والدین سے پوچھتی ہے کہ پانچ دس روپے چاہیے؟

بھائیو! یہ بات کتنی شرم کی ہے ہمیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور والدین کو بیوی پر ترجیح دینی چاہیے۔

والدین کے حکم سے بیوی کو طلاق دینا

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِي: طَلَّقْهَا فَأَبَيْتُ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ. فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((طَلَّقْهَا)). ❁

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی میں اس کو چاہتا تھا لیکن عمر رضی اللہ عنہ (میرے باپ) اس کو برا جانتے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا: تو اسے طلاق دے دے۔ میں نہ مانا وہ (عمر رضی اللہ عنہ)

❁ [حسن] ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی الرجل يأکل من مال ولده: ۳۵۳۰۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین: ۵۱۳۸۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ کے سامنے یہ بات عرض کی تو آپ نے (مجھے) فرمایا: ”اس عورت کو طلاق دے دو۔“ (یعنی باپ کا حکم مان)

۲۴۔ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَنَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ)). ❁

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا، میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ ابوالدرداء نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے سنا تھا کہ ”والد جنت کا بہترین دروازہ ہے اگر تو چاہے تو (ان کی خدمت کر کے) اس دروازہ کی حفاظت کر لے یا (ان کی نافرمانی کر کے) اسے ضائع کر لے۔“

نوٹ: والد سے مراد: ماں باپ ہیں۔ (کما تقدم)

مطلب: ابودرداء رضی اللہ عنہ کا مقصد حدیث سنانے کا یہ تھا کہ ماں کی بات اور بیوی کو طلاق دے دے۔

فائدہ: اگر ایک آدمی کے والدین اس کی بیوی سے خوش نہیں ہیں ناراض ہیں اس سے تنگ ہیں اور وہ اپنے بیٹے کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو بیٹے پر فرض ہے کہ والدین کا حکم مان کر بیوی کو طلاق اگر دے بشرطیکہ واقعی اس کا قصور اور غلطی ہو، اور اگر اس کا قصور اور غلطی نہ ہو اور والدین اس کو شریعت کے خلاف حکم دیتے ہیں، کہتے ہیں رفع الیدین نہ کیا کر، دربار پر جایا کر، غیر اللہ کے نام پر گیارہویں دلویا کرو وغیرہ وغیرہ۔

اور اگر وہ عورت اپنے خاوند کے والدین کی یہ باتیں نہیں مانتی تو پھر ایسی صورت میں والدین کی بات مان کر بیوی کو طلاق نہیں دینا چاہیے۔

❁ [صحیح] الترمذی، کتاب ابواب البر والصلۃ، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین:

والدین کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے

۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجْزِيُ وُلْدٌ وَالِدًا

إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ)). ❁

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق پورا نہیں کر سکتا مگر کہ وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر

آزاد کر دے۔“

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان ساری عمر والدین کی خدمت کرتا رہے ان کی اطاعت کرتا رہے ان کے آگے اف تک نہ کہے اپنی کمر پراٹھا کر والدین کو حج کروائے پھر بھی والدین کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا ہاں والدین کے حق ادا کرنے کی صرف ایک ہی صورت ہے وہ یہ ہے کہ والدین کو غلام لوٹھی کی صورت میں پائے اور ان کو خرید کر آزاد کر دے۔

والدین کے دوستوں سے صلہ رحمی

۲۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَبْرَّ الْبِرِّ صَلَّةُ

الْمَرْءِ أَهْلَهُ وَوَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَ)). ❁

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیکوں میں سے بڑی نیکی، آدمی کا اپنے باپ کی وفات کے بعد اس کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا ہے۔“

والدین کے لیے دعا

نیک بخت اولاد کی سعادت مندی یہ ہے کہ ماں باپ کے حق میں نیک دعائیں

❁ صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق الوالد: ۳۷۹۹؛ الترمذی، کتاب البر والصلۃ،

باب ما جاء فی حق الوالدین: ۱۹۰۶۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین: ۵۱۴۳۔

کرے کیونکہ اس کی تعلیم قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے لیے دعا کرنے کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تم اس طرح دعا کیا کرو:

☆ ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا﴾ ❁

”اے میرے رب! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر۔“

☆ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ﴾ ❁

”اے رب ہمارے! مجھے، میرے ماں باپ اور مومنوں کو جس دن (عملوں کا) حساب ہونے لگے بخش دے۔“

۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْقِنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْقِيَّةٍ كُلُّ أَوْقِيَّةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيَقَالُ: اسْتَغْفَرُكَ وَلَدِكَ لَكَ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”خزانہ بارہ ہزار اوقیہ کا ہے ہر اوقیہ آسمان و زمین کے درمیان کی ہر چیز سے بہتر ہے۔“ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں شخص کا درجہ بڑھایا جاتا ہے تو پوچھتا ہے یہ کیوں ہوا ہے؟ تو اسے بتایا جاتا ہے کہ تیری اولاد نے تیرے لیے بخشش طلب کی ہے۔“

کافر اور مشرک والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے جو والدین مشرک فوت ہو جائیں ان کے لیے مغفرت کی دعا کرنا گناہ ہے اور ممنوع

ہے۔

☆ ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلَىٰ

❁ ۱۷/ بنی اسرائیل: ۲۴۔ ❁ ۱۴/ ابراہیم: ۴۱۔ ❁ [حسن] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین: (۳۶۶۰) (بعض علما کا اسے ضعیف قرار دینا درست نہیں۔)

قُولِي مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجُبُورِ ﴿٢٨﴾

”نبی اور اہل ایمان والوں کے لیے درست نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے بخشش طلب کریں اگرچہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر واضح ہو چکا ہے کہ وہ لوگ جہنمی ہیں۔“

بے نماز والدین کے لیے مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے

جو والدین بے نماز ہیں اور وہ اسی حالت میں مر جاتے ہیں تو ان کے لیے بھی مغفرت کی دعا کرنا ممنوع ہے اس لیے کہ بے نماز مشرک ہے اور مشرک کے لیے بخشش کی دعا کرنا ممنوع ہے۔ کما تقدم

بے نماز کافر اور مشرک ہے

☆ ﴿فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخِوَالِكُمْ فِي الدِّينِ﴾ ﴿٢٨﴾

”اگر وہ توبہ کر لیں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو پھر وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔“

فائدہ: اس آیت سے ثابت ہوا کہ دینی بھائی بننے کے لیے نماز کی ادائیگی شرط ہے جو نماز نہیں پڑھتا وہ دینی بھائی نہیں ہے یعنی غیر مسلم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۲۸۔ ((أَنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ، تَرْكُ الصَّلَاةِ)) ﴿٢٨﴾

”بے شک مسلمان آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔“

۲۹۔ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ أَشْرَكَ)) ﴿٢٩﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور شرک کے درمیان صرف نماز

چھوڑنے کا فرق ہے، تو جب اس نے نماز چھوڑ دی تو اس نے شرک کیا۔“

☆ ۹/ التوبة: ۱۱۳۔ ☆ ۹/ التوبة: ۱۱۔ ☆ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة: ۲۴۶۔ ☆ ابن ماجه، ابواب المساجد والجماعات، باب ما جاء فيمن ترك الصلوة: ۱۰۸۰۔ مسنده ضعيف۔ لضعف يزيد بن ابان الرقاشي ومعنى الحديث صحيح لان الحديث السابق يعنى عنه۔

۳۰۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ)). ❁
”جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی پس تحقیق پس تحقیق وہ ملت (یعنی
دین) سے خارج ہو گیا۔“

والدین کی نافرمانی حرام ہے

۳۱۔ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ)). ❁

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی اور ستانا حرام قرار دیا ہے۔“

۳۲۔ عَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: ((لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ وَلَا تَعُنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ)). ❁

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس کلمات کی وصیت کی۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا نا، اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا تجھے جلا دیا جائے اور اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ دونوں تجھے حکم دیں کہ تو اپنے اہل اور مال سے نکل جا۔“

والدین کی نافرمانی بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے

۳۳۔ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُتْبِكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ)) قُلْنَا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)). ❁

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہیں کبیرہ گناہوں میں سے جو بڑے گناہ ہیں نہ بتاؤں؟“ ہم نے کہا: کیوں نہیں،

❁ [حسن] الترغیب، الرقم: ۷۹۷۔ ❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۴۔ ❁ [صحیح] الترغیب والترہیب، باب الترہیب من عقوق الوالدین: ۲۵۱۶۔ ❁ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر: ۵۹۷۶۔

اللہ کے رسول! بتلائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔“

۳۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صِرَافًا وَلَا عَدْلًا عَاقٌ وَمَنَّانٌ وَمَكْذِبٌ بِالْقَدْرِ)). ❀
ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی فرضی اور نقلی عبادت قبول نہیں فرماتے والدین کا نافرمان، احسان جتلانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔“

والدین کو جھڑکنا اور ڈانٹنا حرام ہے

☆ ﴿فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٌ وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾ ❀

”پس ماں باپ کے لیے ”اف“ تک نہ کہو (ہوں تک نہ کرنا) اور نہ انہیں ڈانٹو، جھڑکو۔“

فائدہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اگر والدین بڑھاپے کی وجہ سے کوئی ایسی بات کریں جو تمہیں ناپسند ہو تو پھر بھی تم نے اف تک نہیں کہنا یعنی والدین کے سامنے ایسی بات نہیں کرنی جس سے انہیں تکلیف یا پریشانی ہو۔ ان بھائیوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے جو والدین کو جھڑکتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں وگرنہ دنیا اور آخرت میں ذلت ان کا مقدر بن جائے گی۔

والدین کو پریشان کرنا جائز نہیں ہے

۳۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْتُ أَبَايَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ بَيْكِيَانٍ. قَالَ: ((ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأُضْحِكُهُمَا كَمَا أَبْغَيْتَهُمَا)). ❀

”عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے

❀ کتاب السنۃ لابن ابی عاصم الرقم ۲۲۳. قال الالبانی حسن والله اعلم۔

❀ ۱۷ / بنی اسرائیل: ۲۳۔

❀ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرجل ینزول وایواء کارهان: ۲۵۲۸۔

پاس آیا۔ اس نے کہا: میں آپ سے ہجرت کرنے پر بیعت کرنے آیا ہوں اور اپنے والدین روتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”تو ان کی طرف لوٹ جا، تو انہیں ہنسا جیسے انہیں رولا یا ہے۔“

فائدہ: ہجرت بہت اونچا اور افضل عمل ہے اتنا عظیم عمل ہے کہ ہجرت سے اللہ کریم انسان کی سابقہ زندگی کے تمام (صغیرہ و کبیرہ) گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اتنا عظیم عمل ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے والدین کی اجازت کے بغیر ہجرت کی بھی اجازت نہیں فرمائی۔

والدین کے نافرمان کی ناک خاک آلود ہو

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ الْكَبِيرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک خاک آلود ہو۔ پھر اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی رسوا ہو) جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا کسی ایک کو بڑھا پے کی حالت میں پائے پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہ جائے۔“

فائدہ: محترم بھائیو! رسول اللہ ﷺ بار بار اس بد بخت کے لیے بددعا فرما رہے ہیں جو والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہیں کرتا۔ بھائیو! جس کے لیے رسول اللہ ﷺ بددعا فرمائیں سو چودہ دنیا و آخرت میں کیسے عزت پاسکتا ہے، کیسے کامیاب ہو سکتا ہے؟

والدین کے نافرمان پر اللہ کی پھٹکار

۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفِيَ الْمُنْبَرِ فَقَالَ: ((أَمِينَ آمِينَ)) فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِي جَبْرِيْلُ: أَرُغِمَ اللَّهُ أَنْفَ عَبْدٍ أَوْ بَعْدَ دَخَلِ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعْدَ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ

❁ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب رَغِمَ مِنْ أَدْرَكَ أَبُوهُ أَوْ أَحَدَهُمَا عِنْدَ الْكَبِيرِ فَلَمْ يَدْخُلِ

أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ: آمِينَ. ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ
بَعْدَ ذِكْرَتِ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ. فَقُلْتُ: آمِينَ. ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو فرمایا:
”آمین آمین آمین۔“ پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں
کیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا، اللہ اس آدمی
کاناک خاک آلود کرے یا اس پر اللہ کی پھٹکار ہو۔“

☆ جس نے رمضان کا ماہ پایا تو اس کو بخشا نہیں گیا تو میں نے کہا: آمین۔

☆ پھر جبرئیل نے فرمایا کہ اس آدمی کاناک خاک آلود ہو یا اس پر
پھٹکار ہو جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا
پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو تو میں نے کہا: آمین۔

☆ پھر جبرئیل نے فرمایا کہ اس آدمی کاناک خاک آلود ہو یا اس پر
پھٹکار ہو جس شخص کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے تو وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود
نہ پڑھے تو میں نے کہا: آمین۔“

فائدہ: بھائیو! والدین کے نافرمان پر سید الملائکہ جبرئیل علیہ السلام بددعا فرما رہے ہیں اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہہ رہے ہیں۔

والدین کا نافرمان لعنتی ہے

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ
عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ، مَلْعُونٌ مَنْ
عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ مَلْعُونٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ، مَلْعُونٌ مَنْ عَقَّ
وَالِدَيْهِ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص لعنتی

❁ [اسنادہ جید] وفي بعض الرواية فابعده الله؛ ابن خزيمة، باب فضائل شهر رمضان

العبادة في رمضان: ۱۸۸۸۔ ❁ الترغيب والترهيب، باب الترهيب من عقوق الوالدین:

۲۴۲۰ قال الالبانی صحیح لغيره والله اعلم۔

ہے جس نے لوط علیہ السلام کی قوم کا عمل کیا آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور فرمایا: وہ شخص لعنتی ہے جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا اور وہ شخص بھی لعنتی ہے جس نے والدین کی نافرمانی کی۔“

والدین کو برا بھلا کہنے والا ملعون ہے

۳۹۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ. قَالَ: فَقَالَ: مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: قَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنْارَ الْأَرْضِ)). ❁

ابو طفیل عامر بن وائلہ بیان کرتے ہیں کہ میں علی بن ابی طالب کے پاس تھا کہ ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: نبی ﷺ تیرے پاس راز کی کیا بات کرتے تھے؟ وہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ غصے ہوئے اور فرمایا: نبی ﷺ میرے پاس کچھ بھی راز کی بات نہیں کرتے تھے کہ جسے لوگوں سے چھپاتے ہوں سوائے اس کے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چار کلمے بتائے۔ راوی کہتے ہیں: اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ کونسے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اپنے ماں باپ پر اللہ کی لعنت بھیجی (یعنی ان کو لعنتی کہا)، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے جانور ذبح کیا، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے بدعتی کو جگہ دی۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے زمین کے نشانات کو تبدیل کیا۔“

۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کبیرہ گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو لعنتی کہے۔“ پوچھا گیا کیا آدمی اپنے والدین کو لعنتی کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ آدمی دوسرے آدمی کے والد کو گالی دیتا ہے تو (جواباً) وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو (جواباً) وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔“

۴۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ الْكَبَائِرِ أَنْ يُسْتَمَّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَسْتَمُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْتَمُّ أَبَاهُ وَيَسْتَمُّ أُمَّهُ فَيَسْتَمُّ أُمَّهُ)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہے کبیرہ گناہ ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آدمی اپنے والدین کو برا بھلا کہتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں یہ کسی آدمی کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے، تو (جواباً) وہ اس کے باپ کو برا بھلا کہتا ہے، یہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے تو (جواباً) وہ اس کی ماں کو برا بھلا کہتا ہے۔“

فائدہ: معلوم ہوا کہ جو کسی کے والدین کو گالی دیتا ہے اور وہ جواباً اس کے والدین کو گالی دیتا ہے تو پہلے شخص نے گویا اپنے والدین کو گالی دی۔

❁ البخاری، کتاب الادب، باب لا یسب الرجل والدیہ: ۵۹۷۳۔

❁ [صحیح] الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی عقوب الوالدین: ۱۹۰۲۔

والدین کا نافرمان جہنمی ہے

۴۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں نہیں داخل ہوگا بہت زیادہ احسان جتلانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والا۔“

۴۳۔ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مِرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَدَيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ رَمَضَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَصَبَ إِصْبَعِيهِ مَا لَمْ يَعُقْ وَالِدِيهِ)). ❁

عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اس نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں، اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو اس پر (یعنی مذکورہ اعمال پر) مرجائے وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین (انتہائی سچے) اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا اور آپ نے دو انگلیوں کو کھڑا کیا جب کہ اس نے والدین کی نافرمانی نہ کی ہوگی۔“

فائدہ: آپ کا مقصد یہ تھا کہ توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا، نماز پڑھنے والا، اپنے مال کی زکوٰۃ دینے والا اور روزے رکھنے والا قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے

❁ [صحیح] سنن النسائي، كتاب الاشرية، باب الرواية في العدمين في الخمر: ۵۶۷۲۔

❁ الترغيب والترهيب، باب الترهيب من عقوق الوالدين. قال الالباني صحيح والله

ساتھ ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ والدین کا نافرمان نہ ہو اگر وہ مذکورہ سارے اعمال کرنے کے ساتھ ساتھ والدین کا نافرمان بھی ہے پھر وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین (انتہائی سچے لوگوں) اور شہداء کے ساتھ نہیں ہوگا۔

والدین کے نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوں گے

۴۴۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِمًا)). ❁

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

فائدہ: عام رشتے داروں سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جاسکتا تو والدین سے قطع رحمی کرنے والا جنت میں کیسے جاسکتا ہے جن کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا سب سے زیادہ حکم ہے۔

قیامت کے دن اللہ والدین کے نافرمان کو نہیں دیکھے گا

۴۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالذُّيُوثُ. ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ)). ❁

عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا:

۱..... والدین کا نافرمان۔

۲..... مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت۔

۳..... دیوث۔

❁ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب صلۃ الرحم و تحريم قطيعتها: ۶۵۲۱۔

❁ [صحیح] النسائی، کتاب الزکوٰۃ، باب المنان بما اعطی: ۲۵۶۲۔

تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے: اپنے والدین کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا اور دیئے ہوئے پر بہت زیادہ احسان جتلانے والا۔“

والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا

۴۶۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَاجِلَ اللَّهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)). ❁

ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں اس کا عذاب دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو اس کے لیے جمع رکھے (مگر دو گناہ اس لائق ہیں) بغاوت کرنا اور رشتوں ناتوں کو توڑنا۔“

فائدہ: انسان کے سب رشتوں ناتوں سے بہترین اور قریب ترین رشتہ والدین کا رشتہ ہے تو جو والدین سے رشتہ نہیں جوڑے گا ان کے حقوق پورے نہیں کرے گا اللہ کریم دنیا کے اندر جلد از جلد اس کو کسی پریشانی یا مصیبت کے اندر مبتلا کر دے گا اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دیں گے۔

۴۷۔ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: نَزَلَتْ مَرَّةً حَيًّا وَإِلَى جَانِبِ ذَلِكَ الْحَيِّ مَقْبَرَةٌ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ انْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ رَأْسُهُ رَأْسُ الْجِمَارِ وَجَسَدُهُ جَسَدُ إِنْسَانٍ فَنَهَقَ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ انْطَبَقَ عَلَيْهِ الْقَبْرُ فَإِذَا عَجُوزٌ تَغْزِلُ شَعْرًا أَوْ صُوفًا فَقَالَتْ: امْرَأَةٌ تَرَى تِلْكَ الْعَجُوزَ قُلْتُ: مَا لَهَا؟ قَالَتْ تِلْكَ أُمُّ هَذَا. قُلْتُ: وَمَا كَانَ قِصَّتُهُ قَالَتْ: كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَإِذَا رَاحَ تَقُولُ لَهُ: أُمُّهُ: يَا بَنِيَّ اتَّقِ اللَّهَ إِلَى مَتَى تَشْرَبُ هَذِهِ الْخَمْرَ فَيَقُولُ لَهَا: إِنَّمَا أَنْتِ تَنْهَقِينَ كَمَا يَنْهَقُ الْجِمَارُ. قَالَتْ: فَمَاتَ بَعْدَ الْعَصْرِ

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی النهی عن البغی: ۴۹۰۲۔

قَالَتْ: فَهُوَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ كُلِّ يَوْمٍ فَيَنْهَقُ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ يَنْطَبِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ. ❁

”عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ قبیلہ میں اتر اور اس قبیلہ کا ایک قبرستان تھا نماز عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک قبر پھٹی، اس سے ایک ایسا انسان نکلا جس کا سر گدھے کا اور جسم انسان کا تھا۔ وہ گدھے کی طرح تین دفعہ رینکا۔ پھر قبر اس پر بند ہو گئی۔ اچانک وہاں ایک بڑھیا اون یا بال کات رہی تھی۔ عوام بن حوشب فرماتے ہیں ایک عورت نے کہا کہ تو اس عورت کو دیکھ رہا ہے میں نے کہا: اسے کیا ہے؟ اس عورت نے کہا: یہ بڑھیا (قبر سے نکلنے والے) اُس انسان کی ماں ہے۔ میں نے کہا: اس کا کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا: یہ شراب پیتا تھا۔ جب شام کو گھر آتا تو اس کی ماں اسے کہتی: اے بیٹے اللہ سے ڈر کب تک تو شراب پیتا رہے گا وہ (جواباً) اسے کہتا تو گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہے۔ عورت نے کہا: یہ عصر کے بعد فوت ہوا اور اب ہر روز عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے اور گدھے کی طرح تین دفعہ رینکتا ہے پھر اس پر قبر بند ہو جاتی ہے۔“

والدین کی اطاعت شریعت کے خلاف میں نہیں کی جائے گی

☆ ﴿وَإِنْ جَاهَدَكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ ❁

”اگر والدین کو شش کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کرے جس کا تجھے کچھ علم نہیں تو ان کی اطاعت نہ کرنا لیکن دنیا کے معاملات میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا۔“

اس آیت کے شان نزول کے سلسلہ میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

❁ الترغیب والترہیب، باب الترہیب من عقوق الوالدین۔ قال الالبانی حسن واللہ اعلم:

❁ ۲۰۱۷ / ۳۱ / لقمان: ۱۵۔

میرے سلسلہ میں قرآن مجید کی کئی آیتیں نازل ہوئیں ان میں سے ایک آیت اس وقت نازل ہوئی جب ان کی ماں نے قسم کھائی کہ ان سے (سعد سے) کبھی بات نہ کرے گی جب تک کہ وہ اپنا دین (یعنی اسلام) نہیں چھوڑے گا نہ کھائے گی، نہ پیئے گی، وہ کہنے لگی اللہ نے تجھے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں تجھے حکم دیتی ہوں اس بات کا (کہ تو دین اسلام کو چھوڑ دے)۔

پھر تین دن تک وہ اسی حالت میں رہی نہ کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آ گیا آخر اس کا بھائی عمار کھڑا ہوا اور پانی پلایا (پانی پی کر) وہ سعد کو بدو عادیئے لگی۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَإِنْ جَاهَدَكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ.....﴾ الی آخرہ۔ ❁

۴۸۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ))۔ ❁

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں، صرف اطاعت اچھے کاموں میں ہے۔“

۴۹۔ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ))۔ ❁

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔“

۵۰۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَاسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ فَغَضِبَ فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي؟ قَالُوا: بَلَىٰ! قَالَ: فَاجْمَعُوا إِلَيَّ حَطْبًا فَجَمَعُوا. فَقَالَ: أَوْ قُدُّوا نَارًا فَأَوْقِدُوهَا فَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَهَمُّوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا وَيَقُولُونَ: فَرَرْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

❁ مسلم، کتاب الفضائل، باب فی فضل سعد بن ابی وقاص: ۶۲۳۸۔

❁ مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ...: ۴۷۶۵۔

❁ [صحیح] شرح السنۃ: ۲۴۵۵۔

مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى خَمَدَتِ النَّارُ فَسَكَنَ غَضَبُهُ فَبَلَغَ
النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)). ❁

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اور اس کا امیر ایک انصاری کو مقرر فرمایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرنا۔ یہ شخص ان سے ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا؟ سب نے کہا: درست ہے۔ اس نے کہا: میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم لوگ لکڑیاں جمع کرو پھر آگ جلاؤ اور اس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی لیکن جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو رک کر ایک دوسرے کو دیکھا اور ان میں سے بعض نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے قبول کی تھی تو کیا اب ہم پھر آگ ہی میں کود جائیں؟ جب وہ لوگ یہ باتیں سوچ اور کر رہے تھے آگ بجھ گئی اور اس شخص کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ بعد ازاں اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی آگ سے نہ نکلتے اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے۔ اطاعت صرف جائز احکام میں ہے۔“

۵۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ)). ❁

”عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

❁ البخاری، کتاب المغازی، باب سرية عبدالله بن حذافة: ۴۳۴۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الجهاد، باب فی الطاعة: ۲۶۲۶۔

”مسلم شخص پر سننا اور اطاعت کرنا ان چیزوں میں لازم ہے جسے وہ پسند کرے یا ناپسند کرے جب تک اسے نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے۔ تو جب اسے نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر نہ سننا ہے اور نہ اطاعت۔“

فائدہ: قرآن و احادیث کے دلائل سے ثابت ہوا کہ شریعت کی مخالفت میں والدین کی بات نہیں تسلیم کی جائے گی بلکہ دنیا کے کسی شخص کی بات شریعت کے خلاف نہیں مانی جائے گی خواہ والدین ہوں یا امیر، استاد ہو یا کوئی اور۔

فتفکر وتدبر وکن من الصالحین العاملين.

قیامت کے دن اولاد کو باپ کے نام سے پکارا جائے گا

یا ماں کے نام سے؟

صحیح بات یہی ہے کہ باپ کے نام سے پکارا جائے گا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں باب باندھا ہے: **بَابُ مَا يُذْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ**. (لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا جائے گا)

اس کے بعد یہ حدیث نقل کی ہے:

۵۲۔ **عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غُدْرَةُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ))**. ❁

ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن دھوکے باز کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔“

فائدہ: باقی جن روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ماں کے نام سے پکارا جائے گا وہ ضعیف ہیں۔

حقوق الأوالاد

ولادت کے بعد بچے کو میٹھی چیز کی گھٹی دینا

۵۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتَى بِالصَّبِيَّانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ. ❁

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچوں کو لایا جاتا تھا آپ ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور انہیں گھٹی دیتے تھے۔

۵۴۔ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رَيْقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ. ❁

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مدینہ میں آئی تو قبا میں ٹھہری اور میں نے قبا میں ہی بچے کو جنم دیا پھر میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے کر آئی تو آپ نے اسے اپنی گود میں رکھا پھر آپ نے کھجور منگوائی، اسے چبایا پھر آپ نے اس کے منہ میں لعاب داخل کیا تو سب سے پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔ پھر آپ نے اسے کھجور کی گھٹی دی پھر آپ نے اس کے لیے برکت کی دعا کی۔“

۵۵۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ.

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے نبی ﷺ کے پاس لایا، آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کے ساتھ گھٹی دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔“ ❁

❁ مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته: ۵۶۱۹۔

❁ مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود: ۵۶۱۷۔

❁ البخاری، کتاب العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد: ۵۴۶۷؛ مسلم، کتاب

الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته: ۵۶۱۵۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۵۶۔ قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: أَحْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمْرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((أَمَعَهُ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: نَعَمْ تَمْرَاتٍ. فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَعَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ. ❁
(انس، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے بچے کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) بچہ پیدا ہونے کے بعد مجھ سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ، فرماتے ہیں کہ میں اس بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیج دیں۔ آپ نے اسے پکڑا اور فرمایا: ”کیا اس کے ساتھ کوئی چیز ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں، کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو چبایا اور اس کو بچے کے منہ میں رکھ دیا اور اسے اس کے ساتھ (یعنی کھجور کے ساتھ) گھٹی دی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔“

فائدہ: اگر کھجور سے گھٹی دی جائے تو بہتر ہے اور اگر کھجور کے علاوہ کسی اور چیز سے گھٹی دی جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

کیا بچے کی پیدائش کے وقت کان میں اذان و اقامت کہنا ثابت

ہے؟

صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچے کی پیدائش کے وقت کان میں نہ اذان کہنا ثابت ہے اور نہ ہی اقامت کہنا ثابت ہے۔ اس سلسلہ میں تین روایات پیش کی جاتی ہیں جو ناقابل حجت ہیں۔

پہلی روایت: ابورافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کان میں اذان دی۔ [ترمذی۔ ابوداؤد وغیرہ] وہ ضعیف ہے اس میں عاصم بن عبید اللہ راوی

ضعیف ہے۔ ❁

دوسری روایت: حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اسے ام الصبیان (بیماری) کی تکلیف نہیں ہوگی۔“ یہ روایت موضوع (من گھڑت خود ساختہ) ہے۔ اس روایت میں دو راوی متکلم فیہ ہیں اور تیسرا مجہول ہے۔

۱۔ مروان بن سالم الغفاری

اس کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”منکر الحدیث“ امام ساجی فرماتے ہیں: ”کذاب یضع الحدیث“ (یہ بہت جھوٹا ہے حدیثیں گھڑتا تھا)۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ”متروک الحدیث“۔

امام نسائی فرماتے ہیں: ”متروک الحدیث“۔

ابن ابی حاتم فرماتے ہیں: ”منکر الحدیث جدا، ضعیف الحدیث،

لیس له حدیث قائم“۔ [تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۸۵]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ راوی (مروان بن سالم الغفاری) متروک ہے۔ ❁

۲۔ یحییٰ بن العلاء

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں: کذاب یضع الحدیث (یہ

بہت جھوٹا ہے، حدیثیں گھڑتا تھا)۔

امام نسائی اور دارقطنی فرماتے ہیں: ”متروک الحدیث“۔ ❁

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ”رمی بالوضع“ (اس پر حدیثیں گھڑنے کی تہمت

ہے۔ ❁

۳۔ ظکرا العقلمی

❁ التلخیص الحبیر رقم: ۱۹۸۵- تقریب رقم ۳۰۶۵- تقریب رقم ۶۵۷۰-

❁ تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۱۶۲- تقریب رقم ۷۶۱۸-

یہ مجہول ہے۔ ❁

تیسری روایت: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے دائیں کان میں اذان کہی اور بائیں میں اقامت۔ ❁

یہ روایت بھی موضوع ہے اس روایت میں محمد بن یونس الکدیبی ہے جس کے متعلق امام ابن عدی فرماتے ہیں: ”اس پر روایات گھڑنے کی تہمت ہے۔“ امام ابن حبان فرماتے ہیں: ”اس نے ہزار سے زائد روایات گھڑی ہیں۔“ اسی طرح موسیٰ بن ہارون اور قاسم المطرز نے بھی اس کی تکذیب کی ہے۔ ❁

عقیقہ کرنا فرض ہے

۵۷۔ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

((مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَاْمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذْيَ)). ❁

سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”ہر پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ عقیقہ ہے پس اس بچے کی طرف سے خون بہا دو (یعنی جانور زبح کرو) اور اس سے گندگی دور کرو۔“

۵۸۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَنْ نَّعَقَّ عَنِ الْغُلَامِ

شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً. ❁

عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ لڑکے کی طرف سے دو شاة اور لڑکی کی طرف سے ایک شاة (بکری یا بھیڑ) کا عقیقہ کریں۔

فائدہ: لڑکا ہو یا لڑکی ہر ایک کا عقیقہ فرض ہے جیسا کہ مذکور حدیث سے ثابت ہو چکا ہے۔

❁ تقریب التہذیب الرقم: ۳۰۲۹۔

❁ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

❁ میزان: ۳۷۸۱۶؛ تہذیب رقم ۶۶۷۸۔

❁ صحیح البخاری، کتاب العقیقہ، باب امامة الاذی عن الصبی فی العقیقہ: ۵۴۷۲۔

❁ [صحیح] ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقہ: ۳۱۶۳۔

۵۹۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغُلَامُ مَرْتَهُنَّ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسْمَى وَيُحْلَقُ رَأْسَهُ)). ❁

سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑ یا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈھا جائے۔“

۶۰۔ عَنْ أُمِّ كُرَيْبٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ)). ❁

ام کرز بنی تمیم فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر شاة (بکری یا بھیڑ) اور لڑکی کی طرف سے ایک شاة عقیقہ کی جائے۔“

۶۱۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِحَدَانَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَنَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنَلَطُخُهُ بِزَعْفَرَانٍ. ❁

ابو بريدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت سے نوازا تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔“

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ ساتویں دن کرنا چاہیے اگر ساتویں دن عقیقہ کی طاقت نہیں ہے تو جب زندگی میں طاقت ہوگی والدین پر فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی طرف

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ۱۵۲۲؛ ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقة: ۳۱۶۵۔ ❁ [صحیح] ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقة: ۳۱۶۳؛ الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ۵۱۱۳۔ ❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقة: ۲۸۴۳۔

سے عقیقہ کریں کیونکہ بچہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے اور عقیقہ والدین پر فرض ہے۔ جس طرح ایک آدمی کسی سے قرض لیتا ہے اور اس کو اپنی شے گروی دے دیتا ہے تو جب تک یہ قرض واپس نہیں دے گا اس وقت تک اس کو وہ شے نہیں ملے گی جو اس نے بطور گروی رکھی ہے۔ اسی طرح بچہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے اور عقیقہ والدین پر فرض ہے۔ اسی طرح اگر ساتویں دن عقیقہ کی طاقت تھی لیکن کسی وجہ سے رہ گیا تو والدین پر بعد میں فرض ہے کہ وہ عقیقہ کریں کیونکہ یہ ان پر قرض ہے۔

کیا آدمی خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

اگر کسی وجہ سے والدین عقیقہ نہیں کر سکے تو انسان خود اپنا عقیقہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔

۶۲..... قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّ غُلَامٍ مَرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ)). ❁

نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔“

۶۳..... عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ مَا بُعِثَ نَبِيًّا. ❁

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود کیا۔

فائدہ: اگر باپ نے کسی وجہ سے عقیقہ نہیں کیا تو اولاد پر فرض نہیں ہے کہ وہ خود اپنا عقیقہ کریں کیونکہ یہ ذمہ داری باپ کی ہے اگر اولاد باپ کی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنا عقیقہ خود کر لیں تو بہتر ہے۔

میت کی طرف سے عقیقہ

اگر بچہ پیدا ہونے کے سات روز گزر جانے کے بعد فوت ہوا ہے تو پھر بھی باپ پر اس کا عقیقہ کرنا ضروری ہے۔

اگر بچہ ساتواں دن آنے سے پہلے فوت ہو جائے تو پھر عقیقہ فرض نہیں ہے اس لیے

❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب فی العقیقہ: ۳۱۶۵۔

❁ [حسن] الطبرانی الأوسط الرقم ۹۹۴؛ مصنف عبدالرزاق کتاب العقیقہ، باب العقیقہ:

کہ حدیث کے الفاظ یوم السابع کے ہیں یعنی ساتویں روز عقیقہ کیا جائے اور اس پر ساتواں دن آیا ہی نہیں اس لیے اس کا عقیقہ فرض نہیں ہے۔

جب بھی عقیقہ کیا جائے تو عقیقہ ہی ہوگا عام صدقہ نہیں ہوگا

۶۴۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغَلَامُ مَرْتَهْنٌ بِعَقِيْقَتِهِ)). ❁
سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔“

۶۵۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ مَا جَاءَتْهُ النُّبُوَّةُ. ❁
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نبوت کے بعد اپنا عقیقہ خود کیا۔
فائدہ: ذرا غور فرمائیں کہ آپ ﷺ نے چالیس سال کے بعد اپنا عقیقہ کیا اس کے باوجود اس پر صدقہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ عقیقہ کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔

لڑکے کی طرف سے دو شاة [بھیڑ بکری] لڑکی کی

طرف سے ایک

۶۶۔ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ: ((عَنِ الْغَلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ أَذْكَرَ إِنَّا كُنَّا أُمَّ إِنَاثًا)). ❁

ام کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ”لڑکے کے (عقیقہ) میں دو شاة اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک شاة اور ان کے نروادہ سے نقصان نہیں پہنچتا یعنی چاہے

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ۱۵۲۲، ابن ماجہ، ابواب الذبائح، باب العقیقة: ۳۱۶۵۔ ❁ [حسن] الطبرانی الأوسط الرقم ۱۹۹۴، مصنف عبدالرزاق کتاب العقیقة، باب وجوب العقیقة: ۷۹۹۰۔
❁ [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقیقة: ۱۵۱۳، ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقة: ۲۸۳۵۔

مذکر ہوں چاہے مؤنث ہوں۔“

فائدہ: افضل اور بہتر یہی کہ لڑکے کی طرف سے دو شاة عقیقہ کیے جائیں۔ بوقت ضرورت لڑکے کی طرف سے ایک شاة بھی کفایت کر جائے گا۔

دلیل: آپ ﷺ نے حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھا عقیقہ کیا ابوداؤد، الرقم: ۲۸۳۱، باقی جس حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے حسن و حسی کی طرف سے دو دو مینڈھے کیے وہ ضعیف ہے اس روایت میں قتادہ مدلس ہے اور انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔ قربانی کی طرح اونٹ میں دس اور گائے میں سات والا حساب عقیقہ میں نہیں چلے گا اور واجب یہی ہے کہ عقیقہ میں صرف بھیڑ، بکری کو ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف اسی کا ذکر آیا ہے نیز عقیقہ کے جانور میں دو ندا ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

بچے کے بال منڈوانے کے بعد سر پر خوشبو لگانا

۶۸۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَ نَحْلِقُ رَأْسَهُ وَ نَلَطُّهُ بِرِزِّ عَفْرَانَ. ❁

ابو بريدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نعمت دی تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔“

۶۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا عَقُّوا عَنِ الصَّبِيِّ حَضَبُوا قُطْنَةَ بِدَمِ الْعَقِيقَةِ فَإِذَا حَلَقُوا رَأْسَ الصَّبِيِّ وَضَعُواهَا عَلَى رَأْسِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اجْعَلُوا مَكَانَ الدَّمِ خُلُوقًا)). ❁

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقہ: ۲۸۴۳؛ السنن الکبریٰ الرقم:

۱۹۲۸۸۔ ❁ [صحیح] صححہ ابن السکن کما فی التلخیص الرقم: ۱۹۸۳؛ ابن حبان

الرقم: ۵۲۸۴، باب العقیقہ؛ سنن الکبریٰ للبیہقی الرقم: ۱۹۲۸۹۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جاہلیت میں لوگ جب بچے کا عقیقہ کرتے تو عقیقہ کے خون سے روئی کو بھگو لیتے تو جب بچے کا سر مونڈتے تو اس روئی کو اس کے سر پر رکھ دیتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم خون کی جگہ خوشبو رکھو۔“

بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا نام رکھے

۷۰۔ عَنْ سَمْرَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْغُلَامُ مَرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيَسْمَى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ)). ❁

سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑیا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈھا جائے۔“

فائدہ: ساتویں دن سے پہلے نام رکھنا بھی حدیث سے ثابت ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۷۱۔ ((وَلَدَلِي اللَّيْلَةَ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)). ❁

”رات میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام کے ساتھ رکھا۔“

۷۲۔ ابواسید رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی جب ولادت ہوئی تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں نام رکھا ہے آپ نے فرمایا: ”نہیں اس کا نام منذر ہے۔“ ❁

۷۳۔ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا اس کو انس بن مالک لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ ❁

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء في العقيقة: ۱۵۱۳۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب رحمته الصبيان والعيال: ۶۰۲۵۔

❁ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحويل الاسم الى اسم احسن منه: ۶۱۹۱۔

صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته: ۵۶۲۱۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته: ۵۶۱۲۔

بچے کا اچھا نام رکھے اور برانا م بدل دے

۷۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَةَ لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا: عَاصِيَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَمِيلَةً. ❀

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام (بدل کر) جمیلہ رکھا۔

۷۵۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: میرا نام حزن ہے (سخت زمین) آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم سہل ہو (نرم و ہموار زمین) یعنی اپنا نام سہل رکھ لو۔“ ❀

۷۶۔ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يُسْمُونَ رَجُلًا مِنْهُمْ عَبْدَ الْحَجَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: عَبْدُ الْحَجَرِ. قَالَ: ((لَا أَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ)). ❀

نبی ﷺ نے سنا کہ لوگ اپنے میں سے ایک شخص کو عبد الحجر کہتے ہیں تو نبی ﷺ نے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: عبد الحجر (پتھر کا بندہ) آپ نے فرمایا: ”نہیں، تو عبد اللہ ہے۔“ (یعنی تیرا نام عبد اللہ ہے)

۷۷۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا)). ❀

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افع اور نافع نہ رکھ۔“

۷۸۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةٌ اسْمُهَا بَرَّةٌ. فَحَوَّلَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ. وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ. ❀

❀ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغیر الاسم القبیح الی حسن: ۵۶۰۴۔

❀ صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اسم الحزن۔

❀ [صحیح] الادب المفرد الرقم ۸۱۱۔

❀ مسلم، کتاب الآداب، باب کراهیة التسمیة بالاسماء القبیحة: ۵۶۰۰۔

❀ صحیح مسلم، کتاب الأدب، باب استحباب تغیر الاسم: ۵۶۰۶۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جویریہ رکھا کیونکہ آپ ناپسند کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برہ (نیوکار) کے پاس سے نکلے ہیں۔

۷۹۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ أَخْذَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ أَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفْرِ الَّذِينَ اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا اسْمُكَ؟)) قَالَ: أَنَا أَصْرَمُ. قَالَ: ((بَلْ أَنْتَ زُرْعَةٌ)). ❁

اسامہ بن اخذری فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو اصرم کہا جاتا تھا۔ وہ اس گروہ میں آیا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”تیرا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: میں اصرم ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں بلکہ تو زرعه ہے۔“

۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ. ❁
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام تبدیل کر دیتے تھے۔

فائدہ: والدین کا یہ حق ہے کہ اپنی اولاد کے نام اچھے رکھیں جو شریعت کے مطابق ہوں جو نام شریعت کے خلاف ہو وہ نہ رکھیں مثلاً عبد الرسول، عبد النبی وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام

۸۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ)). ❁

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح: ۴۹۵۴۔

❁ [صحیح] الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی تغییر الاسماء: ۲۸۳۹۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء: ۴۹۴۹۔

اللہ کے ہاں سب سے بدترین اور برانا نام شہنشاہ ہے

۸۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَخْنَى الْأَسْمَاءِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین اور برانا نام اس شخص کا ہے جس نے اپنا نام شہنشاہ رکھا۔

۸۳۔ وَفِي رِوَايَةٍ: ((أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَحْبَبُهُ وَأَعْظَمُهُ

عَلَيْهِ رَجُلٌ كَانَ يُسْمَى مَلِكَ الْأَمْلاَكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ)). ❁

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبغوض ترین شخص اور بدترین وہ ہوگا جس کا

نام شہنشاہ رکھا گیا اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔“

فائدہ: عام لوگ ایک دوسرے کو یہ کہہ دیتے ہیں تو بڑا شہنشاہ ہے تو اس قسم کے لوگ اللہ سے ڈر جائیں یہ بہت بڑا گناہ ہے اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

بچے کا ختنہ کراٹیں

۸۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْفِطْرَةُ

خَمْسُ الْخِتَانِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ

وَتَنْفُ الْإِبْطِ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ

کو فرماتے سنا کہ ”پانچ چیزیں فطرت سے ہیں:

۱.....ختنہ کراٹنا

❁ صحیح البخاری، کتاب باب ابغض الاسماء الى الله تعالى: ۶۲۰۵۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الادب، باب تحريم التسمي ملك الاملاك وملك الملوك: ۵۶۱۱۔

❁ صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب تقليم الاظفار: ۵۸۹۱۔

۲..... زیر ناف لوہا استعمال کرنا

۳..... موچھیں کاٹنا

۴..... ناخن کاٹنا

۵..... بغل کے بال اکھیڑنا۔“

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا ختنہ کرانا فطرت سے ہے کیونکہ نبی ﷺ کا حکم ہے۔
باقی جن احادیث میں ساتویں دن ختنہ کرنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہیں۔

ختنہ کرانا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۸۶۔ ((اَخْتَنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ)) ❁

”ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا جب ان کی عمر اسی سال تھی۔“

فائدہ: موچھیں کاٹنا، زیر ناف لوہا استعمال کرنا، ناخن کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا ان کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن تک ہے ان کاموں کو اس مدت (چالیس دن) سے مؤخر کرنا گناہ ہے، ناجائز ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۸۷۔ وَقَتَ لَنَارِ سُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي قَصْرِ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأظْفَارِ وَحَلْقِ

الْعَانَةِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا تَتْرَكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❁

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے موچھیں کاٹنے میں، ناخن کاٹنے میں، بغل کے بال اکھیڑنے میں اور زیر ناف بال مونڈھنے میں وقت مقرر کیا کہ چالیس دنوں سے زیادہ انہیں نہ چھوڑیں۔

❁ صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قوله تعالى واتخذ الله ابراهيم خليلا:

۳۳۵۶۔ [صحیح] النسائی، کتاب ذکر الفطرة، باب التوقيت في ذلك: ۱۴۔

مائیں بچوں کو دودھ پلائیں

☆ ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ﴾ ❁

”اور مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔“

ماں کے علاوہ کسی اور عورت کا دودھ پلانا بھی جائز ہے

☆ ﴿وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ﴾ ❁

”اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔“

دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے

☆ ﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنَ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْمِتَهُ﴾ ❁

الرِّضَاعَةُ ❁

”اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ مدت اس کے لیے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہیں۔“

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ دودھ پلانے کی پوری مدت دو سال ہے بعض علمائے کرام اڑھائی سال کہتے ہیں کہ دلیل وہ آیت پیش کرتے ہیں قرآن مجید میں آتا ہے۔

☆ ﴿وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا﴾ ❁

”اس کے حمل کا اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے (اڑھائی سال) کا ہے۔“

میرے بھائیو! اس آیت میں تو حمل اور دودھ چھڑانے دونوں کی مدت اڑھائی سال

ذکر ہوئی ہے صرف دودھ چھڑانے کی نہیں۔

❁ ۲/ البقرة: ۲۳۳۔

❁ ۲/ البقرة: ۲۳۳۔

❁ ۲/ البقرة: ۲۳۳۔

❁ ۴۶/ احقاف: ۱۵۔

☆ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ کم از کم حمل چھ مہینے یعنی نکاح سے چھ مہینے کے بعد اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے تو بچہ حلال ہی کا ہوگا حرام کا نہیں۔ اس لیے قرآن نے مدت رضاعت دو سال (۲۴ مہینے) بتلائی ہے۔ ❀

اس حساب سے مدت حمل چھ مہینے ہی باقی رہ جاتی ہے۔ (یعنی کم از کم)

دودھ پلانے کی مدت سے پہلے بھی دودھ چھڑانا جائز ہے

☆ ﴿فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا﴾ ❀

”پس اگر (والدین) باہمی رضامندی اور مشورہ سے دونوں قبل از وقت دودھ چھڑانا چاہیں تو اس میں بھی ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

فائدہ: ماں باپ دونوں کے مشورے سے دو سال کے اندر اگر بچہ کے دودھ چھڑانے کی صلاح ہو جائے یا کسی اور عورت سے دودھ پلوانے کا مشورہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں جائز ہے، درست ہے۔ انتہائی مدت دودھ پلانے کی دو سال ہے۔

خاوند کی اجازت کے بغیر دودھ چھڑانا گناہ ہے

۸۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنَهَشُ تُدَيْتُهُنَّ الْحَيَاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هَوْلَاءِ؟ قَالَ: هَوْلَاءِ اللَّائِي يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ الْبَانَهُنَّ)). ❀

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا کہ جن کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے ہیں، گوشت نوچ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون عورتیں ہیں۔ (جبریل علیہ السلام) نے جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنے دودھ سے روکتی تھیں۔“

فائدہ: کچھ عورتیں خاوند کی اجازت کے بغیر اپنی چھاتی کو صحیح رکھنے کے لیے بچے کو دودھ چھڑا

❀ سورة لقمان: ۱۴، البقرة: ۲۳۳۔ ❀ ۲/ البقرة: ۲۳۳۔

❀ [صحیح] أخرجه النسائي في السنن الكبرى: ۱۸۶۷؛ والحاكم: ۲۸۳۷ وقال صحيح علي شرط مسلم ووافقه الذهبي. انظر التفصيل في سلسلة الاحاديث الصحيحة الرقم ۳۹۵۱۔

دیتی ہیں وہ اللہ سے ڈر جائیں قیامت کے دن ان کا حشر برا ہوگا۔
نوٹ: جس وقت تک بچہ (یعنی لڑکا) صرف دودھ پر گزر رہا ہے اگر وہ کسی چیز یا کپڑا یا کسی انسان پر پیشاب کر دے تو اس چیز یا کپڑے یا انسان کے بدن کو دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ صرف پانی چھڑک دینا ہی کافی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ

۸۹۔ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنا چھوٹا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا اس بچے نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔ ❁
البتہ بچی کسی چیز پر پیشاب کر دے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔ حدیث میں آتا ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے متعلق فرمایا:
۹۰۔ ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)).

”بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔“

۹۱۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ. ❁
لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں جب تک وہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

۹۲۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارتی جب تک وہ کھانا نہ کھاتا اور

جب وہ کھانا شروع کر دیتا پھر اس کے پیشاب کو دھوتی۔ ❁

۹۳۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس وقت تک ہے جب بچہ کھانا نہ کھاتا ہو جب بچہ کھانا کھانا شروع کر دے (تو پھر دونوں کا حکم ایک ہے) تو دونوں کے پیشاب

❁ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبيان: ۲۲۳؛ مسلم، کتاب الطهارة،

باب حکم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله: ۶۶۵۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب بول الصبي: ۳۷۷۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب بول الصبي: ۳۷۹۔

کو دھویا جائے۔ ❁

۹۳۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے ابو اسحق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کا خادم تھا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو ان میں سے کسی ایک نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا صحابہ کرام نے اس کو دھونے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا: ”بس پانی چھڑک دو اس لیے کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔“ ❁

اولاد کے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں

☆ ﴿وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ يَرْزُقُهُنَّ وَيَكْسُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ط﴾ ❁

”اور بچے کے باپ پر ان کا (بچوں کی ماں کا) کھانا اور لباس ہے۔“

فائدہ: جب اولاد کو دودھ پلانے کی وجہ سے مطلقہ عورت کا خرچ اولاد کے باپ کے ذمہ ہے تو اولاد کے اخراجات کا باپ بالاولیٰ ذمہ دار ہے۔

۹۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّدَقَةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عِنْدِي دِينَارٌ. فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى نَفْسِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَيَّ وَلَدِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَيَّ زَوْجَتِكَ أَوْ قَالَ زَوْجِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهِ عَلَيَّ خَادِمِكَ)) قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: ((أَنْتَ أَبْصَرُ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صدقہ کا حکم دیا ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ ﷺ نے

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب الطہارۃ، باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان يطعم: ۷۱؛

ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب بول الصبی یصیب الثوب: ۳۷۸۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب بول الصبی یصیب الثوب: ۳۷۶؛ ابن ماجہ،

کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی بول الصبی: ۵۲۶؛ المستدرک للحاکم، کتاب الطہارۃ،

باب ينضح بول الغلام ويغسل بول الجارية: ۶۰۴۔ ❁ ۲ / البقرة: ۲۳۳۔

❁ [حسن] ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی صلۃ الرحم: ۶۱۹۰۔

فرمایا: ”اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ”اپنی اولاد پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ”اپنی بیوی پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے، آپ نے فرمایا: ”اپنے خادم پر خرچ کر۔“ اس نے کہا: میرے پاس اور ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اب تو زیادہ جانتا ہے (کہ کہاں ضرورت ہے)۔“

۹۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَابْتِدَاءُ بِمَنْ تَعُولُ)). ❁

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ وہ ہے جو غنا کے بعد ہو اور خرچ کرنے میں اہل و عیال سے آغاز کر۔“

فائدہ: اہل و عیال کے حقوق پورا کرنے کے بعد جو مال صدقہ کیا جائے وہ بہترین صدقہ ہے۔ (مرعاة)

۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے گردن آزاد کرانے میں خرچ کیا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی مسکین پر خرچ کیا ہے اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا ہے ان میں سے سب سے زیادہ ثواب اس دینار کا ہے جسے تو نے

❁ صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى: ۱۴۲۶۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل نفقة على العیال: ۲۳۱۱۔

اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔“

اولاد کو اخراجات نہ دینا باعث گناہ ہے

۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقْوَتُ)). ❁

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ جس کی روزی کا ذمہ دار اور کفیل ہے انہیں ضائع کر دے۔“

عورت اپنا صدقہ، زکوٰۃ اپنے بچوں اور خاوند کو دے سکتی ہے

۹۹۔ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْتُهُ فَاسْأَلُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ اثْبَتِي أَنْتِ. قَالَتْ: فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتِي حَاجَتِي. قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَلْقَيْتَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ. قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِيَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَسْأَلَانِيكَ أَنْ تُجْزِيَ الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ. قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هُمَا؟)) فَقَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّ الزَّيْنَبِ؟)) قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرٌ

الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ))

زینب رضی اللہ عنہا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی بیان کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے خواتین تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور سے دو۔“

اس نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس تھی میں نے ان سے کہا آپ فقیر ہیں آپ کے پاس مال بہت کم ہے (جبکہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ کی خدمت میں جائیں اور آپ سے دریافت کریں اگر میرا تجھ پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے (تو میں تجھ پر صدقہ کرتی ہوں) وگرنہ آپ کے علاوہ مستحق لوگوں پر خرچ کرتی ہوں۔

زینب نے بیان کیا مجھے عبد اللہ بن مسعود نے کہا: آپ خود جائیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک انصاری عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھی جو میرا مقصد تھا وہی اس کا مقصد تھا اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت و عظمت والے تھے۔ زینب نے بیان کیا: بلال باہر آئے ہم نے ان سے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازے پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتی ہیں کہ کیا ان کا صدقہ ان کے خاوندوں اور ان کی گودوں میں جو یتیم بچے ہیں ان پر کفایت کرتا ہے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کونہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟

زینب رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے دریافت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”دونوں عورتیں کون ہیں؟“ بلال نے بتایا ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کونسی زینب؟“ اس نے جواب دیا: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان کے لیے دو ثواب ہیں (صلہ رحمی کا ثواب

اور صدقہ کا ثواب۔“

بخاری کی ایک روایت اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی زینب کو فرمایا:

۱۰۰۔ ((زَوْجِكَ وَوَلَدِكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَيْهِمْ)). ❁

”تیرا خاوند اور تیری اولاد سب لوگوں سے جن پر تو صدقہ کرنا چاہے زیادہ

حق دار ہے۔“

فائدہ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت اپنے خاوند اور اولاد پر صدقہ اور زکوٰۃ دے سکتی ہے اگر وہ صدقہ اور زکوٰۃ کے مستحقین ہیں لیکن خاوند اپنی بیوی اور اولاد کو زکوٰۃ اور صدقہ نہیں دے سکتا اس لیے کہ بیوی اور اولاد کے اخراجات مرد کے ذمہ ہیں۔

استدل بهذا الحديث على أنه يجوز للمرأة أن تدفع زكاتها إلى زوجها وبه قال الثوري والشافعي وصاحبنا أبي حنيفة وإحدى الروايتين عن مالك و عن أحمد وإليه ذهب الهادي والناصر والمؤيد بالله وهذا إنما يتم دليلا بعد تسليم أن هذه الصدقة صدقة واجبة وبذلك جزم المازري ويؤيد ذلك قولها أيجزئ عني... إلى آخره.

والام لا يلزمها نفقة ابنها مع وجود ابه. ❁

بچوں کی تعلیم و تربیت

والدین پر یہ حق ہے کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں ان کو شریعت کا پابند بنائیں انہیں دینی ماحول میں رکھیں۔ گھر کے ماحول کا اور والدین کی تربیت کا بڑا اثر ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۱۔ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِهِ

❁ صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ، باب الزکوٰۃ علی الأقراب: ۱۴۶۲۔

❁ نیل الاوطار ج ۴ ص ۱۷۷۔

﴿أَوْ يَمْجَسَانِهِ﴾ ❁

”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔“

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان ہوتا ہے بعد میں جس طرح کی اس کے والدین اس کی تربیت کریں اسی طرح کا بن جاتا ہے اس لیے والدین کو چاہیے کہ خود بھی شریعت کے پابند رہیں اور اولاد کی تربیت بھی اچھی کریں کیونکہ یہ اخلاقی اور شرعی طور پر بھی والدین کا فرض ہے۔ اللہ پاک نے قرآن حکیم میں فرمایا:

☆ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ ❁

”اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے بیوی بچوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔“

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ خود بھی اچھے اعمال کر کے اور برے اعمال سے بچ کر جہنم سے بچ جاؤ اور اپنے اہل و عیال کی بھی اچھی تربیت کر کے ان کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

مفسر قرآن مجاہد اس آیت کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

﴿أَوْصُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَادَّبُوهُمْ﴾ ❁

نیک تربیت دنیا و آخرت میں بلندی کا باعث ہے

اولاد کی نیک تربیت جس طرح دنیا میں نیک نامی اور عزت و رفعت کا باعث اور سکون و راحت کا ذریعہ بنتی ہے اس طرح مرنے کے بعد بھی صدقہ جاریہ بن جائے گی اور یہ (یعنی اولاد کی نیک تربیت) والدین کے لیے درجات میں بلندی اور نجات کا باعث بن جائے گی۔ ان شاء اللہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❁ صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی فمات هل بصلی علیہ: ۱۳۵۸

ج ۱ ص ۱۸۱ - ❁ ۶۶ / التحريم: ۶-

❁ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة التحريم-

۱۰۲۔ ((اِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ

أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوهُ)). ❁

”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے:

۱.....صدقہ جاریہ

۲.....ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ اور نفع حاصل ہو

۳.....ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے مرنے کے بعد بھی کچھ اعمال جاری رہتے ہیں مثلاً: صدقہ جاریہ جیسے کوئی مدرسہ یا مسجد یا کنواں بنوایا جائے تو جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں اللہ اس مرنے والے کو اجر عطا فرماتے رہتے ہیں۔ اسی طرح علم کا ذخیرہ چھوڑ جائے کتب یا شاگردوں کی صورت میں جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اس کو برابر اجر ملتا رہے گا۔ اسی طرح نیک اولاد جس کی انسان نے اچھی تربیت کی ہو تو جب بھی اولاد کو کوئی نیک عمل کرے گی تو اس کا والدین کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۳۔ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: أَيْ هَذَا؟ فَيُقَالُ:

بِاسْتِغْفَارٍ وَوَلَدِكَ لَكَ)). ❁

”جب انسان کے اللہ کے ہاں درجات بڑھائے جاتے ہیں تو انسان پوچھتا ہے اے میرے رب میرے درجات میں بلندی کا کیا سبب ہے تو جواب ملتا ہے تیری اولاد جو تیرے مرنے کے بعد تیرے لئے بخشش کی دعا کرتی ہے۔“

اولاد کی نیک تربیت نہ کرنے سے قیامت کے دن مواخذہ ہوگا

جس طرح اولاد کی اچھی تربیت نہ کرنے سے دنیا میں پریشانی، رسوائی و ذلت اٹھاتا

❁ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته: ۴۲۲۳۔

❁ [حسن] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالدین: ۳۶۶۰۔

پڑتی ہے اسی طرح آخرت میں بھی پریشانی، رسوائی اور ذلت اٹھانی پڑے گی، اللہ تعالیٰ والدین سے سوال کریں گے کہ کیا تو نے اپنی اولاد کی اچھی تربیت کی، انہیں نیکی کی طرف لگایا، کیا تو نے انہیں برائی سے منع کیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۰۴۔ ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا)). ❁

”تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اپنے زیر نگرانی افراد کے بارے میں جواب دہ ہے مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور ان کے بارے میں جواب دہ ہے عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور وہ اس کے متعلق جواب دہ ہے۔“

والدین بچوں کو عقیدہ توحید کی تعلیم دیں

۱۰۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: ((يَا غُلَامُ! إِنِّي أَعَلَّمْتُكَ كَلِمَاتٍ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظَكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ)). ❁

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لڑکے! اللہ کا دھیان رکھو وہ تیرا دھیان رکھے

❁ صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن: ۸۹۳؛ صحیح

مسلم، کتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل: ۴۷۲۴۔

❁ [حسن صحیح] الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع: ۲۵۱۶۔

گا اللہ کا دھیان رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا اور جب سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر امت اس بات پر جمع ہو جائے کہ تجھے کوئی فائدہ پہنچائیں تو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر وہ جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے مگر جو اللہ نے تم پر لکھ دیا ہے، قلم خشک ہو گئے اور صحیفے لپیٹ دیئے گئے۔“

والدین اپنی اولاد کو نماز کا حکم دیں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

۱۰۶۔ حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَاءِ كُمْ فِي الصَّلٰوةِ تَمَّ نَعُوْدُوا الْخَيْرَ فَاِنَّمَا الْخَيْرُ بِالْعَادَةِ. ❁

اپنے بچوں کی نماز کے بارے میں حفاظت کرو۔ پھر انہیں خیر کی عادت ڈالو اس لیے کہ خیر عادت کے ذریعے آتی ہے۔

۱۰۷۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ)). ❁

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کی ہو جائے۔“

اولاد کو نماز نہ پڑھنے پر مارو جب وہ دس سال کی ہو جائے

۱۰۸۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ)). ❁

❁ بیہقی ج ۳ ص ۸۴۔ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب متی یؤمر الغلام

بالصلوٰۃ: ۴۹۵؛ المستدرک حاکم: ۷۳۴۔

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ: ۴۹۵۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور ان کو نماز (کے چھوڑنے) پر مارو جب وہ دس سال کے ہوں۔“

فائدہ: بھائیو! رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر بچے پیار و محبت سے نماز نہ پڑھیں تو انہیں مارو لیکن آج ہمارا معاملہ برعکس ہے ہمارے بچے اگر نماز نہ پڑھیں، مسجد میں قرآن پڑھنے نہ جائیں تو ہم انہیں کچھ بھی نہیں کہتے۔ لیکن اگر ہمارے بچے سکول نہ جائیں تو ہم انہیں مارتے ہیں، ڈانٹتے ہیں، ان کو جیب خرچ نہیں دیتے، انہیں کھانا نہیں دیتے۔ بھائیو! کیا یہ غیرت مندی ہے کہ نماز نہ پڑھنے اور قرآن کی تعلیم نہ سیکھنے پر کچھ بھی نہیں اور دنیا کی تعلیم میں معمولی سی سستی پر مار پیٹ۔ تِلْكَ إِذَا قَسَمَةٌ ضِيْزَى.

بچوں کے بستر علیحدہ علیحدہ کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں

۱۰۹۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)). ❁

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ (تمہاری اولاد) دس سال کی عمر کو پہنچیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔“
علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سواء كانوا ذكورا أو اناثا فيجب التفريق بينهم جميعا سواء اتحد الجنس او اختلف. ❁

”چاہے بچے مذکر ہوں یا مونث، ان کے بستر الگ کرنا واجب ہے۔ آگے فرماتے ہیں چاہے دونوں مذکر ہوں یا دونوں مونث یا ایک مذکر ہو اور ایک مونث ہر حالت میں ان کے بستر الگ کرنا ضروری ہے۔“
اسی طرح علامہ مناوی ”فیض القدر“ میں فرماتے ہیں:

فرقوا بين اولادكم في مضاجعهم التي تنامون فيها اذا

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب منی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ: ۴۹۵۔

❁ مشکوٰۃ البانی ج ۱ ص ۱۸۱۔

بلغوا عشرا حذرا من غوائل الشهوة وان كن اخوات. ❁
 ”جب تمہاری اولاد دس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے وہ بستر جہاں وہ
 سوتے ہیں جدا جدا کر دو شہوت کی مصیبتوں سے ڈرتے ہوئے اگرچہ وہ
 بہنیں ہی ہوں۔“

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دس
 سال کی عمر میں بچوں کے بستر الگ الگ کر دینے چاہیے۔ دس سال کے بچے کو نہ تو والدین
 کے ساتھ سونا چاہیے اور نہ ہی اپنے دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ ایک بستر میں سونا چاہیے۔
 یہ ایسی عمر ہے کہ جس میں بچوں میں جنسی شعور بیدار ہونا شروع ہوتا ہے اس لیے اچھی تعلیم
 و تربیت کے لیے لازمی ہے کہ ان کے بستر الگ الگ کر دیئے جائیں پیارا اپنی جگہ پر لیکن
 حدیث پر عمل کرنا چاہیے۔

بچوں سے پیارا اور محبت کریں

۱۱۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقْبَلُونَ
 الصَّبِيَّانَ فَمَا نُقْبَلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوْ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ نَزَعَ
 اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ)). ❁

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: کیا تم
 بچوں کو بوسہ دیتے ہو؟ ہم ان کو بوسہ نہیں دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 ”اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے شفقت اور رحمت نکال لی ہے تو اس کا
 میں مالک نہیں ہوں۔“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

۱۱۱۔ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ
 التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا

❁ مرعاة: جلد ۲ ص ۲۷۸۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقيله: ۵۹۹۸۔

قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ)). ❁

رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا پاس ہی اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی بچے کو بوسہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

۱۱۲۔ عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَسْعِيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَضَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ: ((إِنَّ الْوَالِدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبُونَةٌ)). ❁

یعلیٰ عامری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حسن اور حسین نبی ﷺ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے تو نبی ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ لگایا اور فرمایا: ”اولاد بخل اور بزدلی کا باعث ہے۔“

فائدہ: معلوم ہوا کہ بچوں سے پیار و محبت کرنا ان کو بوسہ دینا سنت ہے اور جو بچوں سے پیار کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ بچوں سے بڑا پیار کرتے تھے حدیث میں آتا ہے کہ

۱۱۳۔ رسول اللہ ﷺ اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا کر فرضی نماز پڑھتے تھے جب رکوع اور سجدہ کرتے تو اس کو نیچے رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر اس کو اٹھا لیتے۔ ❁

بچوں سے پیار اور شفقت نہ کرنے والے کو ڈانٹ

۱۱۴۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا)). ❁

❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقيله: ۵۹۹۷۔

❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بز الوالد الاحسان الى البنات: ۳۶۶۶۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الولد وتقيله: ۵۹۹۶۔

❁ [صحیح] الترمذی، ابواب البر والصلة، باب ماجاء فى رحمة الصبيان: ۱۹۲۰۔

عمر و بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کی عزت کو نہیں پہچانتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا دوزخ کی آگ سے

رکاوٹ کا سبب ہے

۱۱۵۔ قَالَتْ: جَاءَ نَبِيَّ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْتَانٌ لَهَا تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ ابْتَلَى مِنْ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ)). ❁

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت میرے پاس مانگنے کے لیے آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے اس کو وہی دے دی اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کو آدمی آدمی دے دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر کھڑی ہوئی اور وہ بیٹیوں سمیت چلی گئی۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں نے آپ کو اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا: ”جس آدمی کو بچیاں دے کر آزما گیا پھر اس نے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو یہ بچیاں آگ اور اس آدمی کے درمیان رکاوٹ بن جائیں گیں۔“

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔ عقبہ بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❁ صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ: ۱۴۱۸، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل الاحسان الی البنات واللفظ له: ۶۶۹۳۔

۱۱۶۔ ((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَأَطَعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❁

”جس آدمی کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے، اپنی کمائی سے انہیں کھلائے پلائے اور انہیں لباس مہیا کرے تو وہ بیٹیاں قیامت کے دن آگ سے اس کے لیے تحفظ کا سامان بن جائیں گی۔“

لڑکیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والے ماں باپ جنتی ہیں

۱۱۷۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ تَدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أُدْخِلَتْهُ الْجَنَّةَ)). ❁

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں۔ جب تک وہ اس کے ساتھ رہتی ہیں یا وہ ان کے ساتھ رہتا ہے وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو وہ دونوں اس کے جنت میں داخل ہونے کا سبب بن جاتی ہیں۔“

۱۱۸۔ عَنِ الْحَسَنِ عَمِ الْأَخْنَفِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ امْرَأَةَ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَأَعْطَتْهُمَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً ثُمَّ صَدَعَتْ الْبَاقِيَةَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ: ((مَا عَجَبُكَ! لَقَدْ دَخَلْتُ بِهِ الْجَنَّةَ)). ❁

حسن، اخنف کے چچا روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک ثابت کھجور دی اور باقی ایک کو ان کے درمیان آدھا آدھا کر کے تقسیم کر دیا۔

❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان الی البنات: ۳۶۶۹۔

❁ [حسن] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان فی البنات: ۳۶۷۰۔

❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد والاحسان فی البنات: ۳۶۶۸۔

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ آئے تو اس نے آپ کو یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تو تعجب کیوں کرتی ہے! تحقیق وہ عورت اس کھجور کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی ہے۔“

۱۱۹۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيَهُنَّ وَيَكْفِيَهُنَّ وَيَرْحَمُهُنَّ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبُتَّةُ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَعْضِ الْقَوْمِ: وَائْتَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَائْتَيْنِ)). ❁

”جس کی تین بیٹیاں ہوں اس نے ان کو ٹھکانہ دیا اور انہیں (اخراجات وغیرہ) سے کافی ہوا اور ان پر شفقت کی تو اس کے لیے لازمی طور پر جنت واجب ہو گئی۔“ قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اور دو کا (یہی حکم ہے)؟ آپ نے فرمایا: ”اور دو کا (بھی یہی حکم ہے)۔“

بچیوں کی پرورش کرنے والا قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کے

ساتھ ہوگا

۱۲۰۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ هَلْكَاءٌ وَصَمٌّ أَصَابِعُهُ)). ❁

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک وہ بالغ ہو جائیں قیامت کے دن وہ آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ یعنی جس طرح یہ انگلیاں ملی ہیں اسی طرح میں اور وہ اکٹھے ہوں گے۔“

❁ [حسن] أخرجه البخاری فی الأدب المفرد: ۷۸ و ابو نعیم فی الحلیة؛ سلسلة الاحادیث

الضعیفہ ج ۱ ص ۵۸۵۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الادب والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات: ۶۶۹۵۔

۱۲۱۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں پھر وہ اللہ تعالیٰ کا خوف کھا کر ان کی پرورش کرتا رہے وہ میرے ساتھ اس طرح جنت میں ہوگا اور آپ نے درمیانی اور شہادت والی دونوں انگلیوں کی طرف اشارہ فرمایا۔“ (مسند ابویعلیٰ)

یعنی جس طرح شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی اکٹھی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہیں اسی طرح میں اور وہ (یعنی بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش کرنے والا) جنت میں اکٹھے ہوں گے۔ ان شاء اللہ

والدین اولاد کے درمیان برابری کا برتاؤ کریں

۱۲۲۔ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْمَلْ وَلَدِكَ نَحْلَتَهُ مِثْلَ هَذَا؟)) فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَارْجِعْهُ)).

☆ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً. فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً أَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((أَعْطَيْتُ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)) قَالَ: فَرَجَعَ أَبِي فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

☆ وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ قَالَ: ((لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)). ❁

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس کا والد اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ

❁ صحیح مسلم، کتاب الہبات، باب کراہیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبۃ: ۱۷۷؛ صحیح بخاری، کتاب الہبات، باب الہبۃ للولد: ۲۵۸۶۔

دیا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ عطیہ اس لڑکے سے واپس لے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے پسند ہے کہ تیری ساری اولاد تیری ایک جیسی فرمانبردار ہوں۔“ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہ (عطیہ) درست نہیں۔“

ایک اور روایت میں ہے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے میرے والد نے عطیہ دیا عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا (میری ماں) نے کہا میں خوش نہیں جب تک کہ تو رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بنائے چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بیان کیا: میں نے عمرہ بنت رواحہ کے پیٹ سے اپنے لڑکے (نعمان) کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: ”بھلا تو نے اپنی تمام اولاد کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں برابری کا برتاؤ کرو۔“ اس نے بیان کیا کہ وہ (یہ سن کر) واپس چلے گئے اور عطیہ واپس لے لیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

فائدہ: معلوم ہوا عطیات میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں کمی بیشی درست نہیں ہے اسی طرح اگر والدین اپنی وراثت اپنی زندگی میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو اس صورت میں لڑکا لڑکی حصے میں برابر ہیں اس لیے کہ یہ عطیہ ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”اپنی اولاد میں برابری کا برتاؤ کرو۔“

ہاں اگر والدین وراثت تقسیم کئے بغیر فوت ہو جاتے ہیں اور ان کی اولاد آپس میں وراثت تقسیم کرتی ہے تو اب اس صورت میں لڑکے کو لڑکی سے دو گنا ملے گا کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَاقِ الْأُنثَيَيْنِ﴾ ❁

اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے کا بدلہ جنت ہے

۱۲۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ أَكْنَ ثَلَاثَةَ مِنْ الْوَالِدِ فَتَحْسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوْ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((أَوْ اثْنَانِ)).

☆ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْتَ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی عورتوں سے فرمایا: ”تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اس نے صبر سے کام لیا تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔“ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔“

مسلم اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: ”تین بچے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو

گئے۔“

۱۲۴۔ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثٍ يُطِيبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: قَالَ: نَعَمْ. صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ: أَبُو يَهُ، فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ أَوْ قَالَ يَبِيْدِهِ كَمَا أَخَذُ أَنَا بِصِنْفَةِ ثَوْبِكَ هَذَا فَلَا يَتَنَاهَى أَوْ قَالَ: فَلَا يَتَنَهَى حَتَّى يُدْخِلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ فِي الْجَنَّةِ. ❁

ابو حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بیٹے

❁ ۴ / النساء: ۱۱۔

❁ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبہ: ۶۶۹۸۔

❁ صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبہ: ۶۷۰۱۔

فوت ہو گئے ہیں۔ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث سنائے گا جو ہمیں فوت ہونے والے کی جانب سے سکون عطا کرے، خوش کرے۔ انہوں نے کہا: ہاں، چھوٹے بچے جنت میں بلا رکاوٹ چلتے پھرتے ہوں گے۔ وہ اپنے والد یا والدین سے ملیں گے تو اس کے لباس یا اس کے ہاتھ کو پکڑیں رکھیں گے جس طرح میں تیرے کپڑے کی ایک جانب پکڑتا ہوں اور اس سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اللہ اسے اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دیں گے۔

فائدہ: ایک روایت میں ماں باپ دونوں کا ذکر ہے بلکہ اگر بچہ باپ کو جنت میں داخل کرائے گا تو ماں کو بلا اولیٰ داخل کرائے گا اس لیے کہ ماں کا مقام تو باپ سے زیادہ ہے۔ ﴿

۱۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبِضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ)). ﴿

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتے ہیں: میرے ہاں مومن انسان کے لیے جب میں اس کے محبوب انسان کو فوت کر لوں اور وہ اس کی وفات پر صبر کرے جنت کا مقام ہے۔“

فائدہ: صفیہ (محبوب انسان) سے مراد اولاد، بھائی وغیرہ۔ ﴿

۱۲۶۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)). ﴿

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں کے (یعنی ماں باپ کے) تین

﴿ مرعاة: ج ۵ ص ۵۰۲۔

﴿ صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یتغی بہ وجہ اللہ: ۶۴۲۴۔

﴿ مرعاة: ج ۵ ص ۴۷۲۔

﴿ النسائی، کتاب الجنائز، باب من یتوفی له ثلاثة: ۱۸۷۴۔

بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ ان دونوں کو بخش دے گا بچوں پر شفقت کی وجہ سے۔“

۱۲۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ النَّاسِ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)). ❁

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں سے جس کے تین بچے (مذکریا مونث) فوت ہو جائیں بالغ ہونے سے پہلے۔ ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے اللہ اس مسلمان کو ضرور جنت میں داخل فرمادے گا۔“

۱۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ قَالَ: يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا. فَيُقَالُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں کے (ماں باپ کے) تین بچے (مذکریا مونث) بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو اللہ ان (ماں باپ) کو جنت میں داخل کرے گا ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے بچوں کو کہا جائے گا کہ جنت میں جاؤ وہ کہیں گے کہ ہم جنت میں نہیں داخل ہوں گے جب تک ہمارے والدین نہ جائیں پھر کہا جائے گا داخل ہو جاؤ جنت میں تم بھی اور تمہارے والدین بھی۔“

۱۲۹۔ عَنْ قُرَّةِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ.

❁ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قيل في اولاد المسلمين: ۱۳۸۱۔

❁ [صحیح] النسائی، کتاب الجنائز، باب من يتوفى له ثلاثة: ۱۸۷۶۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتُحِبُّهُ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَبُّكَ
 اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ. فَقَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لِي: ((مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟))
 قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِيهِ: ((أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا
 تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: يَا
 رَسُولَ اللَّهِ! اللَّهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: ((بَلْ لِكُلِّكُمْ)). ❁

قرہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
 میں حاضر ہوتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 سے پوچھا کیا: ”تو اس بچے سے پیار و محبت کرتا ہے؟“ اس نے عرض کیا:
 اے اللہ کے رسول! اللہ آپ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا کہ میں اس
 سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے والد کو (چند روز) نہ
 دیکھا تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ”فلاں کے بیٹے کا کیا حال ہے؟“
 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا ہے۔
 تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے باپ سے کہا: ”کیا تجھے یہ بات محبوب
 نہیں ہے کہ تو جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچے تو تو اس کو وہاں اپنے
 انتظار میں پائے۔“ پس ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ حکم اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے آپ نے فرمایا: ”تم
 سب کے لیے ہے۔“

فائدہ: نسائی کی روایت میں ہے کہ ”جنت کے جس دروازے پر بھی تو جائے گا وہ دوڑتا ہوا
 تیرے لیے جنت کا دروازہ کھولے گا۔“ ❁

۱۳۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ: يَا ابْنَ
 آدَمَ إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصُّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ

❁ [صحیح] مسند احمد: ۱۵۵۹۵؛ مسند المکین۔

❁ صحیح حوالہ مذکورہ۔

ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)). ❁

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے اگر تو مصیبت لاحق (اولاد کا فوت ہو جانا وغیرہ) ہونے پر ثواب طلب کرے تو میں تیرے لیے جنت سے کم ثواب کو پسند نہیں کروں گا۔“

اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے سے جہنم سے نجات

۱۳۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْكُمْ أَمْرًا تَقْدِمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ أَمْرًا: وَاثْنَيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) ❁

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو عورت اپنی اولاد سے تین بچوں کو آگے بھیج دے تو بچے اس کے لیے دوزخ سے رکاوٹ اور پردہ بنیں گے۔“ ایک عورت نے کہا: یہ حکم دو بچوں کے لیے بھی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”ہاں یہ حکم دو بچوں کے لیے بھی ہے۔“

یعنی اگر دو بچے بھی فوت ہو جائیں تو پھر بھی ان کی ماں دوزخ سے محفوظ ہو جائے گی۔

۱۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَلْيَلِجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)) ❁

”ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پورا کرنے کے لیے دوزخ

❁ [حسن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء في الصبر على المصيبة: ۱۵۹۷۔

❁ صحيح بخاری، کتاب العلم، باب هل يجعل للنساء يوم على حدة في العلم: ۱۰۱؛

کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد: ۱۲۴۹۔

❁ صحيح بخاری، کتاب الجنائز، باب فضل من مات له ولد: ۱۲۵۱۔

میں داخل ہوگا۔“ تسائی کی روایت میں مسلمان میاں بیوی دونوں کا ذکر ہے۔
فائدہ: دوزخ میں داخل ہونے سے مراد وہاں سے گزرتا ہے جیسے کہ متعدد روایات سے ثابت ہے کہ ہرنیک و بد اور ہر کافر و مومن کو اسی سے گزرتا پڑے گا اور اسی کی طرف اللہ تعالیٰ کا اشارہ ہے۔

﴿وَأَنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَاوِدُهُا﴾ ❁

”تم میں سے ہر ایک اس سے گزرنے والا ہے۔“ (یعنی پل صراط سے)

۱۳۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِي. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَافُ عَلَيْهِ وَ قَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةَ.

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقَدْ احْتَضَرْتِ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)). ❁

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضور ﷺ کے پاس

آئی ایک لڑکے کے جو بیمار تھا اور بولی اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اس

کے فوت ہو جانے سے ڈرتی ہوں اور پہلے میرے تین بچے مر گئے ہیں

آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے جہنم سے بچنے کے لیے مضبوط آڑ بنا لی ہے۔“

فائدہ: اولاد کے فوت ہو جانے پر صبر کرنے والے والدین کے لیے جو جنت کی بشارت ہے

اور جہنم سے نجات ہے یہ ان والدین کے لیے ہے جو مسلمان ہیں جیسا کہ مذکورہ احادیث

سے معلوم ہو چکا ہے۔

اولاد وغیرہ کے فوت ہو جانے پر نوحہ کرنا حرام ہے

۱۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ

هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں دو

❁ ۱۹ / مریم: ۷۱۔

❁ [صحیح] النسائی، کتاب الجنائز، باب من قدم ثلاثة: ۱۸۷۷۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الايمان، باب اطلاق اسم الكفر على الطعن: ۲۲۷۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کفریہ باتیں پائی جاتی ہیں نسب کا طعن اور میت پر نوحہ کرنا۔“
 ۱۳۵۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُقُونَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطُّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ
 بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ)). ❁

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں چار خصلتیں دور جاہلیت سے
 ہوں گی وہ انہیں چھوڑیں گے نہیں۔ خاندانی فخر، خاندانوں میں طعنہ زنی
 کرنا، ستاروں کے ذریعہ بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا۔“

اولاد وغیرہ پر نوحہ کرنے والوں کو قیامت کے دن سخت قسم کا عذاب
 ہوگا

۱۳۶۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَأَنِيحَةُ
 إِذَا لَمْ تُتَّبَقْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ
 قِطْرَانَ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ)). ❁

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نوحہ
 کرنے والی عورت نے اگر موت سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس کو
 کھڑا کیا جائے گا اور اس پر گندھک کی قمیص ہوگی اور خارش والا کرتہ ہوگا۔“

۱۳۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ
 بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى
 لِسَانِهِ)). ❁

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک

❁ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة: ۲۱۶۰۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشديد في النياحة: ۲۱۶۰۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البكاء عند المريض: ۱۳۰۴؛ صحیح مسلم،

کتاب الجنائز، باب البكاء على المنب: ۲۱۷۶۔

آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غم زدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا البتہ اس کی وجہ سے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔“

فائدہ: اگر آواز نکال کر چلا کر رویا جائے تو پھر عذاب ہوگا اور اگر دل پریشان ہے آنکھوں میں آنسو آگئے ہیں تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

اس گھر میں شیطان کا دخول جس گھر میں نوحہ ہوتا ہے

۱۳۸۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ. قُلْتُ: غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةً لَا بَكِيَّةَ بُكَاءٍ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِيَ الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. ❀

ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب ابو سلمہ (میرا پہلا خاوند) فوت ہو گیا تو میں نے کہا اجنبی تھا اور اجنبی زمین میں فوت ہوا ہے۔ میں اس پر اتاروں گی کہ میرے اس پر رونے کی باتیں ہوں گی چنانچہ میں رونے کے لیے تیار ہوئی اسی دوران ایک عورت مدینہ کے بالائی مقام سے آئی اور وہ رونے میں میرے ساتھ مدد کا ارادہ رکھتی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ”تیرا یہ ارادہ ہے کہ تو اس گھر میں شیطان داخل کرے جس سے اللہ نے اس کو نکال دیا ہے۔“ آپ ﷺ نے دوبارہ اس جملے کو دہرایا (یہ سن کر) میں رونے سے رک گئی۔

اولاد وغیرہ فوت ہو جانے پر آنسو بہانا جائز ہے

۱۳۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَنًّا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْرِفَانِ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ)). ثُمَّ اتَّبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ: ((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ! لَمَحْزُونُونَ)). ❁

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کا خاندان تھا۔ آپ نے ابراہیم کو اٹھایا اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا بعد ازاں ہم وہاں گئے تو ابراہیم نزع (جان کا ٹکنا) کے عالم میں تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے چنانچہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ (آنسو بہا رہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے آنسو بہانا شروع کر دیئے اور فرمایا: ”آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جس کو ہمارا رب پسند کرتا ہے اور اے ابراہیم بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں۔“

۱۴۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ)). ❁

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پاک

❁ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ انا بك لمحزونون: ۱۳۰۳۔

❁ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب البكاء عند المریض: ۱۳۰۴۔

آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غم زدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتے۔“

باپ، مسلمان اولاد وغیرہ کی نماز جنازہ پڑھے اگر وہ باپ کی زندگی میں مرجائیں

۱۴۱۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرْنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ..... إِلَى آخِرِهِ. ❁
براء بن عازب فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا ہے اور سات کاموں سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے کا اور بیمار کی عیادت کرنے کا حکم فرمایا۔

۱۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيَقْرُعَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أَحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لیے گیا اور نماز جنازہ ادا کرنے اور دفن سے فارغ ہونے تک ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس شخص نے نماز جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آ گیا اس کو ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔“

❁ صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب الامر باتباع الجنائز: ۱۲۳۹۔

❁ البخاری، باب اتباع الجنائز من الايمان: ۱۳۲۳۔

مردہ پیدا ہونے والے بچے کا نمازِ جنازہ پڑھا جائے

۱۴۲۔ عَنِ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الرَّأِيبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيُ يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا وَالسَّقَطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيُدْعَى لَوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ)). ❁

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوارِ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل آگے اور پیچھے اور دائیں اور بائیں اس سے قریب رہ کر چلیں اور ناتمام (کچا بچہ) بچے پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔“

فائدہ: ناتمام بچے سے مراد وہ بچہ ہے جس کے ماں کے پیٹ میں چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونکی گئی پھر یہ فوت ہو جائے خواہ پیدا ہو کر فوت ہو یا مردہ ہی پیدا ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔ البتہ چار ماہ مکمل ہونے سے پہلے کی صورت میں نمازِ جنازہ ادا نہیں ہوگی۔ اس لیے وہ میت کہلا ہی نہیں سکتی۔ اس بات کی وضاحت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۱۴۳۔ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ)). ❁

”تمہاری پیدائش کا طریقہ کا یہ ہے کہ چالیس دن تک وہ ماں کے پیٹ میں نطفے کی شکل میں رہتا ہے پھر اتنے ہی دن لو تھڑے کی شکل میں۔ پھر اتنے ہی دن تک بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔“

❁ [صحیح] ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی امام الجنائز: ۳۱۸۰۔

❁ صحیح مسلم، کتاب القدر، باب كيفية خلق الأدمی فی بطن امه: ۷۶۲۳۔

فائدہ: باقی یہ جو روایت ہے کہ جب پیدا ہونے والا بچہ چیخ مارے تو تب اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے، وہ ضعیف ہے۔ سیاتی ذکر ہا ان شاء اللہ
نوٹ: مردہ پیدا ہونے والا بچہ مسلمان ہے اس لیے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

۱۴۴۔ کَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَدُّ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ❁

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔“

نابالغ بچے کا نماز جنازہ نہ پڑھنا بھی جائز ہے

۱۴۵۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَّةَ

عَشْرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❁

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم نے

اٹھارہ ماہ کی عمر میں وفات پائی۔ آپ نے اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی۔

فائدہ: یعنی نابالغ بچے کی نماز جنازہ پڑھے تو بہتر ہے نہ پڑھے تو جائز ہے۔

نوٹ: ابوداؤد جلد ۲ ص ۹۸ حدیث نمبر ۳۱۸۸ پر دو روایات آئی ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ

آپ نے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ یہ روایت ضعیف اور منکر ہے۔

بلوغت سے پہلے فوت ہونے والے بچے جنتی ہیں

اس میں علما کا اختلاف ہے صحیح بات یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو بچے بلوغت سے پہلے

فوت ہو جاتے ہیں وہ جنتی ہیں۔ امام بخاری، امام نووی، حافظ ابن حجر امام ابن تیمیہ اور امام

ابن القیم کا قول بھی یہی ہے۔ ❁

۱۳۶۔ نبی کریم ﷺ نے خواب کی حالت میں جب ابراہیم کو جنت میں دیکھا تو ان کے

ارد گرد بچے تھے تو فرشتوں نے آپ کو بتلایا کہ آپ نے جنت میں ابراہیم کے ارد گرد جو بچے

دیکھے تھے جو بلوغت سے پہلے فوت ہو گئے تھے بعض صحابہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول!

❁ بخاری: ۱۳۵۸۔ ❁ [حسن] ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلوة علی الطفل:

۳۱۸۷۔ ❁ مرعاة ج ۱ ص ۱۸۱۔

کیا ان میں مشرکین کے بچے بھی تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ❁
۱۳۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَدُّ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ❁

”ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔“

فائدہ: جب ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے اور بلوغت سے پہلے اس کا کوئی جرم، کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا کَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:

۱۴۸۔ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ))

”تین شخصوں سے قلم کو اٹھایا گیا ہے بچے سے یہاں تک وہ بالغ ہو جائے۔“

تو اگر بچہ بلوغت سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ اسلام پر فوت ہوگا اور جو اسلام پر فوت ہو جس کا خاتمہ اسلام پر ہو اس کے جنتی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

نوٹ: باقی جن احادیث میں آتا ہے کہ

((اللہ اعلم بما كانوا عاملين))

”اللہ ہی بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرتے رہے ہیں۔“

وہ آپ پر ان بچوں کے متعلق وحی اترنے سے پہلے کی ہیں۔ ❁

انتباہ

بعض علمائے کرام کا یہ ذہن ہے کہ ان بچوں کا قیامت کے دن امتحان ہوگا اللہ ان بچوں کو حکم فرمائیں گے کہ آگ میں داخل ہو جاؤ جو بچہ یہ حکم مان لے گا وہ جنتی کامیاب، جو بچہ یہ بات نہ مانے گا وہ جہنمی۔

اس موقف پر وہ چند احادیث پیش کرتے ہیں جو ساری کی ساری ضعیف اور ناقابل

احتجاج ہیں۔

❁ صحیح بخاری، کتاب تعبیر الرؤیا، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاة الصبح: ۷۰۴۷۔

❁ بخاری، رقم: ۱۳۵۸۔ ❁ مرعاة ج ۱ ص ۱۸۱۔

۱۔ مسند بزار ج ۳ ص ۳۴
لیکن اس مفہوم کی دو احادیث ہیں ایک کے اندر عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے
اور دوسری کے اندر لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

۲۔ ابن حبان (الرقم ۷۳۱۳) میں حدیث آتی ہے:

((اربعة یحتجون یوم القیامة رجل اصم ورجل احمق ورجل

هرم ورجل مات فی الفترة)).

اولاً: اس حدیث میں مولود (نابالغ) کا ذکر نہیں ہے۔

ثانیاً: یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کی سند میں قتادہ مدلس راوی ہے جو لفظ عن سے بیان کر
رہا ہے۔

۳۔ یہ حدیث مسند احمد (الرقم ۱۶۳۳۳) اور مسند اسحاق بن راہویہ کے اندر بھی
آئی ہے۔

اولاً: اس حدیث کے اندر بھی مولود کا لفظ نہیں ہے۔

ثانیاً: اس روایت میں بھی قتادہ مدلس ہے اور عن سے بیان کر رہا ہے۔

جمعہ کے دن فوت ہونے کی فضیلت

۱۳۹۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ)).

”جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہو تو اللہ اس کو قبر کے فتنہ

سے محفوظ رکھتے ہیں۔“

الترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فیمن مات یوم الجمعة: ۱۰۷۴؛ مسند احمد، قال
الالبانی: ورجاله موثقون الا انه منقطع كما ذكر الترمذی لكن رواه الطبرانی ومن طریقہ
الضیاء المقدسی فی المختارة (ق ۲۶/۹) موصول كما فی الفیض وله طریق فی المسند
واسناده حسن او صحیح بما قبله (هدایة الرواة ۲/۹۶)۔ واللہ اعلم

والدین بچیوں کو بغیر ضرورت کے گھر سے باہر نہ جانے دیں جب وہ
بالغ ہو جائیں

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

☆ ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ
وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ﴾

”اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح
اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ
اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔“

فائدہ: اس آیت میں اللہ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ گھروں میں ٹک کر رہو بغیر
ضروری حاجت کے گھر سے باہر نہ نکلو۔ اس میں وضاحت کر دی گئی کہ عورت کا دائرہ عمل
امور سیاست اور معاشی نہیں بلکہ گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر امور خانہ داری سرانجام دینا
ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے گھر سے باہر نکلنے کے آداب بھی بتلائے کہ اگر گھر سے باہر
جانے کی ضرورت پڑھ جائے تو بناؤ سنگھار کر کے یا ایسے انداز میں جس سے تمہارا بناؤ سنگھار
ظاہر ہو، مت نکلو۔ جیسے بے پردہ ہو کر جس سے تمہارا سر، چہرہ، بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں کو
دعوت نظارہ دے بلکہ بغیر خوشبو لگائے سادہ لباس میں ملبوس اور باپردہ باہر نکلو۔

والدین بچیوں کو پردہ کا حکم دیں جب وہ بالغ ہو جائیں

کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

☆ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ
مِنْ جَلَابِئِهِنَّ ۗ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
عَاقِبُورًا رَحِيمًا ۝﴾

”اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی

عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر چادریں لٹکایا کریں۔ اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بخشے والا مہربان ہے۔“ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

☆ أمر الله نساء المؤمنين إذا خرجن من بيوتهن في حاجة أن يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدین عینا واحدة. ❁

”اللہ کریم نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی ضرورت کے وقت اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے چہرے ڈھانپ لیں اپنے سروں کے اوپر کی جانب سے اور ایک آنکھ ظاہر کریں راستہ دیکھنے کے لیے۔“

فائدہ: جَلَابِيبُ، جِلْبَابُ کی جمع ہے جو ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ اپنے اوپر چادر لٹکانے سے مراد اپنے چہرے پر اس طرح گھونگھٹ نکالنا ہے کہ جس سے چہرے کا بیشتر حصہ بھی چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے اسے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ پاک و ہند یا دیگر اسلامی ممالک میں برقع کی جو مختلف صورتیں ہیں عہد رسالت میں یہ برقعے عام نہیں تھے پھر بعد میں معاشرت میں وہ سادگی نہیں رہی جو عہد رسالت اور صحابہ و تابعین کے دور میں تھی۔ عورتیں نہایت سادہ لباس پہنتی تھیں۔ بناؤ سنگھار اور زیب و زینت کے اظہار کا کوئی جذبہ ان کے اندر نہیں ہوتا تھا اس لیے ایک بڑی چادر سے بھی پردے کے تقاضے پورے ہو جاتے ہیں۔

لیکن بعد میں یہ سادگی نہیں رہی۔ اس کی جگہ تجمل اور زینت نے لے لی اور عورتوں کے اندر رزق برق لباس اور زیورات کی نمائش عام ہو گئی۔ جس کی وجہ سے پردہ کرنا مشکل ہو گیا اور اس کی جگہ مختلف انداز کے برقعے عام ہو گئے۔ گو اس سے بعض دفعہ عورت کو بالخصوص سخت گرمی میں کچھ دقت محسوس ہوتی ہے لیکن یہ ذرا سی تکلیف شریعت کے تقاضوں کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تاہم جو عورت برقعے کے بجائے پردے کے لیے

بڑی چادر استعمال کرتی ہے اور پورے بدن کو ڈھانکتی اور چہرے پر صحیح معنوں میں گھونگھٹ نکالتی ہے وہ یقیناً پردے کے حکم کو بجالاتی ہے۔

کیونکہ برقعہ ایسی لازمی چیز نہیں ہے جسے شریعت نے پردے کے لیے لازمی قرار دیا ہے۔ لیکن آج کل عورتوں نے چادر کو بے پردگی اختیار کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے پہلے وہ برقعے کی جگہ چادر اوڑھنا شروع کرتی ہیں پھر چادر بھی غائب ہو جاتی ہے۔ صرف دوپٹہ رہ جاتا ہے اور بعض عورتوں کے لیے اس کا لینا بھی گراں ہوتا ہے۔

اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ اب برقعے کا استعمال ہی صحیح ہے کیونکہ جب سے برقعے کی جگہ چادر نے لی ہے۔ بے پردگی عام ہو گئی ہے بلکہ عورتیں نیم برہنگی پر بھی فخر کرنے لگی ہیں۔

فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ بہر حال اس آیت میں نبی ﷺ کی بیویوں، بیٹیوں اور عام مومن عورتوں کو گھر سے باہر نکلتے وقت پردے کا حکم دیا گیا ہے جس سے واضح ہے کہ پردے کا حکم علما کا ایجاد کردہ نہیں ہے۔ جیسا کہ آج کل بعض لوگ باور کراتے ہیں یا اس کو قرار واقعی اہمیت نہیں دیتے، بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے جو قرآن کریم کی نص سے ثابت ہے اس سے اعراض، انکار اور بے پردگی پر اصرار کفر تک پہنچا سکتا ہے۔ (احسن البیان)

والدین بچیوں کو گھر سے نکلنے کے وقت خوشبو استعمال

نہ کرنے دیں

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۰۔ ((الْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا كَذَا يَعْنِي زَانِيَةً)). ❁

”عورت جب خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے تو وہ اس اس طرح

ہے یعنی وہ زانیہ ہے۔“

❁ [حسن] الترمذی، ابواب الاستیذان، باب ما جاء فی کراهیة خروج المرأة متعطرة: ۲۷۸۶؛

ابوداؤد، کتاب الترجل، باب ما جاء فی المرأة تنطیب للخروج: ۴۱۷۳۔

عورت جب خوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی
اور ایسی یعنی زانیہ ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۱۔ ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ لِمَرْأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ
غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ)). ❁

”جو عورت مسجد کے لیے خوشبو لگاتی ہے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں
تک کہ وہ غسل جنابت کی طرح غسل کر لے۔“

والدین اپنی بیٹیوں کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہ دیں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۲۔ ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)). ❁
”عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔“

فائدہ: وہ معلمات و مبلغات بھی اللہ سے ڈر جائیں جو بغیر محرم کے سفر کر کے دوسرے
علاقوں میں جا کر تبلیغ کرتی ہیں نیز جو عورتیں بغیر محرم کے حج یا عمرہ کرنے جاتی ہیں وہ بھی اللہ
سے ڈر جائیں یہ جائز نہیں ہے۔

والدین اپنی بیٹیوں کو بغیر محرم کے ساتھ خلوت سے منع کریں

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۳۔ ((لَا يَخْلُونَ رَجُلًا بِمَرْأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)). ❁

”کوئی مرد کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔“

❁ [صحیح] ابوداؤد، کتاب الترجل، باب ما جاء فی طیب المرأة تطیب للخروج: ۴۱۷۳؛

النسائی، کتاب الزینة، باب اغتسال المرأة من الطیب: ۵۱۲۷۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیره: ۳۲۷۲۔

❁ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیره: ۳۲۷۲۔

فائدہ:

ترمذی، مسند احمد وغیرہ میں حدیث ہے
 ۱۵۳۔ ”جو مرد غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے گا تو ان دونوں میں تیسرا شیطان
 ہوگا جو ان کو برائی کی طرف مائل کرے گا۔“

مناسب رشتہ ملتے ہی لڑکی کی شادی جلدی کرے

۱۵۵۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرُهَا:
 الصَّلَاةُ إِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيْمُ إِذَا وَجَدَتْ لَهَا
 كُفُوًا)). ❁

علی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے علی! تین کام اہم ہیں۔
 ان میں تاخیر (دیر) نہ کرنا: نماز کو جب اس کا وقت آجائے اور جنازہ جب
 حاضر ہو جائے اور وہ عورت جو بلا خاوند ہے جب تو اس کا مثل پائے (یعنی
 اس کا کوئی مناسب رشتہ مل جائے)۔“

۱۵۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ
 مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَرُوجُوهُ إِنْ لَا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي
 الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ)). ❁

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہاری
 جانب ایسا شخص (کسی لڑکی بارے میں) منگنی کا پیغام بھیجے جس کی دینی و
 اخلاقی حالت تم کو پسند ہو تو تم (اس لڑکی کا) اس سے نکاح کر دو۔ اگر اس
 طرح نہیں کرو گے تو زمین پر فتنے اور بڑے فسادات رونما ہوں گے۔“

❁ [حسن] الترمذی، کتاب الصلوة، باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل: ۱۷۱۔

❁ [صححه الالبانی] الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء في من ترضون دينه فزوجوه: ۱۰۸۴۔

والدین اپنی بیٹی کے لیے پاک دامن اور دین دار لڑکا تلاش کریں

اور اپنے بیٹے کے لیے دیندار اور پاک دامن لڑکی تلاش کریں

☆ ﴿الْغَيْبَةُ لِلْغَيْبِيْنَ وَالْغَيْبُونَ لِلْغَيْبِيَّتِ وَالْغَيْبَةُ لِلْغَيْبِيْنَ وَالْغَيْبُونَ لِلْغَيْبِيَّتِ﴾ ❁

”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں۔“

☆ ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ الزَّانِيَةَ اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا الْاَزْوَاقُ اَوْ مُشْرِكًا﴾ ❁ ﴿وَحُرْمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ❁

”زانی مرد سوائے زانیہ عورت کے یا مشرکہ عورت کے کسی سے شادی نہیں کرتا اور زانیہ عورت سے سوائے زانی یا مشرکہ مرد کے اور کوئی نہیں نکاح کرتا اور یہ ہر مسلمان کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے۔“

فائدہ: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ توبہ کے بغیر زانی مرد کا پاک دامن عورت سے اور پاک دامن مرد کا زانیہ عورت سے نکاح حرام ہے اس لیے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں۔ ﴿وَحُرْمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ❁

اور امام ابن تیمیہ نے بھی اس مسلک کی تائید کی ہے اور ان لوگوں کی پرزور تردید کی ہے جو اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ ❁

امام احمد بن حنبل کی بات صحیح معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ حدیث میں آتا ہے:

۱۵۷۔ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ كَانَ يَحْمِلُ الْأَسَاذِي بِمَكَّةَ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيًّا يُقَالُ لَهَا: عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ. قَالَ: جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْكِحْ عَنَاقَ. قَالَ فَسَكَتَ

❁ ۲۴/النور: ۲۶ - ❁ ۲۴/النور: ۳.

❁ ۲۴/النور: ۳؛ ابن کثیر جلد ۲ ص ۴۲۱ - ❁ فتاوی جلد ۲ ص ۶۱، ۷۴.

عَنْي فَنَزَلَتْ: ﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ...﴾
فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ: ((لَا تَنْكِحُهَا)). ❀

مرشد بن ابی مرشد رضی اللہ عنہ قیدیوں کو مکہ سے اٹھا کر مدینہ لے جایا کرتے تھے اور مکہ میں ایک بدکار عورت رہتی تھی جس کا نام عناق تھا اور وہ اس کی (اسلام لانے سے پہلے) معشوقہ تھی۔ تو مرشد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں عناق سے نکاح کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر یہ آیت اتری ﴿وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ یعنی زانیہ (بدکار) عورت سے وہی نکاح کرتا ہے جو خود زانی ہو یا مشرک ہو۔ حضرت مرشد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ نے یہ آیت پڑھ کر مجھے سنائی اور فرمایا: ”مت نکاح کر اس سے۔“

۱۵۸۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص زانی کوڑے کھایا ہوا ہو وہ نکاح نہ کرے مگر اسی قسم کی عورت سے یعنی زانیہ سے۔“ ❀

نوٹ: اگر زانی مرد خلوص دل سے پکی توبہ کر لے تو اس کا نکاح پاک دامن عورت سے ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر زانیہ عورت خلوص دل سے توبہ کر لے تو اس کا نکاح پاک دامن مرد سے ہو سکتا ہے۔ قال ابن کثیر فی تفسیرہ (ج ۳ ص ۴۲۱) ❀

۱۵۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ)). ❀
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت سے

❀ [صحیح] ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی قوله الزانی لا ینکح الا زانیة: ۲۰۵۱۔

❀ [صحیح] ابوداؤد، کتاب النکاح، باب فی قوله الزانی لا ینکح الا زانیة: ۲۰۵۲۔

❀ ذهب الامام احمد بن حنبل رحمه الله الى انه لا يصح العقد من الرجل العفيف على المرأة البغى ما دامت كذلك حتى تستتاب فان تابت صح العقد عليها والا فلا وكذلك لا يصح تزوج المرأة العفيفة بالرجل الفاجر المسافع حتى يتوب۔

❀ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین: ۵۰۹۰ ج ۲ ص ۷۶۲۔

چار باتوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: مالدار کی وجہ سے یا حسب و نسب کی وجہ سے یا خوبصورتی کی وجہ سے یا دینداری کی وجہ سے، تو دیندار عورت کو اختیار کرتیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“

والدین اپنی اولاد کا نکاح مشرک مرد یا مشرک عورت سے مت
کرائیں

☆ ﴿وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَا مَلَآمَةً مُؤْمِنَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ۚ وَكَلُوا عَجَبًا كَلَّمُوا ۚ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۗ﴾ ❁

”اور (اے ایمان والو!) مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔ نکاح نہ کرو، مشرک عورتوں سے تو ایماندار لونڈی بہتر ہے، اگرچہ تمہیں مشرک عورت ہی اچھی لگتی ہو اور مشرک مردوں سے (مومن عورتوں کا) نکاح نہ کرایا کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔“

فائدہ: اس گناہ کے اندر اکثر مسلمان ملوث ہیں اور وہ اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اپنی اولادوں کا نکاح مشرک لڑکے یا مشرک لڑکی سے کر دیتے ہیں۔ (اس لیے اس کی طرف بھی مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیے) اور یہ بات یاد رکھیں مشرک عورت سے مسلمان مرد کا نکاح کرنا حرام ہے اسی طرح مومن عورت کا مشرک مرد سے نکاح حرام ہے۔

اہل کتاب کی پاک دامن عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے

☆ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ﴾ ❁

”اور مومنات میں سے پاک دامن عورتیں (تمہارے لیے حلال ہیں) اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان کی پاک دامن عورتیں بھی (تمہارے لیے حلال ہیں) یعنی یہود و نصاریٰ کی عورتیں۔“

فائدہ: یعنی ان سے (یہودی اور نصرانی عورتوں سے) نکاح کرنا درست ہے چاہے وہ اپنے دین پر قائم رہیں لیکن وہ اس شرط کے ساتھ کہ وہ پاک دامن ہوں نہ کہ آوارہ گرد قسم کی جو انسان کے ایمان کو تباہ کر ڈالیں۔

نوٹ: مسلمان عورت کا یہودی اور عیسائی مرد سے نکاح حرام ہے مسلمان مرد کا یہودی اور عیسائی عورت سے نکاح جائز ہے۔

والدین اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح بے نماز مرد سے نہ کریں

اس لیے کہ بے نمازی کافر ہے اور مسلمان عورت کا نکاح کافر مرد سے جائز نہیں ہے۔

نوٹ: مسلمان مرد کا نکاح بے نمازی عورت سے یا کلمہ گو مشرک عورت سے جائز ہے اس لیے کہ یہ اہل کتاب ہے اور اہل کتاب کی پاک دامن عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔

کما تقدم

باپ اپنی لڑکی کی شادی کرنے سے پہلے اس سے اجازت لے

۱۶۰۔ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ تَيْبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَاتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. ❁

خنساء بنت خذام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا جبکہ وہ بیوہ تھیں اور وہ اس نکاح سے خوش نہ تھیں۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اس نکاح کو توڑ دیا۔

۱۶۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ جَارِيَةَ بَكْرًا آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ. ❁

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بتایا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے آپ ﷺ نے اس کو (نکاح باقی رکھنے یا

❁ صحیح بخاری، کتاب النکاح باب اذا زوج ابنته وهي كارهة فنكاحه مردود: ۵۱۳۸۔

❁ [صحیح] ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی البکر یزوجها ابوها ولا یستامرھا: ۲۰۹۶۔

توڑنے کا) اختیار دے دیا۔

لڑکی اپنے ولی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی

۱۶۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ)). ❁
ابوموسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے۔“

۱۶۳۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)). ❁
عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔“

۱۶۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزْوِجُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ وَلَا تَزْوِجُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزْوِجُ نَفْسَهَا)). ❁
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے اس لیے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔“

فائدہ: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے ولی سے مراد وہ شخص ہے جو عورت کے عصبات سے اس کے زیادہ قریب ہے کوئی عورت بھی اپنا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی نیز عورت سے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔ ولی اور عورت دونوں کی رضامندی ضروری ہے۔

❁ [صحیح] ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی: ۲۰۸۳؛ الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی واللفظ له۔ ❁ [صحیح] ابو داؤد، کتاب النکاح، باب فی الولی: ۲۰۸۳؛ الترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا نکاح الا بولی: ۱۱۰۲۔ ❁ [صحیح] ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی: ۱۸۸۲۔

حقوق الوالدین

کے بارے میں ضعیف روایات کی نشاندہی

ضعیف روایت کی تعریف

ضعیف روایت وہ ہے جس میں صحیح اور حسن حدیث کی شرائط موجود نہ ہوں، یعنی جو

پایہ ثبوت تک نہ پہنچے۔

ضعیف روایت کا حکم

صحیح اور راجح بات یہی ہے کہ ضعیف روایت پر عمل جائز نہیں، نہ اعمال میں اور نہ فضائل

میں۔ یہی مذہب امام بخاری، امام مسلم، یحییٰ بن معین اور ابن حزم وغیرہ کا ہے۔ ❁

فائدہ:

میرے بھائیو! ضعیف روایت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس روایت میں حدیث کے صحیح اور حسن ہونے کی شرائط موجود نہیں، یعنی اس کا ثبوت اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں ہے تو جب ایک روایت اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت ہی نہیں تو اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کیسے جائز ہوگا؟

پھر اصول حدیث کی تمام کتب میں ضعیف کو مردود (جن کو رد کیا گیا ہے) کی اقسام میں شمار کیا گیا ہے۔ جو چیز ہی مردود ہے تو اس کو بیان کرنا اور اس پر عمل کرنا کیسے جائز ہوگا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معمولی سے شبہ کی وجہ سے حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے، تا کہ اس حدیث کے مصداق نہ بن جائیں:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)). ❁

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جیسے فلاں فلاں شخص رسول اللہ ﷺ سے

(کثرت کے ساتھ) احادیث بیان کرتا ہے آپ نہیں بیان کرتے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب

دیا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، آپ سے جدا اور الگ نہیں رہا لیکن میں

❁ قواعد التحديث لفضيلة الشيخ جمال الدين القاسمي ص ۱۳۔

❁ صحيح البخارى: ۱۰۷۔

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں

بنالے۔“ ❁

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے زیادہ احادیث بیان کرنے سے رسول

اللہ ﷺ کا یہ فرمان روکتا ہے:

”جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں

بنالے۔“ ❁

میرے بھائیو! ذرا سوچیں اور غور کریں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے

احادیث سننے کے باوجود معمولی شک و شبہ کی بنا پر احادیث بیان نہ کرتے، تاکہ آپ پر

جھوٹ نہ باندھا جائے اور جو روایت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہی نہیں اس کی نسبت آپ

کی طرف کرنا کیسے جائز ہے؟

ضعیف روایت پر عمل کرنے کی تین شرائط ہیں

بعض علمائے کرام ضعیف روایت پر عمل کرنے کی چند شرائط لگاتے ہیں۔ حافظ ابن

حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ان شروط العمل بالضعیف ثلاثة.

أحدها: أن يكون الضعف غير شديد فيخرج من انفراد من

الكذابين والمتهمين بالكذب ومن فحش غلطه ، نقل

العلائى الاتفاق عليه.

الثانى: أن يندرج تحت أصول معمول به وفي جامع الصغير

أصل عام.

الثالث: ألا يعتقد عند العمل ثبوته لثلا ينسب الى النبى ﷺ

ما لم يقله. ❁

❁ صحیح البخاری: ۱۰۷۔ ❁ صحیح البخاری: ۱۰۸۔ ❁ تدریب الراوی ص ۱۹۶،

قواعد التحديث للعلامة الشيخ جمال الدين القاسمی ص ۱۱۳، صحیح الجامع الصغير ج ۲ ص ۴۸۔

1- یہ کہ ضعف زیادہ سخت نہ ہو (یعنی معمولی ہو) اس شرط کے لگانے سے جھوٹے راوی اور جن پر جھوٹ کی تہمت ہے اور جن کی غلطیاں بہت زیادہ ہیں وہ خارج ہو گئے (یعنی ان کی روایت قبول نہیں کی جائے گی) ضعیف روایت پر عمل کرنے کی اس شرط پر سب کا اتفاق ہے۔

2- یہ ضعیف روایت کسی اصل عام کے تحت درج ہو (یعنی جو حکم ضعیف روایت میں بیان کیا گیا ہے وہ عمومی طور پر قرآن کی کسی آیت یا کسی صحیح حدیث میں بیان ہوا ہو)۔

3- اس کے ساتھ عمل کے وقت ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے (یعنی یہ اعتقاد نہ ہو کہ یہ بات نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے) تاکہ نبی کریم ﷺ کی طرف وہ بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ نے نہیں کہی۔

خلاصہ

ان تین شرائط سے معلوم ہوا کہ ضعیف روایت پر عمل اس وقت جائز ہے جب روایت میں ضعف معمولی ہو اور جو حکم ضعیف روایت میں بیان ہوا ہے وہ حکم عمومی طور پر کسی آیت یا کسی صحیح حدیث میں ذکر ہو۔

اس دوسری شرط سے معلوم ہوا کہ عمل حقیقت میں اصل عام (قرآن کی آیت یا صحیح حدیث) کے ساتھ ہے نہ کہ کسی ضعیف روایت کے ساتھ۔

(كما قال الألبانی: ان العمل فی الحقیقة لیس بالحدیث الضعیف وانما بالأصل العام والعمل به وارد وجد الحدیث أو لم يوجد ولا عكس، أعنی العمل بالحدیث الضعیف اذا لم يوجد الأصل العام) ❁

”ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس دوسری شرط پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عمل حقیقت میں ضعیف حدیث کے ساتھ نہیں، بلکہ اصل عام کے ساتھ ہے اور اصل عام پر عمل ہوگا، خواہ ضعیف حدیث ہو یا نہ ہو لیکن اس

کے الٹ نہیں، یعنی اگر اصل عام نہیں تو ضعیف حدیث پر عمل نہیں ہوگا۔“
 ضعیف احادیث پر عمل کی تیسری شرط پر بھی غور کریں وہ یہ تھی کہ یہ اعتقاد نہیں ہونا
 چاہیے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

فتفکر وتدبر ولا تکن من الغافلین المتعصبین۔
 ۱۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ
 وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ((هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ)) ❁
 ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ماں
 باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ دونوں (ماں باپ)
 تیری جنت اور روزخ ہیں۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں علی بن یزید الباشمی دمشقی راوی ضعیف ہے۔ ❁
 ۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا
 فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا
 فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ
 مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا)) قَالَ الرَّجُلُ: وَإِنْ
 ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: ((وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ)) ❁

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے لیے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری میں صبح
 کرتا ہے اُس کے لیے جنت کے دو (۲) دروازے کھل جاتے ہیں؟ اگر ایک

❁ سنن ابن ماجہ، رقم: ۳۶۶۲۔ ❁ تقریب الرقم: ۴۸۱۷؛ تہذیب التہذیب الرقم:
 ۴۹۶۷؛ تہذیب الکمال الرقم: ۴۷۸۱؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۱۹۵؛ النکاشف ۲/ ۲۹۸؛
 الجرح والتعديل جلد ۵ ص ۲۷۰؛ التاريخ الكبير للبخاري جلد ۶ ص ۱۲۷؛ كتاب الضعفاء
 للعقيلي جلد ۱ ص ۹۷۵ الرقم ۱۲۶۱؛ المعنى فى الضعفاء الرقم: ۴۳۵۸؛ ديوان الضعفاء
 جلد ۲ ص ۱۷۸ الرقم ۲۹۷۷۔ ❁ الشعب الايمان لليبي الرقم: ۷۹۱۶۔
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہے (ماں باپ سے) تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے لیے ان کی نافرمانی میں صبح کرتا ہے اس کے لیے دوزخ کے دو (۲) دروازے کھل جاتے ہیں اگر (ماں باپ میں سے) ایک ہے تو ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ “ایک آدمی نے کہا: اگر والدین اس پر ظلم کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن یحییٰ السرخسی راوی متہم بالکذب ہے (اس پر جھوٹ کی تہمت ہے) ❀

قال ناصر الدین الألبانی: ورواه ابن وهب في الجامع

ص ۱۴، وفيه أبان بن أبي عياش وهو ضعيف جدا. ❀

۳۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدَهُمَا وَإِنَّهُ لَهَمَّا لِعَاقٍ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ بَارًا)). ❀

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی شخص کے ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے ایک فوت ہو جاتے ہیں اور وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے پس وہ ان کے لیے ہمیشہ استغفار اور دعا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے نیکو کار لکھ دیتا ہے۔“

تحقیق:

اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ سند میں یحییٰ بن عقبہ راوی ہے۔ اس کے متعلق ابن

❀ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۲۷؛ دیوان الضعفاء والمتروکین جلد ۲ ص ۷۴؛ المغنی فی

الضعفاء جلد ۱ ص ۵۷۸؛ الکامل لابن عدی جلد ۵ ص ۴۳۹؛ لسان المیزان الرقم: ۴۵۱۰۔

❀ ہدایة الرواة جلد ۴ ص ۴۱۸۔ ❀ الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ۷۹۰۲۔

معین لکھتے ہیں: یہ راوی کذاب (بہت جھوٹا)، خبیث اور اللہ کا دشمن ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ ❁

فائدہ:

اس روایت کو امام ابن جوزی نے موضوعات میں اور ابن ابی دنیا نے کتاب القبور کے اندر بھی نقل کیا ہے۔ ابن جوزی والی روایت میں لاحق بن حسین راوی کذاب ہے۔

ابن ابی دنیا والی روایت دو اعتبار سے ضعیف ہے۔

1 یہ روایت مرسل ہے اس لیے کہ محمد بن سیرین تابعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے۔

2 اس روایت میں خالد بن خداش راوی ضعیف ہے۔ ❁

4- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ يَسَّرَ اللَّهُ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ جَنَّتَهُ: رَفَقَ بِالضَّعِيفِ وَشَفَقَهُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَاحْسَانَ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). ❁

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس میں تین چیزیں ہوں اس کا ”مرنا“ اللہ تعالیٰ آسان کر دیتا ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دے گا:

(۱) ضعیف کے ساتھ نرمی کرنا

(۲) ماں باپ پر شفقت کرنا

(۳) اپنے غلاموں سے احسان کرنا۔“

❁ میزان الاعتدال: جلد ۷ ص ۲۰۵؛ لسان المیزان جلد ۸ ص ۴۶۴؛ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۴۷۷؛ الجرح والتعديل جلد ۹ ص ۲۲۰؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۷۰۲۲؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۲۰۵۲؛ الكامل لابن عدی ج ۹ ص ۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۴۵۱ الرقم ۴۶۶۷۔ ❁ انظر التفصیل فی سلسلة الاحادیث الضعیفة جلد ۲ ص ۳۱۶ رقم الحدیث: ۹۱۵۔ ❁ جامع الترمذی، الرقم: ۲۴۹۴۔

تحقیق:

اس روایت میں دو علتیں ہیں۔

- 1- اس میں عبد اللہ بن ابراہیم الغفاری راوی متروک اور منکر الحدیث ہے۔ ❀
- 2- اس میں ابراہیم بن ابی عمرو الغفاری راوی مجہول ہے۔ ❀

علامہ ناصر الدین البانی صاحب فرماتے ہیں:

یہ روایت موضوع (من گھڑت اور خود ساختہ) ہے۔ ❀

- 5- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ وَاَلِدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةً رَحْمَةً إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُورَةً)). قَالُوا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ)) ❀
- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
- ”کوئی ماں باپ کا فرما نہ دراز لگا نہیں ہے جو اپنے ماں باپ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے میں حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگرچہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاکیزہ ہے۔“

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کی سند میں محمد بن حمید الرازی راوی ضعیف اور کذاب

ہے۔ ❀

- ❀ تقریب، الرقم: ۳۱۹۹؛ تہذیب التہذیب الرقم ۳۲۸۷؛ تہذیب الکمال الرقم ۳۱۶۴؛ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۵۶؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۷۸۳؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۲۴ الرقم ۲۱۱۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۵۲۳ الرقم ۳۰۹۱۔
- ❀ تقریب، الرقم: ۲۲۵۔ ❀ سلسلہ الاحادیث الضعیفة الرقم: ۹۲۔
- ❀ الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ۷۸۵۶۔ ❀ تقریب، الرقم ۵۸۳۴؛ تہذیب التہذیب الرقم: ۶۰۴۹؛ تہذیب الکمال الرقم ۵۷۹۴؛ میزان الاعتدال، جلد ۶ ص ۱۲۶؛ الجرح والتعديل جلد ۷ ص ۳۱۱؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۱۶۱۷؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۲۹۳ الرقم ۳۶۸۰؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۲۸۹ الرقم ۵۴۵۲۔

وقال الألبانی: وما أراه الا موضوعا. ❁

6- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَانَ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ)). ❁

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی نیک لڑکا جو اپنی والدہ کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے مگر اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب ہوتا ہے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند میں ہنشل بن سعید راوی متروک اور کذاب ہے۔ ❁

7- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ.

إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَسَطَ لَهَا رِدَائَهُ فَجَلَسَتْ

عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ. ❁

سیدنا ابوالطفیل سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

کو دیکھا کہ آپ جعرانہ جگہ میں گوشت تقسیم کر رہے تھے اچانک ایک عورت

آئی حتی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب آئی، پس آپ نے اس کے لیے اپنی

چادر پھیلا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے

جواب دیا: یہ آپ ﷺ کی رضاعی ماں ہے۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

❁ ہدایۃ الرواۃ ج ۴ ص ۴۱۹۔ ❁ الشعب الايمان للبيهقي الرقم: ۷۸۵۹۔

❁ تقریب، الرقم: ۷۱۹۸؛ میزان الاعتدال ج ۷ ص ۵۰؛ تہذیب التہذیب الرقم ۷۴۷۸؛

تہذیب الکمال جلد ۱۰ ص ۳۵۵؛ الجرح والتعديل جلد ۸ ص ۵۶۴؛ الکامل ابن عدی

جلد ۸ ص ۳۲۳؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۱۹۱۴؛ دیوان الضعفاء ج ۲ ص ۴۰۷ الرقم

۴۴۰۸؛ المغنی فی الضعفاء ج ۲ ص ۴۶۵ الرقم ۶۶۷۴۔ ❁ ابوداؤد: ۵۱۴۴۔

اولاً: اس کی سند میں جعفر بن یحییٰ بن یحییٰ بن ثوبان راوی مجہول ہے۔ ❀

ثانیاً: اس کی سند میں عمارہ بن ثوبان راوی مستور ہے۔ ❀

۸۔ اَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخِرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ. ❀

عمر بن سائب کو یہ بات پہنچی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کا رضاعی باپ آیا تو آپ نے اس کے لیے اپنا کچھ کپڑا بچھایا تو وہ اُس پر بیٹھ گیا۔ پھر آپ کی رضاعی ماں آئی تو آپ نے اُس کے لیے کپڑے کی دوسری جانب بچھادی وہ اُس پر بیٹھ گئی۔ پھر آپ کا رضاعی بھائی آیا آپ ﷺ اس کے لیے کھڑے ہوئے اور اُس کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو عمر بن سائب تک پہنچانے والا مجہول ہے۔ یہ

بھی احتمال ہے کہ وہ صحابی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تابعی ہو۔

ومع الاحتمال يسقط الاستدلال. ❀

زیادہ احتمال یہی ہے کہ وہ تابعی ہو، اس لیے کہ ابن حبان نے عمر بن سائب کو تبع

تابعی میں شمار کیا ہے۔ ❀

تو جب عمر بن سائب کو حدیث پہنچانے والا تابعی ہو تو حدیث مرسل ہو گئی اور مرسل

❀ تہذیب التہذیب الرقم ۱۰۰۵ جلد ۲ ص ۷۵؛ تہذیب الکمال الرقم ۹۶۰ جلد ۲ ص

۲۹۶؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۱۵۱؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۲۱۴ الرقم: ۱۱۷۳؛

دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۱۵۳ الرقم ۷۷۴۔ ❀ تقریب الرقم: ۴۸۳۹؛ تہذیب التہذیب

الرقم ۴۹۹۰؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۲۹۹۸، جلد ۲ ص ۱۸۱۔

❀ ابوداؤد: ۵۱۴۵۔ ❀ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ جلد ۳ ص ۲۴۶۔

❀ کتاب الثقات: ۱۹۷/۲۔

ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

امام منذری فرماتے ہیں:

9- هذا معضل، عمر بن السائب يروي عن التابعين. *
 رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاتَاهُ
 آتٍ فَقَالَ: شَابُّ يَجُودُ بِنَفْسِهِ. فَقِيلَ لَهُ: قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَلَمْ
 يَسْتَطِعْ فَقَالَ: ((كَانَ يُصَلِّي؟)) فَقَالَ: نَعَمْ فَتَهَضَّ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَنَهَضْنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى الشَّابِّ فَقَالَ لَهُ قُلْ: ((لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) فَقَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ. قَالَ: كَانَ يَعُوُّ وَالِدِيهِ فَقَالَ
 النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْيَا وَالِدَتُهُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ((ادْعُوهَا))
 فَدَعَوْهَا فَجَاءَتْ. فَقَالَ: ((هَذَا ابْنُكَ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ
 لَهَا: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أُجِجَتْ نَارٌ ضَخْمَةٌ، فَقِيلَ لَكَ: إِنْ شَفَعْتَ لَهُ
 خَلَيْنَا عَنْهُ وَإِلَّا حَرَقْنَاهُ بِهَذِهِ النَّارِ أَكُنْتَ تَشْفَعِينَ لَهُ؟)) قَالَتْ:
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا أَشْفَعُ لَهُ. قَالَ: ((فَأَشْهِدِي اللَّهَ وَأَشْهِدِي
 قَدْ رَضِيتِ عَنْهُ)) قَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ رَسُولَكَ
 أَبِي قَدْ رَضِيتُ عَنْ ابْنِي. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا غُلَامُ!
 قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ)) فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ)). *

سیدنا عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس
 تھے پس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: فلاں نوجوان موت کی کشمکش میں ہے
 تو اسے کہا گیا کہ تو ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ، وہ اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں
 رکھتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”کیا وہ نمازی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ
 اٹھے اور ہم بھی ساتھ اٹھے۔ آپ اس نوجوان کے پاس آئے اور اسے کہا:

”تو لا الہ الا اللہ“ پڑھ“ اس نے کہا: میں اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (آپ نے کہا: تو کیوں اس کے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو اس نے جواب دیا کہ وہ والدین کا نافرمان تھا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ”کیا اس کی ماں زندہ ہے؟“ لوگوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو بلاؤ“ پس لوگوں نے اسے بلایا تو وہ (یعنی اس کی ماں) آئی۔ آپ نے پوچھا: ”یہ تیرا بیٹا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں، آپ نے اس عورت کو کہا: ”اگر بہت بڑی آگ لگائی جائے اور پھر تجھے کہا جائے کہ اگر تو اس بیٹے کی سفارش کرے گی تو ہم اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور اگر تو اس کی سفارش نہ کرے تو ہم اسے اس آگ کے ساتھ جلادیں گے کیا تو اس کی سفارش کرے گی؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس وقت تو میں اس کی (ضرور) سفارش کروں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اللہ تعالیٰ کو اور مجھے گواہ بنا کہ تو اس سے راضی ہوگئی ہے۔“ اس نے کہا: اے اللہ! میں تجھے اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ بے شک میں اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی ہوں۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے اس نوجوان کو فرمایا: ”اے لڑکے! ”لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله“ پڑھ۔“ پس اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کو میرے ذریعے آگ سے بچالیا۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کی تمام سندوں میں فائد بن عبدالرحمن راوی

ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ ❁

❁ تقریب الرقم ۵۲۷۳؛ تہذیب التہذیب الرقم ۵۵۶۱؛ تہذیب الکمال الرقم ۵۳۳۱؛
التاریخ الکبیر للبخاری جلد ۷ ص ۲۳؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۴۰۹؛ الجرح والتعدیل
جلد ۷ ص ۱۱۱؛ الکامل لابن عدی جلد ۷ ص ۱۳۸؛ کتاب الضعفاء للعقلمی الرقم ۱۵۱۹؛
دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۲۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۱۸۴ الرقم ۴۸۸۸۔

۱۰۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی ماں کو سخت گرم پتھر لی زمین میں اپنے کندھوں پر اٹھا کر چھ میل لے گیا، وہ زمین اتنی گرم تھی کہ میں اگر اس پر گوشت کا ٹکڑا ڈال دیتا تو وہ پک جاتا تو کیا میں نے اس (ماں) کے احسانات کا بدلہ ادا کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”شاید دروزہ کی ایک ٹیس کا بدلہ ہو گیا ہو۔“ ❁

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اولاً: اس میں حسن بن ابی جعفر راوی ضعیف ہے۔ ❁

ثانیاً: اس میں راوی لیث بن ابی سلیم ہے اس کو آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا۔ اب یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کونسی احادیث اختلاف سے پہلے کی ہیں اور کونسی بعد کی ہیں، اس لیے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ ❁

۱۱۔ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي الطَّوَافِ حَامِلًا أُمَّهُ يَطُوفُ بِهَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ هَلْ آدَيْتُ حَقَّهَا؟ قَالَ: ((لَا، وَلَا بِزُفْرَةٍ وَاحِدَةٍ)) أَوْ كَمَا قَالَ ﷺ. ❁

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی ماں کو اٹھا کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: کیا میں نے اپنی ماں

❁ الطبرانی، رواہ الطبرانی فی الصغیر بحوالہ مجمع الزوائد، رقم: ۱۳۳۹۴۔

❁ تقریب الرقم: ۱۲۲۲؛ تہذیب التہذیب الرقم ۱۲۷۸؛ تہذیب الکمال الرقم ۱۲۱۱ جلد ۲ ص ۵۲۰؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۲۸؛ الجرح والتعلیل جلد ۲ ص ۳۳؛ الکامل لابن عدی جلد ۲ ص ۱۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۲۴۵؛ الرقم: ۱۳۸۶؛ کتاب الضعفاء للعقیلی الرقم ۲۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۱۸۱ الرقم ۸۸۷۔

❁ تقریب الرقم ۵۶۸۵؛ تہذیب التہذیب الرقم ۵۸۸۱؛ تہذیب الکمال الرقم ۵۶۴۴؛ لسان المیزان الرقم ۶۲۵۰؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۵۰۹؛ الجرح والتعلیل جلد ۷ ص ۲۴۲؛ الکامل لابن عدی جلد ۷ ص ۲۳۳؛ کتاب الضعفاء الرقم: ۱۵۷۲؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۲۶۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۲۳۵؛ الرقم ۵۱۲۷۔ ❁ مسند البزار: ۴۳۸۰۔

کا حق ادا کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے تو اس کے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث میں حسن بن ابی جعفر ضعیف ہے۔ ❊
۱۲۔ ایک یعنی آدمی نے اپنی ماں کو پشت پر سوار کر کے بیت اللہ کا طواف کیا..... بعد میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے آکر پوچھا: کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: تو نے اپنی ماں کے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ ❊
تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں ابو بردہ عمرو بن یزید الکوفی راوی ضعیف ہے۔ ❊
۱۳۔ سورۃ البقرہ کے شان نزول میں مفسرین ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ جب اللہ کریم نے بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا تھا، جس طرح کی گائے ذبح کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا وہ صرف ایک بچے کے پاس ملی جو ماں باپ کا بڑا اطاعت گزار تھا..... الغرض اس نے گائے کے برابر سونائے لے کر اپنی گائے دی، یہ ایک طویل واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔
تحقیق:

ہمارے علم کے مطابق اس کی کوئی صحیح مرفوع متصل سند نہیں۔

۱۴۔ موسیٰ علیہ السلام سے سوال کرتے ہیں: اے اللہ! مجھے دنیا میں میرا وہ رفیق دکھا دے جو جنت میں میرا ساتھ ہو اللہ فرماتے ہیں: اے موسیٰ! فلاں گوشت بیچنے والے قصاب کو میں نے جنت میں تیرا ساتھی بنا دیا ہے۔ بالآخر موسیٰ علیہ السلام اس قصاب کے گھر جاتے ہیں دیکھوں

❊ تقریب الرقم: ۱۲۲۲؛ تہذیب التہذیب الرقم ۱۲۷۸؛ تہذیب الکمال الرقم ۱۲۱۱
جلد ۲ ص ۵۲۰؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۲۲۸؛ الجرح والتعديل جلد ۳ ص ۳۳؛ الکامل لابن عدی جلد ۳ ص ۱۳۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۲۴۵ الرقم: ۱۳۸۶؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۲۷۰؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۱۸۱ الرقم ۸۸۷۔
❊ الأدب المفرد: ۱۱۰۔ ❊ تقریب الرقم: ۵۱۴۰؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۳۵۳؛
المغنی فی الضعفاء الرقم ۴۷۳۱ جلد ۲ ص ۱۵۶۔

تو سہی کہ یہ کیا کام کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام دیکھتے ہیں کہ یہ قصاب روٹی باریک کر کے اس کے چھوٹے چھوٹے لقمے بنا کر شور بے میں گیلا کر کے وہ روٹی کے ٹکڑے اپنی ماں کے منہ میں داخل کر رہا ہے اور پھر پانی پلا رہا ہے..... الی آخرہ۔

تحقیق:

یہ واقعہ بے اصل ہے، موضوع (من گھڑت) ہے، اس کی کوئی سند ابھی تک نہیں ملی۔

۱۵۔ ((إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعٌ رَحِيمٍ)) ❁

”بے شک رحمت اس قوم میں نہیں اترتی جس قوم میں رشتہ داری کو توڑنے

والا موجود ہو۔“

تحقیق:

اس کی سند میں سلیمان بن زید ابودام کوئی راوی ضعیف ہے۔ ❁

۱۶۔ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا)) ❁

”جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے

اس کو بخش دیا جاتا ہے اور وہ اُس کے ہاں (یعنی اللہ کے ہاں) نیک لکھا

جاتا ہے۔“

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے اس کی سند میں تین راوی ناقابل احتجاج ہیں۔

(۱) محمد بن نعمان راوی متروک اور مجہول ہے۔ ❁

❁ شرح السنة للبخاری، رقم: ۳۴۳۹۔ ❁ تقریب الرقم ۲۵۶۱؛ تہذیب التہذیب الرقم

۲۶۳۷؛ تہذیب الکمال الرقم: ۲۵۱۸؛ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۲۹۴؛ الکامل لابن عدی

جلد ۴ ص ۲۴۳؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۴۳۷ الرقم: ۲۵۸۷؛ کتاب الضعفاء للعقلی

الرقم ۶۱۲؛ دیوان الضعفاء جلد ۱ ص ۳۵۱ الرقم ۱۷۴۸۔

❁ المعجم الاوسط للطبرانی، ۶۱۱۴؛ شعب الایمان للیہقی، الرقم: ۷۹۰۱۔

❁ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۳۵۶؛ لسان المیزان جلد ۷ ص ۵۵۰؛ العجرج والتعدیل جلد ۸

ص ۱۲۵؛ کتاب الضعفاء للعقلی الرقم ۱۷۱۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۲۸۳ الرقم ۶۰۴۸۔

(۲) یحییٰ بن علاء الجلی راوی کذاب ہے اور اس پر حدیثیں گھڑنے کا الزام ہے۔ ❊

(۳) عبدالکریم بن ابی الحارث راوی ضعیف ہے۔ ❊

۱۷۔ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ كُلَّ جُمُعَةٍ فَقَرَأَ عِنْدَهُمَا أَوْ عِنْدَهُ يَسَّرَ غُفْرَانَهُ بِعَدَدِ كُلِّ آيَةٍ أَوْ حَرْفٍ))۔

”جو ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرتا ہے اور ان کی قبروں کے پاس سورہ یس پڑھتا ہے تو اس کو سورت کی آیتوں یا حرفوں کی تعداد بدلے بخش دیا جاتا ہے۔“

تحقیق:

یہ روایت موضوع ہے، اس کی سند میں عمرو بن زیاد بن عبدالرحمن الشوبانی ابوالحسن

راوی حدیث چور اور باطل روایات نقل کرنے والا ہے۔ ❊

۱۸۔ عبدالرحمن بن مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الاعراف کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”وہ ایسی قوم ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں قتل ہو گئی..... الی آخرہ۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے اس کی سند میں نجیح بن عبدالرحمن سندھی ابو معشر راوی ضعیف

❊ تقریب الرقم: ۷۶۱۸؛ تہذیب التہذیب الرقم ۷۸۹۸؛ تہذیب الکمال الرقم ۷۵۲۹؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۲۰۵؛ الجرح والتعديل جلد ۹ ص ۲۲۱؛ دیوان الضعفاء الرقم ۴۶۷۱؛ جلد ۲ ص ۴۵۲؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۵۲۵۔

❊ تقریب الرقم ۴۱۵۶؛ تہذیب التہذیب الرقم ۴۲۸۱؛ تہذیب الکمال جلد ۶ ص ۴۰۹؛ الرقم ۴۱۳۳؛ مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۸۹؛ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۳۸۷؛ الجرح والتعديل جلد ۶ ص ۷۵؛ الكامل لابن عدی جلد ۷ ص ۳۷؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۱۲۲؛ الرقم ۲۵۹۵؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۳۷۸۴۔

❊ لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۰۷؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۳۱۵؛ الكامل لابن عدی جلد ۶ ص ۲۵۹؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۴۶۵۹ جلد ۲ ص ۱۴۵۔

ہے۔ ❁

۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب الاعراف کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا: ”وہ ایسی قوم ہے جو اللہ کی راہ میں اس حالت میں قتل ہوئی کہ وہ اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والی تھی۔“
تحقیق:

اس کی سند بھی ضعیف ہے اس کی سند میں بھی شیخ بن عبد الرحمن سندھی ابو معشر راوی ضعیف ہے۔

۲۰۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت آتی ہے۔
تحقیق:

یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ اس روایت کی سند میں دو راوی ضعیف ہیں۔

(۱) محمد بن مخلد ابو اسلم ضعیف ہے۔ ❁

(۲) عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ ❁

۲۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مَدْمُنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالذَّيْوْتُ الَّذِي يُقْرُ فِي أَهْلِهِ
الْحَبْثُ)) ❁

❁ تقریب الرقم: ۷۱۰۰؛ تہذیب التہذیب الرقم ۷۳۸۰؛ تہذیب الکمال جلد ۱۰ ص ۲۶۹
الرقم: ۷۰۲۰؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۱۲؛ الكامل لابن عدی جلد ۸ ص ۳۱۱؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۳۹۸ الرقم ۴۳۵۲؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۴۵۳ الرقم: ۶۶۰۱۔
❁ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۳۲۷؛ لسان المیزان الرقم ۳۷۹۰؛ الكامل لابن عدی جلد ۷ ص ۵۰۳؛ دیوان الضعفاء الرقم ۳۹۶۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۲ ص ۳۳۰ الرقم ۵۹۶۵۔
❁ تقریب الرقم: ۳۸۶۵؛ تہذیب التہذیب الرقم: ۳۹۷۴؛ تہذیب الکمال جلد ۶ ص ۱۳۷
الرقم ۳۸۴۷؛ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۸۲؛ التاريخ الكبير للبخاری جلد ۵ ص ۱۶۸؛ الجرح والتعديل جلد ۵ ص ۲۸۹؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۹۲۸؛ دیوان الضعفاء جلد ۲ ص ۹۷ الرقم ۲۴۴۶؛ المغنی فی الضعفاء جلد ۱ ص ۶۰۲ الرقم ۳۵۶۸؛ الكامل لابن عدی جلد ۵ ص ۴۴۱۔ ❁ احمد: ۶۱۱۳۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے، شراب پر ہمیشگی کرنے والا، والدین کا نافرمان اور دیوث جو اپنے گھر میں خباثت کو برقرار رکھتا ہے۔“

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے اس کی سند میں مجہول راوی ہے۔

۲۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ)). ❁
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمی جنت میں نہیں داخل ہوں گے، شراب پینے پر ہمیشگی کرنے والا، رشتہ داری کو توڑنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی سند میں عبداللہ بن حسین ازدی ابو حریز راوی ضعیف

ہے۔ ❁

۲۳۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللَّهُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ اللَّهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ)). ❁
”ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ جس کو چاہے معاف کر دیں سوائے والدین کی نافرمانی کے، پس اللہ اس کی سزا والدین کے نافرمان کو موت سے پہلے زندگی میں جلدی دیتے ہیں۔“

❁ احمد، رقم: ۱۹۶۶۱۔ ❁ تحریر تقریب التهذیب جلد ۲ ص ۲۰۲؛ کتاب الضعفاء

الرقم: ۷۹۴؛ دیوان الضعفاء الرقم ۲۱۴۳؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ۳۱۳۵۔

❁ شعب الایمان للبیہقی، الرقم: ۷۸۹۰۔

حقوق الأ ولاد

کے بارے میں ضعیف روایات کی نشاندہی

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں بکار بن عبد العزیز راوی ضعیف ہے۔ ❁
۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر ساتویں روز عقیقہ نہیں ہو تو چودھویں روز، اور اگر
چودھویں روز بھی نہیں ہو تو اکیسویں روز عقیقہ کیا جائے۔“ ❁
تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیف
ہے۔ ❁

۲۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُعَقُّ عَنْهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ))۔ ❁

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:
”بچہ کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اونٹ کی جنس سے اور گائے سے اور بکری
سے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس کی سند میں مسعد بن الیسع الباہلی
راوی ضعیف ہے۔ ❁

۳۔ واخبرنا أبو سعد الماليني، أنبأ أبو أحمد بن عدي
الحافظ، ثنا الحسن بن سفيان، حدثني محمد بن
المتوكل، ثنا الوليد بن مسلم عن زهير، ان محمد

- ❁ تحرير تقريب التهذيب جلد ۱ ص ۱۸۰؛ ميزان الاعتدال جلد ۲ ص ۵۶؛ ديوان الضعفاء
الرقم: ۶۲۸؛ كتاب الضعفاء للعقيلي الرقم ۱۹۲۔ ❁ البيهقي، الطبراني وغيرهما۔
❁ تقريب الرقم: ۴۸۴؛ ميزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۰۹؛ المغني في الضعفاء الرقم ۷۱۶؛
ديوان الضعفاء الرقم: ۴۴۸۔ ❁ الطبراني معجم الصغير: ۲۲۹۔
❁ ميزان الاعتدال جلد ۶ ص ۴۰۸؛ الجرح والتعديل جلد ۸ ص ۴۲۴؛ المغني في الضعفاء
الرقم ۶۱۹۹؛ ديوان الضعفاء الرقم ۴۰۹۶۔

المکی، عن محمد بن المنکدر، عن جابر، قال: عَقَّ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. ❀

۴۔ حدثنا محمد بن أحمد بن الوليد البغدادي، نا محمد بن
أبي السري العسقلاني، ثنا الوليد بن مسلم، نا زهير بن
محمد، عن ابن عقيل، عن محمد بن المنکدر، عن
جابر، أن رسول الله ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ،
وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. لم يقل في هذا الحديث أحد من
الرواة: وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ، إلا زهير بن محمد.

۵۔ وروينا عن زهير بن محمد، عن محمد بن المنکدر، عن
جابر، قال: عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ،
وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. ❀

۶۔ حدثنا محمد بن أحمد بن الوليد بن مسلم، حدثنا محمد
بن أبي السري العسقلاني، حدثنا الوليد بن مسلم، عن
زهير بن محمد، عن محمد بن المنکدر، عن جابر أن
رسول الله ﷺ: عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَخَتَنَهُمَا
لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. لم يروه عن محمد بن المنکدر إلا زهير بن
محمد، ولم يقل أحد ممن روى هذا الحديث. وَخَتَنَهُمَا
لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ. إلا الوليد بن مسلم. ❀

رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا ختنہ ساتویں دن کیا۔

تحقیق:

یہ تمام روایتیں ضعیف ہیں کیونکہ پہلی، دوسری اور چوتھی روایت کی سند میں زہیر بن

❀ بیہقی: ۸۱۳۸۔ ❀ معجم طبرانی اوسط: ۶۷۰۸۔

❀ الشعب للبیہقی: ۸۱۳۸۔ ❀ معجم طبرانی صغیر: ۸۹۱۔

محمد راوی ہے۔ اور زہیر سے جب شامی بیان کریں تو ضعیف ہوتی ہے۔ ❁
ان تینوں سندوں میں زہیر سے ولید بن مسلم بیان کر رہا ہے۔ اور وہ شامی ہے۔
تیسری سند میں زہیر سے پہلے سند ہی نامعلوم ہے۔

۷- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَدْعُونَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَانِكُمْ)) ❁

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن

تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں سے پکارا جائے گا

اس لیے تم اپنے نام اچھے رکھو۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس لیے کہ اسے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے عبداللہ بن ابی زکریا راوی بیان کرتا ہے ان

دونوں کا سماع (سننا) ثابت نہیں ہے، یعنی عبداللہ بن ابی زکریا نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے

نہیں سنا۔ ❁

تو یہ روایت منقطع ہوئی اور منقطع ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

فائدہ:

باقی یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ان کے باپ کے

نام پر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔ اور یہ بات بھی احادیث سے ثابت ہے کہ

نام اچھے رکھنے چاہئیں۔

۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

يَدْعُو النَّاسَ بِأُمَّهَاتِكُمْ سِتْرًا مِنْهُ عَلَى عِبَادِهِ)) ❁

❁ تہذیب الکمال الرقم ۲۰۱۷۔ ❁ ابوداؤد: ۴۹۴۸۔

❁ ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی تغیر الأسماء، تہذیب الکمال الرقم ۳۲۹۲، تہذیب

التہذیب الرقم: ۳۴۱۲۔ ❁ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱۲۴۲۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر پردہ ڈالتے ہوئے لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارے گا۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اولاً: اس میں اسحاق بن بشیر راوی متروک اور کذاب ہے۔ ❁

ثانیاً: اس میں ابن جریج مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۹۔ اس طرح کی ایک روایت آتی ہے جس کے راوی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب کوئی ایک تمہارے بھائیوں سے فوت ہو جائے پس تم اس کی قبر پر مٹی برابر کر کے اس کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ کہو: اے فلاں بن فلانہ!..... الی آخرہ۔

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے۔

اولاً: اس میں محمد بن ابراہیم الحمصی راوی ضعیف ہے۔ ❁

۱۰۔ وَعَنْ مَسْرُوقٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

قُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَالَ: عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ)). ❁

مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: ”مسروق“ اجدع کا بیٹا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اجدع شیطان

❁ میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۳۳۵، المغنی فی الضعفاء الرقم ۵۴۵؛ دیوان الضعفاء

الرقم ۳۲۴۔ ❁ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۳۵، المغنی فی الضعفاء الرقم ۵۲۱۹؛

دیوان الضعفاء الرقم ۳۵۸۲۔ ❁ ابوداؤد: ۴۹۵۷؛ ابن ماجہ: ۳۷۳۱۔

ہے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔ ❁

۱۱۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: ((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ)). ❁

بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی باپ نے اپنے بیٹے کو نیک ادب سے

بڑھ کر کوئی بہتر عطیہ نہیں دیا۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں تین خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں موسیٰ بن عمرو بن سعید راوی مستور ہے۔ ❁

2 اس میں ایک عامر بن صالح بن رستم راوی ضعیف ہے۔ ❁

3 یہ روایت مرسل ہے اور مرسل ضعیف کی اقسام سے ہے۔

فائدہ: یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی آئی ہے۔ طبرانی میں ابن عمر رضی اللہ عنہما

والی روایت میں محمد بن موسیٰ منکر الحدیث اور عمرو بن دینار الاغور البصری ضعیف ہے۔ اور

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں مہدی بن ہلال کذاب ہے۔ ❁

۱۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْثَى

فَلَمْ يَادِّهَا وَلَمْ يَهْنِهَا وَلَمْ يُؤْتِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا (بِعِنَى الدُّكُورِ) أَدْخَلَهُ

اللَّهُ الْجَنَّةَ)). ❁

❁ تقریب الرقم: ۶۷۷۸؛ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۲۳؛ الجرح والتعديل جلد ۸ ص ۴۱۳؛

المغنی فی الضعفاء الرقم ۵۱۸۴؛ دیوان الضعفاء الرقم ۳۵۴۶۔ ❁ الترمذی: ۱۹۵۲؛

البیہقی: ۸۶۵۲۔ ❁ تقریب الرقم: ۶۹۹۵؛ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۵۵۳۔

❁ تحریر تقریب التہذیب جلد ۲ ص ۱۷۱؛ الجرح والتعديل جلد ۶ ص ۴۱۶؛ دیوان الضعفاء

الرقم ۲۰۵۲؛ المغنی فی الضعفاء الرقم ۳۰۰۷۔ ❁ انظر التفصیل فی سلسلة الاحادیث

الضعيفة الرقم: ۱۱۲۱۔ ❁ سنن ابی داود: ۵۱۴۶۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی ایک بیٹی ہو اور اس کو (ایام جاہلیت کی طرح) زندہ دفن نہ کیا ہو، نہ اس کو ذلیل و خوار کر کے رکھا ہو (اور حقوق دینے میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی ہو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں دو خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں ابن حدیر راوی مجہول ہے۔ ❀

2 ابو معاویہ مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

۱۳۔ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ إِبْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ)). ❀

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بہترین صدقہ سے آگاہ نہ کروں؟ وہ تیرا اپنی بیٹی پر صدقہ کرنا ہے جو تیری طرف واپس کر دی گئی (یعنی اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے یا مر گیا ہے) اور تیرے سوا اب اس کے لیے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

اس لیے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت علی بن رباح بیان کرتا ہے حالانکہ علی بن رباح کا سماع (سننا) سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ لہذا روایت منقطع ہوگی۔
کما صرح بہ البوصیری وغیرہ۔ اور منقطع روایت ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔

۱۴۔ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ

❀ تحریر تقریب التہذیب جلد ۴ ص ۳۰۶؛ میزان الاعتدال جلد ۷ ص ۴۴۹ المغنی فی

الضعفاء الرقم ۷۸۴۳ ❀ سنن ابن ماجہ: ۳۶۶۷۔

وَهُوَ مُخْتَصِنٌ أَحَدَ ابْنِي ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ: ((انَّكُمْ لَتُبْخَلُونَ
وَتُجْبَنُونَ وَتُجْهَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ)). ❁

سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن نکلے اپنے ایک
نواسے (حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ) کو گود میں لئے ہوئے اور آپ ﷺ
فرماتے تھے: ”بے شک تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بزدل کر دیتے ہو اور تم
جاہل بنا دیتے ہو اور بے شک تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے پھلوں سے
ہو۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس روایت میں دو خرابیاں ہیں۔

- 1 اس کی سند میں ابن سوید راوی مجہول ہے۔ ❁
- 2 اس روایت کو سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور عمر بن
عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے سماع (سننا) ثابت نہیں ہے اور روایت منقطع بھی
ہوئی۔ ❁

۱۵۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوَالِدُ ثَمَرَةٌ
الْقَلْبِ)).

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
”اولاد دل کا پھل ہے۔“

تحقیق:

اس کی سند ضعیف ہے اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے۔ ❁

-
- ❁ جامع الترمذی: ۱۹۱۰۔ تقریب الرقم: ۵۹۴۴؛ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۱۸۱؛
 - الجرح والتعديل جلد ۷ ص ۳۷۰۔
 - ❁ جامع الترمذی جلد ۲ ص ۱۲؛ تهذيب التهذيب الرقم ۵۰۹۸۔
 - ❁ تحرير تقريب التهذيب جلد ۳ ص ۲۰؛ ديوان الضعفاء الرقم: ۲۸۴۳؛ المغنی فی الضعفاء
الرقم: ۴۱۳۹؛ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۱۹۹۔

۱۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ اخْتَانٍ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ)). ❁

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر اس نے اچھی طرح ان سے سلوک کیا اور ان کی پرورش و تربیت کرنے میں اللہ سے ڈرا پس اس کے لیے جنت ہے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ❁

اس روایت میں دو خرابیاں ہیں۔

1 سعید بن عبد الرحمن الأشی راوی مجہول ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کو ثقہ قرار نہیں دیا۔

2 اس میں انقطاع ہے اس لیے کہ سعید بن عبد الرحمن الأشی کو حافظ ابن حجر نے (تقریب الرقم: ۲۳۵۴) میں چھٹے طبقہ میں ذکر کیا ہے اور چھٹے طبقہ کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی (مقدمہ تقریب) یعنی وہ تابعی نہیں ہوتا اسی طرح ابن حبان نے بھی اس راوی کو تبع تابعین میں ذکر کیا ہے تو خلاصہ یہ نکلا کہ یہ تبع تابعی ہے اور صحابی سے بیان کر رہا ہے۔

۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ((لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ❁

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں پھر وہ ان کے ساتھ احسان کرے تو

❁ جامع الترمذی، الرقم: ۱۹۱۶۔ ❁ التاريخ الكبير للبخاري ج ۳ ص ۴۰۷۔

❁ جامع الترمذی: ۱۹۱۲۔

وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں بھی سابقہ حدیث والی دو خرابیاں ہیں۔

۱۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمَرٌ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرْنٍ بَيْنَ اصْبَعَيْهِ)) ❁

”جس نے اللہ کی رضا کے لیے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آگئے اتنی اسے نیکیاں ملے گی اور جس نے یتیم بچے یا بچی کے ساتھ اچھا سلوک کیا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ ﷺ نے دونوں انگلیوں کو ملایا یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیاں اکٹھی ہیں اسی طرح میں اور یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا جنت میں اکٹھے ہوں گے۔“

تحقیق:

اس میں علی بن یزید البہانی راوی ضعیف ہے۔ ❁

۱۹۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَآدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ وَلَمْ يَزُوجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ)) ❁

ابو سعید رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا وہ اس کا بہترین نام رکھے اور اس کو ادب سکھائے اور جب بلوغت کو پہنچے تو اس کا نکاح کرے

❁ طبرانی، الرقم: ۲۲۱۸۵۔ ❁ مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۰۷۔

❁ شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶۔

اگر بلوغت کے بعد اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو گناہ اس کے والد پر ہوگا۔“

تحقیق:

- اس کی سند ضعیف ہے اس میں دو خرابیاں ہیں۔
- 1 اس کی سند میں محمد بن عبداللہ العسکری مجہول ہے۔
 - 2 سعید الجریری کو اختلاط ہو گیا تھا۔ یہ روایت اس سے شدا بیان کر رہا ہے اور اس کے متعلق علم نہیں کہ یہ اختلاط سے پہلے بیان کرتا تھا یا بعد میں۔ ❁

۲۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فِي التَّوْرَةِ مَكْتُوبٌ مَنْ بَلَغَتْ ابْنَتُهُ اثْنِي عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ يَزَوْجْهَا فَأَصَابَتْ إِثْمًا فَإِنَّمُ ذَلِكَ عَلَيْهِ)). ❁

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کی بیٹی بارہ سال کو پہنچ گئی اور اس نے اس کی شادی نہ کی سوڑکی نے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو اس کا گناہ اس (کے والد) پر ہے۔“

تحقیق:

یہ روایت بھی ضعیف ہے اس کی سند میں ابو بکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔ ❁

۲۱۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَقَّى لَهُمَا ثَلَاثَةً إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَةِ اللَّهِ إِيَّاهُمَا)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ اثْنَانِ؟ قَالَ: ((أَوْ اثْنَانِ)) قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: ((أَوْ وَاحِدٌ)) ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي

❁ الكواكب النيرات في معرفة من اختلط من الرواة. هذا ما عندي والله اعلم بالصواب.

❁ شعب الایمان للبيهقي: ۸۶۷۰۔

❁ تذييب الرقم ۷۹۷۴! ميزان الاعتدال جلد ۷ ص ۳۳۵، المغنی فی الضعفاء: ۷۳۴۱۔

بِيدِهِ أَنَّ السَّقَطَ لِيَجْرُ أُمَّةً بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا أَحْتَسَبْتَهُ. ﴿٢٢﴾

”سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اپنی بے پایاں رحمت سے اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“ انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! کیا (یہ حکم) دو بچوں کو (بھی) شامل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دو بچوں کو بھی شامل ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ایک بچے کے لیے بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک بچے کے لیے بھی ہے۔“ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! ناتمام بچہ (کچا بچہ جو مردہ پیدا ہو) اپنی والدہ کو اپنی ناف کے ساتھ جنت میں پہنچائے گا جبکہ اس کی والدہ نے اس پر صبر کیا ہو۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ بن موہب التیمی

راوی متروک اور ضعیف ہے۔ ﴿٢٢﴾

٢٢- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ السَّقَطَ لِيَرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبُو يَهُوذَا النَّارَ فَيَقَالُ: أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! أَدْخِلْ أَبُو يَكَّ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بِسَرَرِهِ حَتَّى يَدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ)). ﴿٢٢﴾

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ ناتمام (پیدا ہونے والا) بچہ اپنے رب سے جھگڑا کرے گا جب (اللہ تعالیٰ) اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کرے گا، چنانچہ کہا جائے گا: اے ناتمام بچے جو اپنے رب سے جھگڑا کر رہا ہے۔ اپنے والدین کو جنت میں داخل کیجئے

﴿٢٢﴾ احمد، ابن ماجہ، الرقم: ٢١٩٨٩۔ ﴿٢٢﴾ تقریب الرقم ٧٥٩٩؛ میزان الاعتدال جلد ٧

ص ٢٠١؛ دیوان الضعفاء الرقم ٤٦٦١۔ ﴿٢٢﴾ ابن ماجہ، الرقم: ١٦٠٨۔

چنانچہ بچہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت میں داخل کرے گا۔

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں دو خرابیاں ہیں۔

- 1 اس کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے۔ ❁
- 2 اس کی سند میں ایک راویہ اسماء بنت عابس ہے جو کہ مجہولہ (یعنی غیر معروفہ) ہے۔ ❁

۲۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِنَ الْوَالِدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْجَنَّةَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)). فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ؟ قَالَ: ((وَاثْنَيْنِ)) فَقَالَ أَبُو

ابْنِ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِدًا؟ قَالَ: ((وَوَاحِدًا)). ❁

”سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ (بچے) اس کے لیے

دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے۔“ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے دو بچے

آگے بھیجے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور دو بھی (یعنی جس کے دو بچے

بھی فوت ہو گئے ہیں وہ اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں

گے)۔“ ابی بن کعب سید القراء نے کہا: میں نے ایک بچہ (آگے) بھیجا

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ایک بھی (دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوگا)۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

- 1 اس روایت کو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا بیٹا ابو عبیدہ بیان کرتا ہے اور ان

❁ تقریب الرقم: ۶۸۸۳؛ میزان الاعتدال جلد ۶ ص ۵۱۳؛ التاريخ الكبير للبخاری جلد ۷

ص ۳۷۷؛ العرج والتعديل جلد ۸ ص ۴۹۵۔ ❁ تقریب الرقم: ۸۵۲۹۔

❁ سنن ابن ماجہ، الرقم: ۱۶۰۶۔

دونوں کا سماع (سننا) ثابت نہیں تو روایت منقطع ہوئی۔

امام ترمذی یہ روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

ابو عبیدہ نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔ ❊

2 اس روایت کی سند میں ابو محمد مولیٰ عمر بن الخطاب راوی مجہول ہے۔ ❊

۲۴ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّائِبَةَ

وَالْمُسْتَمِعَةَ. ❊

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور

سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں تین خرابیاں ہیں۔

1 اس کی سند میں محمد بن حسن بن عطیہ العوفی راوی ضعیف ہے۔ ❊

2 حسن بن عطیہ نامی راوی بھی اس سند میں ضعیف ہے۔ ❊

3 عطیہ بن سعد نامی راوی بھی اس روایت میں ضعیف ہے۔ ❊

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

اس حدیث کی جتنی سندیں آتی ہیں ساری ضعیف ہیں۔

قال الحافظ في التلخيص:

كلها ضعيفة. ❊

۲۵ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَبَكَتِ

النِّسَاءَ فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ فَأَخْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

❊ جامع الترمذی جلد ۱ ص ۴۰۲ - ❊ تقریب الرقم: ۸۳۴۵۔

❊ سنن ابی داؤد، الرقم: ۳۱۲۸ - ❊ تحریر تقریب التهذیب ج ۳ ص ۲۲۹۔

❊ تقریب التهذیب الرقم: ۱۲۵۶ - ❊ تحریر تقریب التهذیب جلد ۳ ص ۲۰۔

❊ تلخیص الحیبر جزء ۲ ص ۱۳۹۔

بِيدِهِ وَقَالَ: ((مَهْلًا يَا عَمْرُؤُ!)) ثُمَّ قَالَ: ((إِبْرَاهِيمُ وَنَعِيْقُ
الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ
الشَّيْطَانِ)). ❁

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فوت ہو گئی۔ اس پر عورتوں نے رونا شروع کر دیا پس
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کو کوڑے کے ساتھ مارنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کو اپنے ہاتھ سے باز رکھا، آپ نے فرمایا: ”عمر! رک جائیے۔“

(نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مخاطب کیا) اور فرمایا: ”تم خود شیطانی نوحہ گری سے
باز رہو۔“ پھر فرمایا: ”جو گریہ زاری آنکھ اور دل سے ہو وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے
اور جس گریہ زاری میں سینہ کوئی وغیرہ اور زبان سے (نوحہ گری ہو) تو وہ شیطان کی طرف
سے ہے۔“
تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے اس لیے کہ اس میں علی بن زید بن جدعان راوی
ضعیف ہے۔ ❁

۲۶۔ عَنِ الْبَهِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى
صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ❁
سیدنا ابی ہاشم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
بیٹا ابراہیم فوت ہوا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس لیے کہ یہ روایت مرسل ہے کیونکہ یہی تابعی ہے اور

❁ مسند احمد، الرقم: ۲۱۲۷ البیہقی۔ ❁ تفسیر الرقم: ۴۷۳۴؛ میزان الاعتدال

جلد ۵ ص ۱۵۶؛ الجرح والتعديل جلد ۶ ص ۲۴۰؛ دیوان الضعفاء الرقم: ۲۹۲۶؛ المغنی

فی الضعفاء الرقم: ۴۲۶۵۔ ❁ سنن ابی داؤد، الرقم: ۳۱۸۸۔

تابعی جب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرے تو ایسی روایت کو مرسل کہتے ہیں اور مرسل ضعیف کی اقسام میں سے ہے۔ یہی کا نام ابو محمد عبد اللہ بن یسار مولیٰ معصب بن زبیر ہے۔ ❁

قال المنذری :

هذا مرسل . ❁

نوٹ: اسی طرح کی ایک اور روایت ہے کہ سیدنا عطاء بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔ ❁

اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے۔ اس لیے کہ سیدنا عطاء تابعی ہے اور وہ اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کر رہے ہیں اور جب تابعی اللہ کے رسول ﷺ سے بیان کرے تو اس کو مرسل کہتے ہیں۔

رواہما البیہقی وقال: هذه الآثار مرسلۃ . ❁

فائدہ:

پچھلے صحیح حدیث گزر چکی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابراہیم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی۔

۲۷۔ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرْتُّ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهْلَ)). ❁

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بچے کی نماز جنازہ نہ ادا کی جائے، نہ بچہ کسی کا وارث ہوگا اور نہ بچے کا کوئی وارث ہوگا جب تک کہ وہ بچہ (پیدا) ہونے کے بعد چیخ نہ مارے۔“

تحقیق:

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ یہ روایت ترمذی اور ابن ماجہ میں آئی ہے۔

ترمذی والی سند میں دو خرابیاں ہیں۔

❁ عون المعبود۔ ❁ عون المعبود۔ ❁ ابوداؤد۔

❁ عون المعبود جلد ۲ ص ۱۸۲۔ ❁ جامع الترمذی: ۱۰۳۲۔

- 1 اسماعیل بن مسلم کی راوی ضعیف ہے۔ ❁
 - 2 اس روایت کی سند میں ابوزبیر راوی مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔
ابن ماجہ والی روایت میں بھی دو خرابیاں ہیں۔
 - 1 ربیع بن بدر راوی متروک ہے۔ ❁
 - 2 ابوزبیر مدلس ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔
 - ۲۸۔ ((مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)). ❁
- ”جو مصیبت زدہ سے تعزیت کرے تو اس کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے ہے۔“

تحقیق:

یہ روایت ضعیف ہے اس لیے کہ اس کی سند میں علی بن عاصم الواسطی راوی ضعیف

ہے۔ ❁

-
- ❁ تقریب الرقم ۴۸۴؛ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۰۹؛ تہذیب التہذیب الرقم ۵۲۴؛
الجرح والتعديل الرقم: ۶۶۹؛ تہذیب الکمال الرقم ۴۸۳؛ المغنی فی الضعفاء الرقم: ۷۱۶؛
کتاب الضعفاء للعقيلي ۱۰۵۔ ❁ تقریب الرقم: ۱۸۸۳؛ تہذیب التہذیب الرقم ۱۹۴۵؛
الکامل لابن عدی جلد ۴ ص ۲۹؛ تہذیب الکمال الرقم ۱۸۵۴؛ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۶۰؛
المغنی فی الضعفاء الرقم ۲۰۸۷؛ الجرح والتعديل جلد ۳ ص ۴۱۹؛ دیوان الضعفاء الرقم:
۱۳۸۶؛ کتاب الضعفاء للعقيلي الرقم: ۴۸۵۔
- ❁ ترمذی، الرقم: ۱۰۷۳؛ ابن ماجہ، الرقم: ۱۶۰۲۔
- ❁ تحریر تقریب التہذیب جلد ۳ ص ۴۷؛ تہذیب التہذیب الرقم ۴۹۰۳؛ تہذیب الکمال
الرقم ۴۷۲۱؛ الجرح والتعديل جلد ۶ ص ۲۵۷؛ میزان الاعتدال جلد ۵ ص ۱۶۵؛ المغنی فی
الضعفاء الرقم: ۴۲۹۰۔
- (هدایة الرواة قال البانی: وقد روى الحديث من طرق واهية، انظرها في ارواء الغلیل،
۷۶۵؛ هدایة الرواة، ج ۲ ص ۲۳۰)

سیرت کے قارئین کے لیے سدا بہار اور انمول تحفہ

مترجم شہداء ایشین

حُرُوعِ الْمَدِينِ

تالیف

قاضی محمد سلیمان سلمان مضمون لکھی

اس کتاب میں قرآن و سنت،
قدیم صحف سماوی (تورات، زبور، انجیل)
اور غیر آسمانی مذہبی کتب سے آخر الزماں
پیغمبر ﷺ کی صداقت بیان کی گئی ہے
اور یہود، ہنود اور نصاریٰ کے
اعتراضات کا مکمل رد کیا گیا ہے۔

قدیم طبع (1921ء-1933ء) سے تقابل کے بعد صحیح شدہ ایشین

4 مختلف ایشین میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

بالتقابل زمان مارکیٹ ٹری سڑیت اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ سٹریٹ چیک بالتقابل ٹیکس پٹرول پمپ کو قوال روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: maktabaaislamiapk@gmail.com

تفسیر القرآن

إمام المفسرين حافظ عماد الدين
ابوالفضل اسمعيل بن عمر بن كثير الدمشقي
المتوفى ٥٤٣هـ

ترجمہ
إمام العصر مولانا محمد جونا گڑھی



تقریب
ابوالحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف

تحقیق و نظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی

تصحیح
کامران طاہر

☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج و تحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

المقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
شعبہ سٹ بیگ بالمقابل ٹیل بیڑول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: maktabaaislamiapk@gmail.com

قصص القرآن

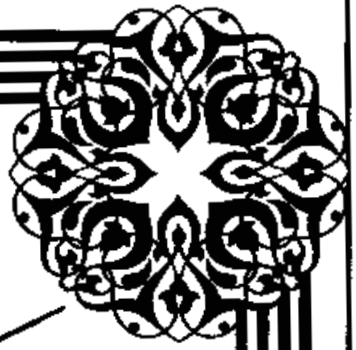
تالیف

مولانا محمد حفیظ الرحمن سیوہاروی

اس کتاب میں قرآنی واقعات، انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات، گزشتہ اقوام کی تاریخ، جیل خانہ جات میں فریضہ تبلیغ، مصائب پر صبر کا اظہار، تفسیری مباحث و حقائق اور نتائج و عبرتوں کو بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
سیمنٹ سٹریٹ پینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹوالی روڈ، فیصل آباد پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com



صَحِيحُ مُسْلِمٍ

مَعَ مَخْتَصَرِ شَرْحِ نَوَوِي

الْبَيْهَقِيُّ

أَبُو الْحَسَنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَاجِّجِ الْقَشِيرِيُّ

تخریج

فضيلة الشيخ احمد زهوية
فضيلة الشيخ احمد عناية

ترجمہ

علامہ وحید الزمان
رحمۃ اللہ علیہ

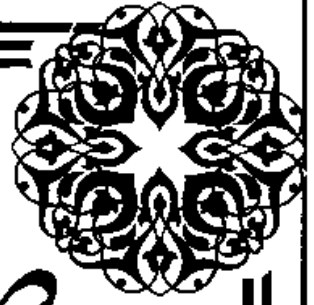
- (۱) آیات کریمہ کی تخریج (۲) احادیث مبارکہ کی تخریج اور حدیث نمبر کے ذریعے دیگر کتب احادیث کی طرف رہنمائی (۳) اقوال رسول ﷺ کا امتیازی رسم الخط (۴) مختلف معتبر نسخہ جات سے تقابل اور موازنہ (۵) تین مختلف ایڈیشن (۶) اعلیٰ طباعت اور معیاری کاغذ (۷) خوبصورت جلد بندی اور دیدہ زیب سرورق (۸) مناسب قیمت

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973

بیسمنٹ سٹریٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کووال روڈ، فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com



صحیح بخاری

أمیر المؤمنین فی الحدیث
ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری

ترجمہ و تفسیر

مولانا محمد رفیع اور آرزو

تقدیم و نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحارثی

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہودہ فضیلۃ الشیخ احمد عنایہ

- اردو زبان میں پہلی دفعہ مکمل تخریج کا اہتمام
- مختلف نسخوں سے تقابل کے بعد نسخہ ہندیہ کے مطابق صحیح کا اہتمام
- خوبصورت طباعت، دیدہ زیب سرورق، خوبصورت و صاف لکھائی اور اعلیٰ طباعتی معیار کے ساتھ دو مختلف اڈیشن میں دستیاب ہے

مکتبہ اسلامیہ

پانچواں رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان فون: 042-37244973

بیسٹ سٹریٹ چیک ہال قاتل شیل پیٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد پاکستان فون: 041-2631204, 2034256

E-mail: maktabaislamiapk@gmail.com



2514800103

مکتبہ اسلامیہ لاہور
042-37244973 - 37232369

بانی و مدیر: مولانا محمد رفیع
041-2631204 - 2641204

www.maktabaislamiapk.blogspot.com
Facebook.com/maktabaislamia1
maktabaislamiapk@gmail.com